خُدا چاہتا ہے

رضائے محمد ﷺ

(حصہ چہارم)

تألیف

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی دامت برکاتہم العالی

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم

رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

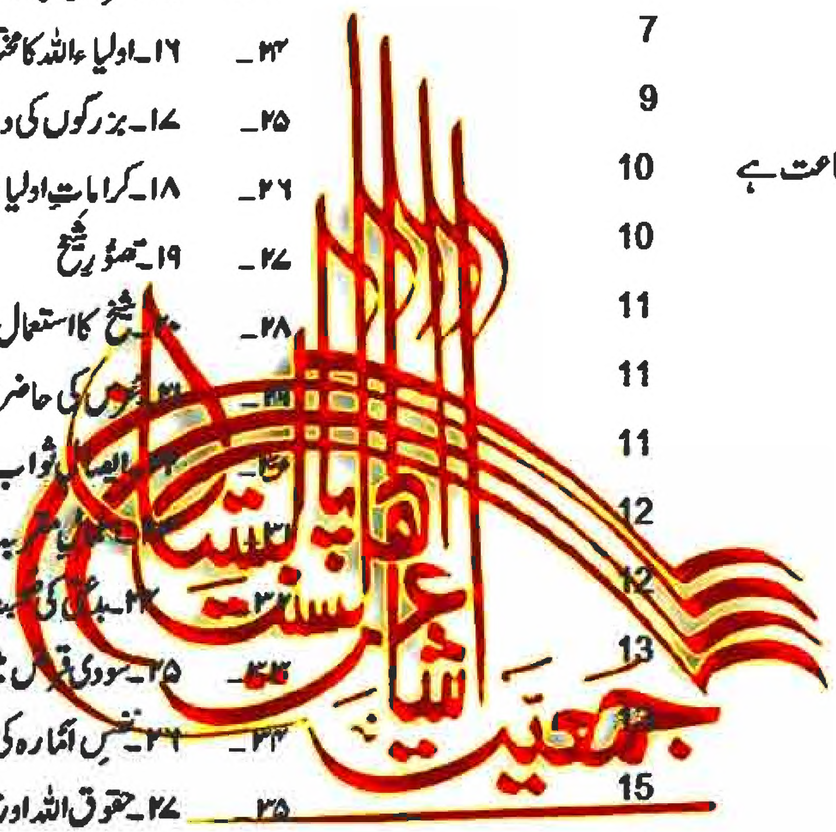
نام کتاب	:	خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
مؤلف	:	حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ
تخریج وحواشی	:	حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی دامت برکاتہم
نظر ثانی	:	حضرت علامہ مولانا مولانا محمد عرفان ضیائی مدظلہ
		حضرت مولانا محمد عابد قادری
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۳۱ھ/ جون ۲۰۱۰ء
تعداد	:	۳۰۰۰
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)
		نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	6
۲۔	حالات مصنف	7
۳۔	۱۔اللہ وحدہٗ ہی صرف عبادت کے لائق ہے	9
۴۔	۲۔رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے	10
۵۔	۳۔نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے	10
۶۔	اتباعِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق امام ربانی کا قول	11
۷۔	۴۔حقیقتِ محمدی ﷺ	11
۸۔	حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ"	11
۹۔	حدیث "خلقت من نور اللہ"	12
۱۰۔	حضور ﷺ کی امت میں داخلے کی آرزو	12
۱۱۔	۵۔شانِ محبوبی ﷺ	13
۱۲۔	حقیقت الحقائق کا مطلب	
۱۳۔	حدیثِ لولاک	15
۱۴۔	۶۔حضور ﷺ کو معراج کا جو مبارک کے ساتھ ہوا	15
۱۵۔	۷۔حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے	16
۱۶۔	۸۔حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنا منکر کی بے عقلی ہے	18
۱۷۔	۹۔نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے	18
۱۸۔	۱۰۔سنتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے	19

۱۹۔	۱۱۔شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت	20
۲۰۔	۱۲۔خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام کی فضیلت	25
۲۱۔	۱۳۔اللہ جل شانہٗ کی رضا	28
۲۲۔	۱۴۔انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں	30
۲۳۔	۱۵۔فقرا کی محبت	35
۲۴۔	۱۶۔اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا	36
۲۵۔	۱۷۔بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے	37
۲۶۔	۱۸۔کراماتِ اولیاء حق ہے	38
۲۷۔	۱۹۔تصورِ شیخ	38
۲۸۔	۲۰۔شیخ کا استعمال شدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے	38
	۲۱۔مجلس کی حاضری	39
	۲۲۔ایصالِ ثواب	39
	۲۳۔	40
۳۳۔	۲۴۔بدعتی کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ ہے	40
۳۴۔	۲۵۔سودی قرض میں سب کا سب روپیہ حرام ہے	42
۳۴۔	۲۶۔نفسِ امّارہ کی مذمت اور اس ذاتی مرض کا علاج	42
۳۵۔	۲۷۔حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں	44
۳۶۔	۲۸۔چند نصیحتیں جو ضروری ہیں	45
۳۷۔	۲۹۔اہلِ سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے	48
۳۸۔	۳۰۔نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل	48
۳۹۔	۳۱۔اہل اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں	50



۴۰۔	۳۲۔صُحبتِ صالح ،اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے	50
۴۱۔	۳۳۔مومن کی بلند شان اور اُس کو ایذاء دینے سے بچنا ضروری ہے	52
۴۲۔	۳۴۔حقّ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہئے	53
۴۳۔	۳۵۔قرآن مجید تمام احکامِ شرعیہ کا جامع ہے	53
۴۴۔	۳۶۔فضائلِ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	54
۴۵۔	۳۷۔اپنے پیر کے زندہ اور موجود ہونے کے باوجود دوسرے شخص کے پاس جا کر راہِ حقّ کی طلب کرے یہ جائز ہے	57
۴۶۔	۳۸۔توبہ، وانابت ،وورع ،وتقویٰ	58
۴۷۔	۳۹۔کلماتِ اَذان کے معانی	63
۴۸۔	۴۰۔محبتِ اہلِ بیت	63
۴۹۔	آپ ﷺ کا حلیہ مبارک	70
۵۰۔	مآخذ و مراجع	73

پیش لفظ

اس حصے میں اس عظیم ہستی کے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں مُحدّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنّت و جماعت کا بول بالا ہے، جن کو عوام و خواص امام ربانی مُجدِد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی ہے، چالیس فرمودات ''مکتوبات'' کو ذکر کیا گیا ہے، تا کہ مسلمان خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب و فراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبدی حاصل کر سکیں۔

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مُجدّدی مدظلہ العالی نے امام اہلسنت امام احمد رضا کے مشہور شعر کا ایک مصرعہ ''خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ'' کو ترتیب دیا اور اسے ہی بنیاد بنا کر ایک مجموعہ تیار کیا جس کی تصحیح و تعلیق و تخریج ہمارے ادارے کے دار الافتاء کے سربراہ اور ہمارے مدرسہ ''جامعۃ المدینہ'' کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے۔ اس ماہ اس کا چوتھا اور آخری حصہ شائع کیا جا رہا ہے جمعیت اشاعت اہلسنّت اسے اپنے سلسلۂ مطبوعات اشاعت کے 194 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف اور مخشی اور اراکین ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عرفان المانی

حالاتِ مصنف

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مجدّدی سُنی (بریلوی) حنفی کہ جنہیں حلقہ احباب میں صوفی صاحب اور مریدین و معتقدین میں میاں صاحب کے نام سے پہچانا جاتا ہے، آپ مسلکاً سنی (بریلوی) مشرباً نقشبندی مجدّدی اور نسباً آرائیں ہیں، آپ غلام نبی ولد ثانی نقشبندی مُجدّدی کے ہاں 1935ء کو چک نمبر 82 رسولپور آرائیاں تحصیل وضلع شیخوپورہ میں متولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم چک نمبر 116 تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں حاصل کی، پھر ساہیوال کے اسلامیہ ہائی اسکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج ساہیوال سے ایف اے کیا، ''بہارِ شریعت'' اور ''مکتوبات امام ربانی'' کا درس پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی سے لیا، اور کچھ دینی تعلیم فیض ملت علامہ فیض احمد اویسی سے اس زمانے میں حاصل کی جب آپ علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں حامد آباد تشریف لائے تھے، اور آپ بچپن سے ہی ذکر فکر کی طرف میلان رکھتے تھے جس کی ایک اہم وجہ بزرگانِ نقشبندیہ سے نسبی و روحانی تعلق کی وجہ سے گھر کا ماحول بھی ایسا تھا کہ آپ کے خاندان میں ولی کامل، عارف اسرار حقیقت حضرت میاں الٰہی بخش نقشبندی مجدّدی، پیرِ طریقت شیخ محمد دوست حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی اور پیرِ طریقت رہبرِ شریعت عارف باللہ خواجہ غلام رسول نقشبندی مجدّدی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے کامل ولی گزرے ہیں۔

جب آپ کالج میں زیرِ تعلیم تھے انہی ایام میں پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں شہاب الدین نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کہ جن کا مزار مبارک منڈی بہاؤالدین سے کچھ آگے ہے سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔ پھر آپ کے شیخ حضرت میاں شہاب الدین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جب اُن کی مسند پر پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ متمکن ہوئے تو اُن سے خلافت حاصل کی اور حضرت کی حیات میں مریدین کی

تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی اور آپ کی حیات کے آخری تقریباً دس سال اس طرح گزرے کہ جب بھی کوئی بیعت ہونے کے لئے آتا تو حضرت اُسے آپ کی خدمت میں بھیج دیتے، حضرت میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت میاں صاحب نے بالاتفاق آپ سے تجدید بیعت کیا اس طرح اس پر مسند پر آپ متمکن ہیں۔

آپ شیخوپورہ سے اپنے آباء کے ساتھ رحیم یار خان منتقل ہوئے، پھر وہاں سے ضلع مظفر گڑھ (حال ضلع لیہ)، وہاں سے 1964ء میں اپنے والد اور رفقاء حاجی عطا محمد اور حاجی محمد شفیع اور میاں غلام رسول نقشبندی مجدّدی علیہ الرحمہ کے برادر اکبر میاں عمر الدین کے بیٹوں کے ساتھ ٹھٹھہ سندھ منتقل ہوئے، کوٹھ حاجی عطا محمد ولجھ..... ضلع ٹھٹھہ میں مریدین کی تربیت کی ذمہ داری آپ کے ہی حوالے تھی اور باقاعدہ بعد نماز عشاء مکتوبات شریف کا درس دیا کرتے تھے اور اپنے سلسلہ کے اوراد و اذکار کرایا کرتے تھے اور دینی میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے، [illegible] کے ساتھ رحیم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

[illegible] حاجی عطا محمد، حاجی محمد شفیع اور حاجی عمر الدین کے ہمراہ حج کے لئے [illegible] زیارت روضہ رسول ﷺ کے تشریف لے گئے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل آپ کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مستفیض فرمائے۔

﴿۲﴾

اب چالیس فرمودات امام ربانی مُجدِّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) کے ''مکتوبات'' سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، تا کہ میرے مسلمان بھائی خصوصاً سلسلۂ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے نشیب و فراز میں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ اَبدی حاصل کر سکیں، یہ وہ عظیم ہستی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الفقاہ احمد رضا خاں مُحدّث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کاملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ سنّت و جماعت کا بول بالا ہے۔

۱۔ اللہ وحدہٗ ہی صرف عبادت کے لائق ہے

ہمارا تمہارا بلکہ تمام جہان والوں یعنی آسمان و زمین اور اعلیٰ و اسفل دونوں کا پروردگار صرف ایک ہی ہے، اور وہ بیچون و بیچگون ہے، شبہ و مانند سے مُنزّہ ہے شکل و اَمثال سے مُبرّا ہے، پدر و فرزند اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، اُس بارگاہ میں ہمسر اور ہم مثل ہونے کی کیا مجال ہے؟ اتحاد و حلول کی آمیزش اُس سُبحانہ کی شان میں بُرائی ہے، اور مکان و بُرُوز یعنی پوشیدہ ہونے اور ظاہر ہونے کا گمان اُس جنابِ قُدس کے حق میں قبیح ہے، وہ زمانی نہیں کیونکہ زمانہ اُسی کا پیدا کیا ہوا ہے نہ وہ مکانی ہے کیونکہ مکان اُس کا بنایا ہوا ہے، کل [illegible] ابتداء نہیں اور اُس کے بقا کی کوئی انتہاء نہیں، سب قسم کا خیر و کمال اُس سبحانہٗ کی ذات میں ثابت ہے اور سب قسم کا نقص و زوال اُس سے مَسلُوب ہے، پس عبادت کے مستحق اور پرستش

۱۔ آپ کا اسم گرامی ''احمد'' کنیت ابوالبرکات، لقب بدرالدین اور خطاب امام ربانی مجدد الف ثانی ہے اور یاد رہے کہ متبحر عالم علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (ت ۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء) نے آپ کے ''مُجدِّد الف ثانی'' کے منصب جلیل کا سب سے پہلے اظہار فرمایا، آپ کی ولادت شب جمعہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ کو ہوئی شمسی تاریخ ۵ جون ۱۵۶۴ء تھی اور وفات روز سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ بمطابق نومبر ۱۶۲۴ء کو سرہند شریف میں ہوئی، بعض افراد نے ۲۷ اور بعض نے ۲۹ لکھی ہے اور یہ اختلاف مطالع کی بنا پر ہے دن سہ شنبہ کا ہی ہے جیسا کہ ''ارمغان امام ربانی'' (ص ۶۹) میں ہے۔

کے لائق وہی حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔(۲)

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ و تقدس بذاتِ خود موجود ہے، اور تمام اشیاء اُس کی ایجاد سے موجود ہیں اور حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں یگانہ ہے اور فی الحقیقت کسی اَمر میں خواہ وجودی ہو یا غیر وجودی، کوئی بھی اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے، مشارکت اسمی اور مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے۔(۳)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (۴)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔ (کنز الایمان)

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ رسول کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرماتا ہے،(۵) پس خُدا [illegible] اطاعت جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے سوا ہو وہ حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے، [illegible] تاکید و تحقیق کے لئے کلمہ ''قد'' لایا تا کہ کوئی بوالہوس اِن دونوں اطاعتوں [illegible] جُدا ظاہر نہ کرے اور ایک کو دوسرے پر اختیار نہ کرے۔(۶)

۳۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے

اصحاب کہف نے اتنا بڑا درجہ صرف ایک ہی نیکی کے باعث حاصل کیا، اور وہ نور ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خُدائے تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا، مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر تھوڑا سا تردُّد کریں تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس

۲۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، مکتوب نمبر ۱۶۷، ص ۵۰

۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۰۶

۴۔ سورۃ النساء ۴/ ۸۰

۵۔ قاضی ابوالولید باجی لکھتے ہیں: پس اللہ عزوجل نے ہم پر اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو واجب کیا ہے جیسا کہ ہم پر اپنی اطاعت کو واجب کیا ہے (الإشارة فی أصول الفقه، فصل فی السنّة، ص ۱۶۸)

۶۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۵۲، ص ۲۸

کا اعتبار ہوتا ہے کہ امن کی حالت میں اس سے کئی گنا اعتبار میں نہیں آسکتا۔

اور نیز جب آنحضرت ﷺ خُدائے تعالیٰ کے محبوب ہیں تو حضور کی تابعداری بھی، آپ کی تابعداری کے باعث محبوبیت کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں (۷) کیونکہ مُحِبّ اُس آدمی کو بھی جس میں اپنے محبوب کی عادتیں اور خصلتیں دیکھتا ہے، اپنا محبوب ہی جانتا ہے اور مخالفوں کو اِسی پر قیاس کرنا چاہئے۔

محمدِ عربی کا بروی ہر دوسر است کسی کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ او

وسیلہ دو جہان کلی آبرو کا ہیں نبی سرور ﷺ

پڑے خاک اُس کے سر پر جو نہیں ہے خاک اِس در پر (۸)

۴۔ حقیقتِ محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو، حقیقتِ محمدی ﷺ جو ظہور اول اور حقیقۃ الحقائق ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حقائق کیا انبیاء کرام کے حقائق اور کیا ملائکہ عظام کے حقائق سب ظلال کی مانند ہیں، اور وہ تمام حقائق کا اصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" (۹)

سب سے اول خُدائے تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا۔

۷۔ عارف محمد ہاشم کشمی بدخشانی نے نقل کیا کہ حضرت مجدد فرماتے ہیں "رسول اللہ ﷺ کے کسی سنّت کی متابعت کے عوض ہزار احیائے لیالی کو میں نہ خریدوں" اور آپ کا ارشاد ہے "کوئی فضیلت آنحضرت ﷺ کی متابعت کی برابری نہیں کرسکتی" رمضان شریف کے اعتکاف کے سلسلے میں آپ نے تخلصیں سے فرمایا "صرف رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی نیت کرو ہمارا تحمّل اور انقطاع کیا شئے ہے آپ کی متابعت حاصل ہونے کے لئے ہم کو سو بندیاں قبول اور بے توسل متابعت ہم کو ہزار تحمّل اور انقطاع قبول نہیں" (زبدۃ المقامات، بیان وصول بخلعت حضرت خواجہ، فصل ششم، ص ۲۰۴)

۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۴، ص ۱۳

۹۔ یہ حدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی نقل کی ہے دیکھئے: مدارج النبوۃ، باب اول در بیان خلقت و جمال، ۲/۱

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ"

میں اللہ کے نُور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نُور سے۔

پس وہ حقیقت باقی تمام حقائق اور حق تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے، اور آنحضرت ﷺ کے واسطہ کے بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا:

فَهُوَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ بِرِسَالَتِهٖ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ

یعنی، پس وہ نبی الانبیاء والمرسلین ہیں اور اُن کا اِرسال تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔

وہ تمام انبیاء اُولُوالعزم باوجود اِصالت کے اُن کی متبعیت طلب کرتے رہے اور اُن کی اُمت میں داخل ہونے کی آرزو کرتے رہے، (۱۰) جیسا کہ حدیث شریف (۱۱) میں

۱۰۔ امام اہلسنت امام احمد رضا کے والد گرامی حضرت علامہ نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ لکھتے ہیں: "لکھا ہے کہ پیغمبروں نے دعا کی ہے کہ خُدا تعالیٰ ہم کو اُمتِ محمد (ﷺ) میں داخل فرمائے، کہتے ہیں ایک پیغمبر السلام کسی غار کے متصل ٹھہرا تھا، ناگاہ اُس غار سے ایک آواز دردناک پیدا ہوئی کہ کوئی شخص کہتا تھا "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْاُمَّةِ الْمَرْحُوْمَةِ الْمَغْفُوْرَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا الْمُبَارَكَةِ" دریافت کیا تو الیاس علیہ السلام تھے اور (مواہب اللدنیہ) موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ" خدایا مجھے احمد (ﷺ) کی اُمت میں داخل کر، ایک بار اُن کو خطاب ہوا، اے موسیٰ! جو احمد کو نہ پائے گا اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، عرض کیا، الٰہی! احمد کون ہیں؟ فرمایا: وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے میں نے اُس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا، جب تک اُس کی اُمت نہ داخل ہو لے بہشت کو سب پر حرام کیا، عرض کیا اُس کی اُمت کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ کہ ہر بلندی و پستی پر میری حمد کریں گے، ہر حال میں میری طاعت پر کمر باندھیں گے، اپنے ہاتھ پاؤں اور منہ پاک رکھیں گے، دن کو روزہ رکھیں گے رات کو عبادت کریں گے، اُن کی تھوڑی عبادت قبول کروں گا اور فقط کلمۂ توحید پر اُن کو بہشت میں داخل فرماؤں گا، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، الٰہی! مجھے اُس اُمت کا پیغمبر کر، ارشاد ہوا کہ اُن کا پیغمبر انہیں میں سے ہوگا، عرض کیا مجھے اُس پیغمبر کی اُمت میں کر، حکم ہوا تو میں اُس سے مقدم ہے وہ تیرے بعد آئے گا مگر بہشت میں تجھ کو اور اُس کو اکٹھا کروں گا (الکلام الأوضح فی تفسیر سورۃ "الم نشرح" ص ۷۹)

۱۱۔ اس حدیث شریف کو ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور "حلیۃ الأولیاء" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے روایت کیا ہے اور ان احادیث کو امام جلال الدین سیوطی نے "الخصائص الکبریٰ" (۱/۱۱، ۱۲) میں نقل کیا ہے۔

وارد ہے۔(۱۲)

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی　　موسیٰ نے سُنا جب دمِ رُتبہ تری اُمت کا

(قبالۂ بخشش)

۵۔ شانِ محبوبی ﷺ

پس علم کو ذاتِ عالم کے ساتھ وہ اتحاد ہے جو غیر کو نہیں، یہاں ''احمد'' کا قُرب جو ''اَحد'' کے ساتھ ہے معلوم کرنا چاہئے اور جاننا چاہئے کہ اِن کے درمیان کونسا واسطہ ہے، وہ صفتِ علم ہی ہے جو ایک ایسا اَمر ہے جو مطلوب کے ساتھ اتحاد رکھتا ہے، پھر حجاب ہونے کی کیا گنجائش ہے، نیز علم کے لئے ایک ایسا ذاتی حُسن ہے جو صفات میں سے کسی اور کے لئے حُسن ثابت نہیں، اسی واسطے اِس فقیر کے خیال میں صفاتِ واجبی میں سے زیادہ محبوب ع تعالیٰ کے نزدیک صفتِ علم ہے، چونکہ اس کا حُسن بے چونی کی آمیزش رکھتا ہے اس لئے میں اِس کے اِدراک میں قاصر ہوں، اِس حُسن کا پورا پورا اِدراک عالمِ آخرت سے وابستہ ہے رُؤیت کا مقام ہے، جو خُدا تعالیٰ کو دیکھیں گے حضرت محمد ﷺ کے جمال کو بھی پائیں گے اگرچہ اِس جہان میں حُسن کا دو تہائی حصہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا ہوا اور باقی تیسرا حصہ سب میں تقسیم ہوا، لیکن عالمِ آخرت میں سارا حُسن حُضور ﷺ کے ہے اور تمام جمال جمالِ محمد ﷺ، جو خُدا تعالیٰ کو محبوب ہے، صفتِ علم کے حُسن کے ساتھ کیسے حُسن کو کس طرح مشارکت ہو سکتی ہے، جب کہ اس کا حُسن مطلوب کے ساتھ متحد ہونے کے باوجود ہے، یعنی حُسن عین مطلوب ہے، دوسرے کے لئے چونکہ اس قسم کا اتحاد نہیں اس لئے ایسا حُسن بھی نہیں، پس پیدائشِ محمدی (ﷺ) باوجود حدوث کے قِدم ذات کی طرف منسوب ہے، اور اُس کے احکام بھی وجوبِ ذات تعالیٰ تک منتہی ہیں، اور اُس کا حُسن حُسنِ ذات تعالیٰ ہے، جس میں حُسن کے سوا اور کسی چیز کی آمیزش نہیں یہی وجہ ہے کہ اُس کے ساتھ جمیل مُطلق کی محبت کا تعلق ہے اور (وہ ذات) حق تعالیٰ کی محبوب ہے:

۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۷

"اَللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَال" (۱۳)

اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔(۱۴)

حقیقتِ محمدی (ﷺ) جو حقیقت الحقائق ہے،(۱۵) اس حُب کا تعیّن اور ظہور ہے جو ظہورات کا مَبدأ اور مخلوقات کی پیدائش کا منشا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے:

"كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأُعْرَفَ" (۱۶)

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے خَلق کو پیدا کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔

اول اول وہ چیز جو اُس پوشیدہ خزانے سے میدانِ ظہور میں آئی، یہی حُب ہے، جو مخلوقات کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے، اگر یہ حُب نہ ہوتی تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا، عالم عدم [illegible] مستور رہتا، حدیث قُدسی

صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکِبر و بیانه برقم:۱۴۷ (۹۱)، ص۶۶۔
[illegible] کتاب المصابیح، باب الآداب، باب الغضب و الکِبر، الفصل، برقم:۵۱۰۸، ۳۔۴/۲۳۳
مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص۷۶
حقیقت الحقائق کا جو مطلب مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے وہ ارشاد نمبر ۴ پر ملاحظہ ہو اور حقیقت الحقائق کا مطلب پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ یوں بیان کرتے ہیں "میرے خیال میں ظہور و سریانِ حقیقتِ احمدیہ ﷺ ہر عالم و ہر مرتبہ اور ذرّہ ذرّہ میں عند المحققین من الصُّوفیہ ثابت ہے اس کو حقیقت الحقائق کہتے ہیں۔ (فتاویٰ مہریہ آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، نمبر ۲، ص ۵)

۱۶۔ مکتوبات معصومیة، دفتر اول، مکتوب ۱۱۳، ۱/۲۵۷
أیضاً المقاصد الحسنة، حرف الکاف، برقم:۸۳۸، ص ۳۳۲
أیضاً الدُّمَر علی اللُّمَع، حرف الکاف، برقم:۲۰۷، ص ۱۷۳
أیضاً الدرر المنتثرة للسیوطی، حرف الکاف، (برقم:۳۳۰) ص ۲۲۴، قال علیّ القاری معناه صحیح مستفاد من قوله تعالی ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ أی لیعرفونی کما فسّره ابن عباس رضی الله عنهما (حاشیة مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۸)

"لَوْ لَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ" (۱۷) (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا)

کے سرّ کو جو حضرت خاتم المرسل ﷺ کی شان میں واقع ہے، اس جگہ ڈھونڈنا چاہئے اور

"لَوْ لَاكَ لَمَا أَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ" (۱۸) (اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا)

کی حقیقت کو اس مقام میں طلب کرنا چاہئے۔ (۱۹)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

وہ کنزِ نہاں یہ نورِ فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں یہ باغِ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

۶۔ حضور ﷺ کو معراج وجودِ مبارک کے ساتھ ہوا

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم صرف رُؤیت یعنی دیدار کی طلب کے باعث ہلاک ہوگئی، اور حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام طلبِ رؤیت کے بعد ﴿لَنْ تَرَانِيْ﴾ (۲۰) سُن کر خود رفتہ ہوگئے، اور اس طلب سے تائب ہوئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو ربّ العالمین کے محبوب اور تمام اوّلین و آخرین موجودات میں سے بہترین ہیں، باوجود اِس کے معراج بدنی کی دولت سے مشرّف ہوئے اور عرش کے پار سے گزر کر مکان و زمان سے بھی اُوپر چلے گئے۔ (۲۱)

۱۷۔ الزبدۃ للعمدۃ فی شرح البُردۃ، ص ۱۵۵، مزید تفصیل کے لئے علامہ منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ کی تصنیف "مقام رسول" (ص ۲۶۱، ۲۶۲) اور علامہ محمد نعمان شیرازی حنفی کی تصنیف "احادیث لولاک کا ثبوت" بنام تنویر الأفلاك بحلال أحادیث لولاك کا مطالعہ کیجئے۔

۱۸۔ یہ حدیث شریف مکتوبات شریف کے علاوہ "جواهر البحار"، "شرح زلیخا" اور "دُرّ یکتا" میں بھی مذکور ہے جیسا کہ "مقام رسول" (ص ۲۶۶) میں ہے۔

۱۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۲۲، ص ۱۲۸

۲۰۔ سورۃ الأعراف: ۷/۱۴۳

۲۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر ۲۷۲، ص ۱۴

خرد سے کہدو کہ سر جھکائے — گمان سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے — کسے بتائے کدھر گئے تھے
تبارک اللہ شان تیری — تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی — کہیں تقاضے وصال کے تھے

(حدائقِ بخشش)

۷۔ حضور ﷺ اللہ کے نُور سے پیدا ہوئے

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اُس حُسن و جمال کے بیان میں جو پروردگار عالمیاں جل شانہ کی محبت کا باعث ہے اور جس کے سبب آنحضرت ربّ العالمین کے محبوب ہوئے، حضرت یوسف علیہ السّلام اگرچہ اس صباحت کے سبب جو اُن میں پائی جاتی تھی، حضرت یعقوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کے محبوب تھے، لیکن ہمارے حضرت پیغمبر خاتم الرّسل ﷺ اُس [illegible] جو اُن میں موجود تھی خالقِ کائنات کے محبوب ہیں اور زمین و آسمان کو انہی [illegible] (۲۲)

﴿illegible﴾ جاننا چاہئے کہ پیدائشِ محمدی ﷺ تمام افرادِ انسان کی پیدائش کی طرح نہیں، بلکہ افرادِ [illegible] سے کسی کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی، کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری [illegible] پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ" (۲۳)

۲۲۔ اُن کے حسنِ باصلاحیت پر نثار شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے (حدائقِ بخشش)

۲۳۔ قال صاحب تشیید المبانی (فی تخریج أحادیث مکتوبات امام ربّانی) ذکر المحدّث الشیخ عبد الحق الدّهلوی فی "مدارج النبوّة": "أنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ" (حاشیة مکتوبات امام ربّانی، دفتر سوم، حصہ نہم، ص ۷۵ اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا کہ حدیث شریف میں ہے: أوّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ سب سے پہلی چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ نورِ محمدی تھا علی صاحبہا الصّلاۃ و السّلام و التحیّۃ، اور تمام علوی و سفلی مخلوقات کو اس نور سے پیدا کیا (مکتوبات معصومیہ، دفتر اول، مکتوب ۱۱۳، ۲/۲۵۶)

میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔(۲۴)

۲۴۔ اس حدیث شریف کو عارف باللہ حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَنِیْ مِنْ نُوْرِہٖ (فصل الخطاب للعارف محمد پارسا، ص ۴۶۲) حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا" محدثین، مفسرین اور اہلِ سیر نے اس حدیث کو مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا اور صدیوں سے نقل کرتے چلے آرہے ہیں، ڈاکٹر محمد مسعود احمد لکھتے ہیں: گزشتہ چودہ صدیوں میں کسی نے اختلاف نہ کیا، تمام مکاتب فکر نے یہی عقیدہ رکھا کہ سب سے پہلے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا گیا لیکن اب کچھ عرصہ سے قدیم کتابوں کے متون کی تخریج و تحقیق کے بہانے متون میں حذف و اضافے کی مہم چلی ہے، یہ حرکت اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کی نظر میں سخت مذموم ہے، اس کا مقصد سیاسی نظر آتا ہے اور وہ مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ حضور انور ﷺ کی عظمت کو گھٹایا جائے اور اسلاف کرام کا اعتبار اُٹھایا جائے کیونکہ ان دونوں حقیقتوں نے ملت کو مستحکم رکھا ہے ڈاکٹر اقبال نے سچ کہا تھا "دورِ جدید میں ملتِ اسلامیہ کا اصل مرض سلف صالحین سے اعتبار و اعتماد کا اُٹھ جانا ہے" اس حدیث پاک میں حضور انور ﷺ کی عظمت ہے، عظمت کے احساس سے ایمان محکم ہوتا ہے اور دشمنانِ اسلام کا مقصد ایمان کو کمزور کرنا ہے، اس لئے اُن کے نزدیک عظمت کا انکار ضروری ہے الخ (خلقتِ محمدی ﷺ، ص ۵۰) اور لکھتے ہیں: اس حدیث کو کبار علماء اہلسنت صدیوں سے مسلسل نقل کرتے چلے آرہے ہیں، چند حوالے نقل کئے جاتے ہیں (۱) نظام الدین حسین نیشاپوری، تفسیر نیشاپوری، جلد اول، ص ۵۵، جلد [illegible]، (۳) شیخ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان، جلد اول، ص ۵۴۸، (۳) شیخ اسماعیل بن [illegible] الصفاء، جلد اول، ص ۱۳۱۱، حدیث نمبر ۸۲۷، (۴) احمد قسطلانی، المواہب اللدنیۃ جلد اول ص [illegible]، (۵) زرقانی، شرح المواہب اللدنیۃ، جلد اول، ص ۵۶، (۶) عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، جلد دوم ص ۲، (۷) علامہ فاسی، مطالع المسرات، ص ۲۷، (۸) عبدالعزیز دباغ [illegible]، (۹) شیخ روزبہان، تفسیر عرائس البیان، جلد اول، ص ۲۳۸، (۱۰) ابن الحجر الہیتمی، فتاوی حدیثیہ، ص ۵۹، ۶۰۔ ماضی قریب کے مختلف مکاتب فکر کے علماء نے بھی حدیثِ نور کا ذکر فرمایا مثلاً (۱) مولانا احمد رضا خاں بریلوی، صلوۃ الصفا فی نور المصطفیٰ، (۲) مولوی رشید احمد گنگوہی نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے حدیثِ نور کی تصدیق، تائید کی ہے، (۳) اشرف علی تھانوی، نشر الطیب، ص ۵ و رسالہ النور، ص ۲۳ تا ۲۵ نیز الرفع و الوضع ص ۱۳، (۴) اسماعیل دہلوی رسالہ یکروزی ص ۱۱، (۵) نواب وحید الزماں، ہدیۃ المہدی ص ۵۶ (خلقتِ محمدی ﷺ، حدیث جابر رضی اللہ عنہ کا تحقیقی جائزہ، ص ۴۹، ۵۰) اور اس حدیث شریف کی مزید تفصیل آیت ۳۳ کے تحت حاشیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

اور دوسروں کو یہ دولت میسر نہیں ہوئی۔(۲۵)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

(حدائقِ بخشش)

۸۔ حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہنا منکر کی بے عقلی ہے

جن محجوبوں نے حضرت محمد ﷺ کو بشر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کیا، (۲۶) وہ منکر ہو گئے، اور جن سعادت مندوں نے اُن کو رسالت اور رحمتِ عالمیان کے طور پر دیکھا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے اور نجات پا گئے۔

۹۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے

پس آپ کو چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کی متابعت اور اُن کے خلفائے راشدین ہادیین مہدیین کی متابعت کو لازم پکڑیں، کیونکہ وہ ہدایت کے ستارے ہیں اور ولایت کے [illegible] پس جس شخص کو اُن کی تابعداری کا شرف حاصل ہوا ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

[illegible]، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۴، ۷۵ [illegible] کو محض بشر کہنا اور دوسرے انسانوں کی طرح تصور کرنا وہابیہ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ کا شیوہ ہے پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بغیر انضمام کلماتِ تعظیم صرف لفظ بشر ذکر کرنا جائز نہیں (فتاوی مہریہ، ص ۵) کیونکہ کلماتِ تعظیم کے انضمام کا مطلب ہے کہ کہنے والا آپ ﷺ کو دوسرے انسانوں جیسا تصور نہیں کرتا اور ایک سوال کے جواب میں پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کہتے ہیں میرے خیال میں فریقین از علمائے کرام متنازعین اہلِ سنت والجماعت سے ہیں اور ذکر آنحضرت ﷺ کو بالأسماء المعظمہ واجب اور ضروری اعتقاد کرتے ہیں لہٰذا ان سے ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقۂ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف بشر کا اطلاق جائز کہیں مگر میری رائے وہی ہے جو اوپر عرض کر چکا ہوں کہ صرف لفظ بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلماتِ تعظیم نہ چاہئے کہ بوجہ شیوع عُرف و قصدِ فرقہ ضالہ صرف بشر کہتے ہیں ابہام اَمر ناجائز کا ہے (فتاوی مہریہ، آنحضرت ﷺ کے متعلق سوالات کے جوابات، سوال نمبر ۲، ص ۵)

۲۷۔ اس میں حضور ﷺ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ، یعنی، میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، برقم: ۶۰۱۸، ۳۔۴/۲۱۴)

عَظِیمًا ﴾(۲۸) وہ دونوں جہان میں بڑھ کر کامیاب ہوا، اور جو اُن کی مخالفت میں پیدا ہوا ﴿فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِیدًا﴾(۲۹) وہ سخت گمراہ ہوا۔(۳۰)

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش)

۱۰۔ سنتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے

بزرگی سنّت کی تابعداری سے وابستہ ہے،(۳۱) اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً دوپہر کا سونا، جو اِس تابعداری سے وابستہ ہو، کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اِس تابعداری کے موافق نہ ہوں، اَولیٰ وافضل ہے،(۳۲) اور ایسے ہی عید فطر کے دن کا کھانا جس کا شریعت نے حکم کیا، خلافِ شریعت دائمی روزہ رکھنے سے بہتر ہے، شارع علیہ السّلام کے حکم سے بخیل (بمعنی دام) کا دینا اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بزرگ تر ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز با جماعت ادا کر

۲۸۔ سورۃ الأحزاب: ۷۱/۲۳۔ ترجمہ: اس نے بڑی کامیابی پائی۔

۲۹۔ سورۃ النساء: ۱۱۶/۴۔ ترجمہ: وہ دُور کی گمراہی میں پڑا۔

۳۰۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۵، ص ۶۶

۳۱۔ اتباعِ سنّت کے بارے میں مُجدّد کا اور فرمان پڑھئے آپ فرماتے ہیں [illegible] ضروری نصیحت یہ ہے کہ صاحبِ شریعت علیہ الصلاۃ والسلام کی پیروی اپنے اوپر لازم کرلے [illegible] دنیا کی زیبائش وآرائش کی طرف مطلقاً توجہ نہ کرے اور اس کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کی کوئی اہمیت نہ دے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نظر میں دنیا مبغوض ومردود ہے عند اللہ دنیا کی کوئی قدر نہیں بندگانِ خدا کو چاہئے کہ دنیا کے ہونے کی نسبت نہ ہونے کو بہتر جانیں اور دنیا کی بے وفائی اور جلد فنا ہونے کی بات تو مشہور بلکہ مشاہدہ ہے، دنیا سے محبت رکھنے والے کو اُن لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے جو پہلے ہوگزرے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سیّد المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسّلام کی پیروی کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں، آمین (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، دفتر اول، مکتوب نمبر ۴۴، ص ۶۱)

۳۲۔ یہ نبی ﷺ کے اس فرمان سے ماخوذ ہے کہ "تَعَمَّلَ قَلِیلٌ فِی سُنَّةٍ خَیْرٌ مِنْ عَمَلٍ کَثِیرٍ فِی بِدْعَةٍ" (الباعث لأبی شامة، ص ۲۷۔ أیضاً کتاب الاعتصام للشاطبی، الباب الثانی، برقم: ۱۵۹، ۱/۵۳)

یاروں میں نگاہ کی، اُن میں ایک آدمی موجود نہ پایا، اس کا سبب پوچھا، یاروں نے کہا کہ وہ شخص رات جاگتا رہا ہے، شاید اِس وقت سو گیا ہو، امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر وہ تمام رات سوتا رہتا اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتا، تو اُس کے لئے بہتر تھا۔(۳۳)

اُن کے جو ہم غلام تھے خَلق کے پیشوا رہے
اُن پھرے جہاں پھرا آئی کمی وقار میں

(دیوان سالک)

۱۱۔ شیخین کریمین(۳۴) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت

تمام اہلِ حق کا اِجماع ہے کہ پیغمبروں کے بعد تمام انسانوں میں سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،(۳۵)

۳۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۱۴، ص ۱۱۸ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے الموطأ، کتاب صلاۃ الجماعۃ، (برقم: ۷، ۱/۱۴۳) میں روایت کیا اور ولی الدین تبریزی نے مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب [illegible] وفضلها، الفصل الثالث، (برقم: ۱۰۸۰، ۱/۲۱۶) میں نقل کیا۔

۳۴۔ [illegible] حضرات صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما

۳۵۔ [illegible] علیہ تحیۃ والثناء کے اہلِ حق میں سب سے مقدم حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں کہ ہماری اُمت کے صلحا مل کر کسی صحابی کے درجے ومرتبے کو نہیں پہنچ سکتے اُن صحابہ کا حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے متعلق نظریہ وعقیدہ یہ ہے صحابہ کرام میں سے کوئی بھی درجے و مرتبے میں شیخین کریمین کے برابر نہیں ہے اور یہ کسی ایک صحابی کا نظریہ نہیں ہے بلکہ جمیع صحابہ یہی اعتقاد رکھتے تھے چنانچہ امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل أبی بکر بعد النبی ﷺ، برقم: ۳۶۵۵، ۲/۴۵۱)

یعنی، ہم نبی کریم ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے درمیان ترجیح دیا کرتے تھے تو حضرت ابو بکر کو ترجیح دیتے پھر حضرت عمر کو پھر حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اور امام ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَیْنَھُمْ (سُنَن ابی داود، کتاب السُّنّۃ باب التفضیل، برقم:٤٦٢٧، ٥/٢٠، ٢١)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے (ظاہری) زمانہ مبارکہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، پھر ہم اصحاب رسول ﷺ کو چھوڑ دیتے تھے اُن کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور امام ترمذی کی روایت میں ہے:

کُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَیٌّ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ (سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، برقم:٣٧٠٧، ٤/٤٨٦)

یعنی، صحابہ کہا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ (ظاہری حیات کے ساتھ) حیات تھے ابو بکر، عمر، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے کہ یہ نظریہ صرف چند صحابہ کا نہیں تھا بلکہ جمیع صحابہ کرام کا یہی نظریہ رکھتے تھے اور یہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضیلتِ شیخین پر اجمالاً اجماع کی حکایت ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "قُرَّۃ العینین" (مسلک سوم، ص٢٦) میں ذکر کیا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں صحابہ کرام کے مابین یہی معروف تھا صرف معروف ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام اپنی زبانوں سے کہا بھی کرتے تھے جیسا کہ ترمذی کی روایت میں "کُنَّا نقول" کے الفاظ سے ظاہر ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جملہ صحابہ کرام ایک نظریہ رکھتے ہوں اور اپنی زبانوں سے اس کا اقرار بھی کرتے ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کا اس پر اطلاع پاکر اُسے رد نہ فرمائیں تو اُسے تقریری حدیث کہا جاتا ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ شیخین کی فضیلت تقریری حدیث سے ثابت ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بالاتیوں روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: این حدیث مشعر است بتقریر آنحضرت ﷺ (قرۃ العینین، مسلک سوم، ص٢٦) یعنی، یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی تقریر کی خبر دیتی ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں ہے کہ

عن جابر بن عبدالله قال قال عمر لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ" (سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، برقم:٣٦٨٤، ٤/٤٥٦)

یعنی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں (سب سے) بہتر تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر تم یہ کہتے ہو تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: "عمر سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا"۔

اِس سے معلوم ہوا کہ شیخین کریمین اللہ اور اُس کے رسول کی جناب سے عطا ہونے والی اِس فضیلت کو خود بھی جانتے تھے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے قبل جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے کے لئے بلوایا تو لوگوں نے کہا آپ ایک سخت آدمی کو ہم پر خلیفہ مقرر کریں گے اور آپ جب اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اُسے کیا جواب دیں گے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بخدا تم مجھے ڈراتے ہو میں کہوں گا اَللّٰھُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَ خَلْقِكَ اے اللہ! میں نے اُن پر تیری مخلوق میں بہتر کو خلیفہ بنایا ہے (قُرَّۃ العینین، مسلک سوم، ص٢٨ و قال أخرجه ابن أبي شيبة أيضاً موسوعة التبيير للصلابي، فصل الخطاب في سيرة أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه، الفصل الثالث، ٤/٨١، ٨٥ بلفظ "خَيْرَ أَهْلِكَ")

اور شیخین کریمین کی افضلیت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اتنی روایات مروی ہیں کہ علماء نے فرمایا کہ وہ حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں اپنی متعدد مجالس میں شیخین کریمین کی افضلیت کا بالترتیب بیان فرمایا اور ایک جماعت جو اس مسئلہ میں فاسد گمان رکھتی تھی اُسے زجر فرمائی اور فقہاء صحابہ حاضر ہوتے اُن میں سے کسی کی طرف سے اِس پر منع یا کوئی اعتراض ظاہر نہ ہوا اور یہ آثار تواتر کی حد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ (قُرَّۃ العینین، مسلک سوم، ص٢٨)

امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر الخ۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة باب فضل أبي بكر بعد النبيّ ﷺ، برقم:٣٦٥٥، ٢/٤٥١)

امام احمد کی روایت ہے کہ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابا جحیفہ! کیا میں تجھے اِس اُمت کے نبی کے بعد اُمت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں تو میں نے عرض کی کیوں نہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی افضل نہیں سمجھتا تھا، آپ نے فرمایا اس اُمت کے نبی کے بعد افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المسند للإمام أحمد ١/١٠٦)

افضلیت کی وجہ جو کچھ اِس فقیر (۳۶) نے سمجھی ہے وہ فضائل و مناقب کی کثرت نہیں بلکہ ایمان میں سب سے سابق ہونا اور دین کی تائید اور مذہب کی ترقی کے لئے سب سے زیادہ مال و جان کو خرچ کرنا ہے کیونکہ سابق کو یا دین کے اَمر میں لاحق کا استاد ہے اور لاحق جو کچھ پاتا ہے سابق کی دولت سے پاتا ہے، یہ تینوں کامل صفتیں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی میں منحصر ہیں، اور یہ دولت اُس وقت میں اُن کے سوا کسی کو میسر نہیں ہوئی۔(۳۷) رسول اللہ ﷺ نے علالتِ وصال باکمال میں فرمایا، ''لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں، جس نے مجھ پر ابو بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مال و جان میں احسان کیا ہو، اگر میں کسی کو دوست بنانا چاہتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، اس مسجد میں ابو بکر کے دریچہ کے سوا اور جتنے دریچے ہیں سب کو میری طرف سے بند کردو''۔(۳۸)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا، تم نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور غم خواری کی، کیا تم

اور اِس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عبداللہ بن [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما، علقمہ بن قیس، مزال بن سبرہ، عبد خیر، مصعب بن سعد بن ابی وقاص وغیرہم سے مروی روایات ہیں تفصیل کے لئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی "قرۃ العینین" [illegible]

۳۶۔ یعنی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی

۳۷۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کی، کسی کی طرف سے ردّ اور سوال نہیں ہوا۔ (قرۃ العینین مسلک سوم، ص ۲۷) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کا نظریہ یہی تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ترمذی کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا کہ ابو بکر ہمارے سردار ہیں ہم سے بہترین اور ہم میں سے رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں (سُنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، برقم:۳۶۵۶، ۴/۴۴۴)

۳۸۔ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخة و الممر فی المسجد برقم:۴۶۷، ۱/۱۱۹
أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنهم، باب فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، برقم:۲/۶۲۴۵۔ (۲۳۸۲)، ص ۱۱۶۱

میرے لئے میرا دوست(۳۹) نہیں چھوڑتے''۔(۴۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے''۔(۴۱)

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا(۴۲) کہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِس اُمت میں سب سے افضل ہیں، جو کوئی مجھے اُن پر فضیلت دے وہ مُفتری ہے، میں اُس کو اتنے کوڑے ماروں گا جتنے مُفتری کو لگاتے ہیں۔(۴۳)

۳۹۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''ابو بکر نے تم پر نماز اور روزے کے سبب فضیلت نہیں پائی لیکن ایک شے کے سبب جو اُن کے دل میں رکھی گئی ہے''(المقاصد الحسنة، حرف المیم، برقم:۹۷۰، ص ۳۷۰۔ أیضاً کشف الخفاء، حرف المیم برقم:۲۲۲۶، ۲/۱۷۰۔ أیضاً الغُماز علی اللُّماز، حرف المیم برقم:۲۴۵، ص ۱۹۵۔ أیضاً إتقان ما یحسن من الأخبار، باب المیم، برقم:۱۶۳۸، ص ۳۹۶۔ أیضاً الشذرة، حرف المیم، برقم:۸۳۲، ۲/۱۱۱) اور [illegible] سخاوی نے لکھا ہے کہ اسے امام غزالی نے ذکر کیا ہے اور حافظ عراقی نے فرمایا کہ میں نے اسے مرفوع نہیں پایا اور یہ حکیم ترمذی کے ہاں "نوادر الأصول" میں بکر بن عبداللہ مُزنی کے قول سے ہے

۴۰۔ [illegible] نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: أنت صاحبی فی الغار، و أنت [illegible] علی الحوض یعنی، آپ غار میں میرے ساتھی ہے اور حوضِ کوثر پر میرے ساتھ ہوں گے۔ [illegible] سُنن الترمذی، برقم:۳۷۵۲، و شرح السُّنة للبغوی، برقم: ۳۸۷۲، و فوائد العراقیین، [illegible] فضائل أبی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه برقم:۱۰، ص ۲۳، ۲۴)

۴۰۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ: "لو کنت متخذاً خلیلاً"، برقم:۳۶۶۱، ۲/۴۵۲

۴۱۔ سُنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه برقم:۳۶۸۶، ۴/۴۵۷
أیضاً المسند للإمام أحمد، ۴/۱۵۴
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عمر رضی اللہ عنه، الفصل الثانی، برقم:۶۰۴۷، ۳۔۴/۴۱۹

۴۲۔ اسے امام ذہبی وغیرہ نے سند صحیح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (حاشیہ مکتوبات امام ربانی) اور امام عبداللہ بن احمد نے "السُّنّة" (برقم:۱۳۲۲، ص ۲۴۲) میں روایت کیا ہے۔

۴۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۱۷، ص ۳۸،۳۷۔ حافظ اسماعیل ابن زنجویہ نے روایت کیا کہ کوفہ میں ایک روز ایک شخص نے حضرت علی

اُن کے دشمن پہ لعنت خُدا کی اُن سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

۱۲۔ خلفائے اربعہ و دیگر صحابہ کرام کی فضیلت

اور فضیلت کی ترتیب خلفائے راشدین کے درمیان خلافت کی ترتیب کے موافق ہے،
(۴۴) لیکن شیخین کی افضلیت صحابہ اور تابعین کے اِجماع (۴۵) سے ثابت ہے۔(۴۶)
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اُن کو میرے بعد نشانہ نہ بناؤ، جس نے اُن کو دوست رکھا، اُس نے گویا میری محبت کے باعث اُن کو دوست رکھا، اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، اُس نے گویا میرے ہی بُغض کے باعث اُن سے بُغض رکھا، اور جس نے اُن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے اِیذا دی، اور جس نے مجھے اِیذا دی (۴۷) اُس نے اللہ تعالیٰ کو اِیذا دی، اور جس نے اللہ کو اِیذا دی وہ اُس کا مواخذہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگوں میں بہتر! میرے معاملے میں نگاہ فرمایئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے آگے لاؤ، فرمایا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں [illegible] فرمایا: کیا تو نے حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تیری گردن مار دیتا اور اگر تو کہتا کہ [illegible] حضرت ابو بکر و عمر کو دیکھا ہے تو تجھے سخت مار مارتا (مختصر کتاب الموافقة بين أهل البدع والسنة، إنكار علي من ذكرها بسوء الخ، ص ۱۲۲)

۴۴۔ دیکھئے امام ابن ہمام حنفی کی "المسایرة" اور اس پر ابن ابی شریف کی شرح "المسامرة" [illegible] ایضاح عقیدة أهل السنّة و الجماعة ص ۳۲۸)

۴۵۔ شاہ ولی اللہ مُحدث دہلوی لکھتے ہیں کہ صحابہ و تابعین کا اِس پر اِجماع ہے کہ اُمت میں افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اُن کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(قُرَّةُ العَينَين، مسلك سوم، ص ۲۶)

۴۶۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۲۹

۴۷۔ لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سب و شتم حرام ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے میرے صحابی کو گالی دی تو اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے صرف کو قبول نہیں کرے گا اور نہ عدل کو یعنی اس کے فرض و نفل کو قبول نہیں کرے گا (تاریخ جُرجان، حرف العین، من اسمه عبدالله برقم: ۴۵۶، ص ۱۲۰) اور امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں کہ

کرے گا (۴۸) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ﴾ (۴۹)

ترجمہ: بے شک جو ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اُن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔ (کنز الایمان)

اور جو کچھ صحابہ کے درمیان نزاع کی صورت میں واقع ہوئی ہے اُسے نیک توجیہ پر محمول کرنا چاہئے، (۵۰)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سب و شتم کی تحریم کا ضروریاتِ دین سے ہونا معلوم ہے۔(إلمام الخطر لمن زكى سابّ أبابكر و عمر، الفصل الثالث في حكم سابّ الشّيخين، ص ۷۱) اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر طعن درحقیقت قرآن و سنت پر طعن ہے، چنانچہ حضرت مجدد فرماتے ہیں: قرآن و احادیث صحابہ کرام کی تبلیغ سے ہم تک پہنچے ہیں، جب صحابہ کرام مطعون ہو جائیں تو جو دین کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے وہ بھی مطعون اور نا قابل اعتماد ہوگا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ۔ شاید اس سے [illegible] نبی آخر الزمان علیہ و علی آلہ الصلاۃ و السلام کے دین کا ابطال اور آپ کی [illegible] ہے، ظاہر میں یہ اہلِ بیت رسول سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقت میں شریعت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے دشمن ہیں، کاش! یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اُن کے موافقین کو سیلاب سے سالم رہنے دیتے اور تقیہ کے داغ سے انہیں داغدار نہ کرتے جو فریب کاروں اور منافقین کی علامت ہے (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر ششم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۲۸)

۴۸۔ سُنن الترمذی، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النّبيّ ﷺ، برقم: ۳۸۶۲، ۵/۵۳۵
أيضاً المسند للإمام أحمد، ۴/۸۷
أيضاً مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الفصل الثاني، برقم: ۶۰۱۴، ۳-۴/۴۱۴

۴۹۔ سورة الأحزاب: ۳۳/۵۷

۵۰۔ حضرت امام ربانی مُجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِيَّاكُمْ وَ مَا شَجَرَ بَيْنَ أَصْحَابِيْ (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، حصہ ہفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۴۹)
یعنی جو اختلافات میرے صحابہ کے مابین ہوئے تم اس کا تذکرہ کرنے سے بچو۔
اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِيْ فَأَمْسِكُوْا یعنی، چون اصحاب من مذکور گردند از منازعات ایشان یاد کردہ شود شما خود را نگاہ دارید و یکدیگر را اختیار نکنید (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۷۸) و قال المحشي: رواه الطبراني عن ابن مسعود و ثوبان و ابن علي عن عمر، تشييد اور اس حدیث شریف کو علامہ سمہودی نے "تاریخ جرجان" (حرف الكاف و قبل رقم: ٦١٩، ص ١٦٢) میں روایت کیا ہے۔

یعنی، جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے اُن کے منازعات ذکر کئے جائیں تو تم اپنے آپ پر نگاہ رکھو ایک کو دوسرے پر اختیار نہ دو۔

(مطلب یہ ہے کہ) زبانوں کو طعنہ زنی سے روکو اور ان باتوں کے ذکر سے بچو جو اُن کی شان کے لائق نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اُس شخص کی زبان کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے (صحابی رسول ﷺ) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں بات کی گئی آپ نے فرمایا میں اس کی زبان کاٹ دوں گا تا کہ یہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو گالی نہ دے سکے۔ (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل: من سب آل بيته الخ ص ٤٢١، و إلمام التحتر، الفصل الثالث في حكم سابّ الشيخين، ص ٧٠)

حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین ہونے والے نزاع کے بارے میں کسی نے امام شافعی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

عَصَمَ اللّٰهُ مِنْهَا دِمَاءَنَا، فَلْنَعْصِمْ أَلْسِنَتَنَا (دفاع عن معاوية رضي الله عنه معاوية أمير الشام، ص ٩)

یعنی، (اے سائل) اللہ تعالیٰ نے ہمارے خونوں کو اس سے بچا لیا (کہ ہم اس وقت [illegible]) چاہیے کہ ہم اپنی زبانوں کو اس (نزاع کے ذکر کرنے) سے بچائیں۔

حضرت مُجدد الف ثانی لکھتے ہیں کہ مذکور بالا قول حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ششم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۳۶، ص ۷۸)

امام ابن حجر ہیتمی شافعی لکھتے ہیں: صرح الأئمة و غيرهم في الأصول بأن يجب الإمساك عما شجر بين الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم (تطهير الجنان و اللسان، الفصل الثالث، تنبيه ص ٣١)

یعنی، ہمارے ائمہ وغیرہم نے اصول میں تصریح فرمائی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مابین جو اختلافات ہوئے اس کے ذکر کرنے سے رُکنا واجب ہے۔

صدر الشریعہ محمد امجد علی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ ایک سوال "علامہ سعد الدین تفتازانی"، شرح مقاصد"

اور ہوا و تعصب سے دُور سمجھنا چاہئے۔ (۵۱)

حضرت خاتم الرُّسل ﷺ کے بعد امامِ برحق اور خلیفۂ مطلق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت عثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کی اَفضلیت اِن کی خلافت کی ترتیب پر ہے۔ (۵۲)

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جاں یک دل ابو بکر فاروق عثمان علی ہے

(حدائق بخشش)

۱۳۔ اللہ جلّ شانہٗ کی رضا

حق تعالیٰ اپنے نبی مکرم اور اُن کی بزرگوار آل ﷺ کے طفیل ظاہر و باطن کو حضرت مصطفیٰ ﷺ کی [illegible] کی متابعت سے آراستہ پیراستہ کرے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ کے [illegible] اور جو چیز محبوب اور مرغوب ہے وہ حق تعالیٰ کے مطلوب و محبوب کے لئے ہے، [illegible] حق تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

﴿وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (۵۳)

ترجمہ: تمہاری خُو بڑے شان کی ہے۔ (کنز الایمان)

[illegible] لکھتے ہیں: "نكف عن ذكر الصحابة إلا بخير" اس کا مطلب کیا ہے؟" کے جواب میں لکھتے ہیں "اس کا مطلب ظاہر ہے کہ جو ایسی بات ہو کہ اس ظاہر پہلو اچھا نہ ہو اسے ذکر ہی نہ کریں گے اور اگر ذکر کریں گے تو اس کا صحیح محمل نکالیں گے کہ اُن کی تنقیص شان نہ ہو اور اگر محمل صحیح ذہن میں آتا ہو تو ذکر ہی نہ کریں۔ (فتاوی امجدیہ کتاب شتی، ٤/٤٦٢، ٤٦٤)

اور اُن کے مابین واقع ہونے والے اختلافات خلافت کے لئے نہ تھے بلکہ اجتہادی خطا کی وجہ سے تھے چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانی لکھتے ہیں جو جھگڑے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین وقوع پذیر ہوئے وہ خلافت کے بارے میں جھگڑے نہیں تھے بلکہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے۔ (شرح العقائد النسفية، بحث الخلافة ثلاثون سنة الخ، ص ١٥٢)

۵۱۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲٦٦، ص ۱۳۰، ۱۳۱

۵۲۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ہفتم، دفتر دوم، مکتوب نمبر ٦٧، ص ٤٧، ٤٨

۵۳۔ سورۃ القلم ٤/٦٨

اور نیز فرماتا ہے:

﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ O عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (٥٤)

ترجمہ: بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔ (کنزالایمان)

اور نیز فرماتا ہے:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ (٥٥)

ترجمہ: بے شک یہ ہے میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور راہیں نہ چلو۔ (کنزالایمان)(٥٦)

۱۴۔ انبیاء علیہم السّلام زندہ ہیں

"اَلْاَنْبِیَاءُ [اَحْیَاءٌ] یُصَلُّوْنَ فِی الْقُبُوْرِ" (٥٧)

٥٤۔ سورۃ یٰسٓ:٣٦/٣،٢

٥٥۔ سورۃ الأنعام:٦/١٥٣

٥٦۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ٤١، ص

٥٧۔ مسند أبی یعلی، برقم:٣٤٢٥، ص٦٥٨ و إسناده صحیح کما قال الهیثمی فی "مجمع الزّوائد" (برقم:١٣٨١٢، ٨/٢٧٦) و الضیاء فی "حکم القلوب" (ص١٨٠، ١٨٣) و "مدارج النّبوّة" (٢/٤٤٧) و السمهودی فی "وفاء الوفاء" (٤/٢، ١٨١) و غیرهم من المحدّثین۔
أیضاً حیاة الأنبیاء صلوات الله علیهم بعد وفاتهم للبیهقی، برقم [illegible] إسناده صحیح کما قال العسقلانی فی "الفتح" و السّخاوی فی "القول البدیع" (ص١٧٠، ١٧٢) و غیرهما۔
أیضاً فردوس الأخبار، برقم:٤٠٢، ١/٧٤۔
أیضاً تاریخ أصبهان، ترجمة (١٠٢٦) عبدالله بن إبراهیم بن الصبّاح المقرئ، ٢/٤٤۔
أیضاً کشف الأستار، کتاب علامات النّبوّة، برقم:٢٤٣٩، ٣/١٠٠۔
أیضاً الکامل لابن عدی، ترجمة (برقم:٩١/٤٦٠) حسن بن قتیبة المدائنی، ٣/١٧٣
أیضاً تاریخ مدینة دمشق، ذکر من اسمه الحسن، ترجمة (برقم:١٤٠٤) الحسن بن علی بن الوتاق، ١٣/٣٢٦
أیضاً میزان الاعتدال للذّهبی، حرف الحاء من اسمه الحسن، ترجمة (برقم:٢١٧١) الحسن بن قتیبة الخزاعی المدائنی، ١/٥١١، ٥١٢

انبیاء کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام (زندہ ہیں) قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔(٥٨)

٥٨۔ جن علما عاعلام نے حدیث "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ" الحدیث (نبی زندہ ہیں) کو صحیح قرار دیتے ہوئے اسے نقل کیا اور اس سے استدلال کیا اُن کی فہرست طویل ہے اُن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔
امام فخر الدین رازی شافعی متوفی ٦٠٦ھ "التّفسیر الکبیر" (سورۃ الأسراء الآیة:٨٥، ٧/٢١/٣٩٥، وفی أخری القدیمة ٢١/٤١) میں۔امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی ٦٧١ھ "التذکرۃ" (باب قول الله تعالیٰ: ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ الآیة﴾، ص١٧٦، ١٧٧) میں۔علامہ ابن القیم متوفی ٧٥١ھ اپنی کتاب "الرُّوح" (المسئلة الرابعة: هل تموت الرّوح؟ ص٤٩، دار الفکر، وفی ص١٢٠، دار ابن کثیر) میں۔امام تقی الدین سبکی شافعی متوفی ٧٥٦ھ "شفاء السّقام" (ص١٨٧) میں۔امام شرف الدین طیبی متوفی ٧٤٣ھ "شرح الطّیبی" (کتاب الصّلاۃ، باب الجمعة، الفصل الثانی برقم:١٣٦١۔(٣)، ٣/٢١١) میں۔شارح صحیح البخاری امام شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی متوفی ٧٨٦ھ "کواکب الدّراری" (کتاب بدء الخلق، باب بعد باب قول النّبی ﷺ: "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا" الخ الآیة: ١٤/٢١٠) میں۔حافظ زین الدین عبدالرحمٰن احمد بن رجب حنبلی متوفی ٧٩٥ھ "[illegible] القبور" (الباب التّاسع: فصل مایمنع من الدّخول الخ ص١٦٤، المؤید، وفی ص١٩٦، دار الکتاب العربی) میں۔امام احمد بن ابی بکر بوصیری متوفی ٨٤٠ھ "إتحاف الخیرة المهرة" (کتاب علامات النّبوّة، باب: الأنبیاء أحیاء فی قبورهم، برقم: ٨٨٠٢، ٩/١٩٤) میں۔شارح صحیح البخاری حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ٨٥٢ھ "فتح الباری" (کتاب فضائل أصحاب النّبی ﷺ، باب قول النّبی ﷺ: "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا" قال أبوسعید، برقم ٣٦٥٦۔٣٦٧٨، تحت قوله: لَایُذِیْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَیْنِ ٧/٩٠، ٣٦) میں اور "مختصر زوائد مسند البزّار" (باب بدء الخلق وقصص الأنبیاء برقم: ١٨٥٢، ٢/٢١٧) میں اور "المطالب العالیة" (کتاب بدء الخلق، باب حیاة الأنبیاء علیهم السّلام فی قبورهم، برقم:[٢/٣٤٦٢]، ٨/٩٣) میں اور "لسان المیزان" (من اسمه الحجاج، ترجمة (٢٣٢٧) (١٧٣٠) حجّاج بن الأسود، ٢/٢١٢) میں۔شارح صحیح البخاری علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ٨٥٥ھ "عمدة القاری" (کتاب فضائل الصّحابة، باب بعد باب قول النّبی ﷺ "لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا" بعد الحدیث برقم:٣٦٧٠، تحت قوله: لَایُذِیْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَیْنِ" ١١/٤٠٢، ٤٠٣) میں۔علامہ ابن الضیاء حنفی متوفی ٨٥٨ھ اپنی "تاریخ" (الفصل التّاسع فی حکم زیارة الرّسول الله ﷺ الخ، ص٣٣٦) میں۔حافظ شمس الدین سخاوی شافعی

آپ نے سُنا ہوگا اور ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت

متوفی ۹۰۲ھ "القول البدیع" (فوائد نختم بها الباب الرابع، السادسة: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَیٌّ عَلَی الدَّوَامِ، ص ۱۷۱، ۱۷۲) میں۔امام جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ "اِنباءُ الأذکیاءِ بِحَیاةِ الأنبیاء" (برقم:۳، ص ۱۱۷، طبع جمعیۃ إشاعة أهل السُّنّة، و ۲/۱۳۹ فی ضمن "الحاوی للفتاوی") میں اور "الجامعُ الصَّغیر" (حرف الهمزة: المحلّی بآل من حرف الهمزة، برقم: ۳۰۸۹، ۲/۶۳۸) میں۔علامہ نورالدین علی بن احمد سمہودی متوفی ۹۱۱ھ "وفاءُ الوَفاء" (الباب الثامن، الفصل الثانی: فی بقیة أدلّة الزیارة، ۲/۴/۱۸۱) میں۔شارح صحیح البخاری علامہ احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ "المَواهبُ اللَّدنیة" (الفصل السادس، الفصل الثالث، ۲/۴۱۸ والمقصد العاشر، الفصل الثانی، ۳/۴۱۳) میں۔علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی متوفی ۹۴۲ھ "سُبُل الهُدیٰ والرَّشاد" (الباب الحادی عشر فی حیاتِه فی قبرہ وکذالك سائر الأنبیاء علیه وعلیهم أفضل الصّلاة والسّلام، ۱۲/۳۵۷) میں۔حافظ ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ "الجَوهرُ المُنظَّم" (الفصل الثانی، تنبیه، ص ۸۰) میں اور "الإیضاح" پر اپنے حاشیہ (الباب السادس ص ۴۸۳) میں۔مُلّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ "شرحُ الشِّفا" (القسم الثانی، الباب الثالث فی تعظیم أمره ﷺ، فصل: واعلم أن حرمة الخ ۲/۷۱، ۷۲، وفی أخریٰ ۳/۳۹۶) میں اور "مرقات المفاتیح" (کتاب الصلوٰۃ برقم:۱۳۶۱۔ (۸)، ۳/۴۱۰) میں۔حافظ زین الدین محمد عبدالرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ "فیضُ القدیر" (حرف الهمزة، فصل المحلّی بآل من هذا الحرف، برقم: ۳۰۸۹، ۲/۶۳۸، ۳/۳۹ وقال: هو حدیث صحیح) میں اور "التیسیر" (حرف الهمزة، فصل المحلّی بآل من هذا الحرف، ۱/۴۲۶، وقال: قال السّمهودی رجالهٗ ثقاته وصحّحه البیهقی) میں۔علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ "السّیرة الحلبیة" (بابُ ذِکر الأسراء والمعراج الخ ۱/۵۲۱) میں۔شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ "جذب القلوب" (ص ۱۸۰، ۱۸۲) میں اور "مدارج النُّبوّة" (کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعة الفصل الثانی، ۲/۴۴۷) میں اور "لمعاتُ التنقیح" (کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعة، الفصل الثانی برقم: ۱۳۶۱۔ (۸)، تحت قوله: انّ الله حرّم الجسد، ۴/۱۶۱ وقال: والمذهب أن الأنبیاء أحیاء حیاةً حقیقیة دنیاویة الخ۔ میں علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ "نسیمُ الرّیاض" (القسم الثانی، الباب الثالث فی تعظیم أمره ﷺ، فصل: واعلم أن حرمة الخ ۳/۴۸۶، وفی أخریٰ ۳/۳۹۸) میں۔علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ "مراقی الفلاح" (کتاب الحج، باب زیارة النبی ﷺ، ص ۴۳۱) میں۔علامہ شمس الدین محمد احمد شوبری شافعی متوفی ۱۰۶۹ھ "فتویٰ فی

موسیٰ کلیم علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر پر سے گزرے تو دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں،(۵۹)

کرامات الأولیاء" (ص ۱) میں۔علامہ علی بن احمد عزیزی متوفی ۱۰۷۰ھ "السِّراجُ المُنیر" (حرف الهمزة، ۲/۲۵۶) میں۔محشی صحاح ستہ علامہ ابوالحسن سندھی کبیر متوفی ۱۱۳۸ھ "حاشیة السّندی علی السّنن للنّسائی" (کتاب الجمعة، باب إکثار الصّلوٰة علی النّبیّ ﷺ یوم الجمعة، برقم: ۱۳۷۰، ۳/۹۰) میں۔امام محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ "شرح الزّرقانی علی المواهب" (المقصد السّادس، النّوع الثالث فی وصفه مقاله بالشهادة الخ ۸/۳۵۷، ۳۰۸، وفی ۶/۱۶۹ النّسخة الأزهریة المصریة ۱۳۲۷ھ) میں۔علامہ فقیر اللہ علوی حنفی متوفی ۱۱۹۵ھ نے "قطب الإرشاد" (الفصل الثانی فی فوائد الصّلاة المقصد السّادس فی الصّلاة علی النّبیّ ﷺ الخ ص ۳۷۶) میں۔

۵۹۔ جیسا کہ "صحیح مسلم"، (کتاب الفضائل، باب من فضائل موسیٰ علیه السّلام، برقم: ۶۲۳۳/ ۱۶۴، و ۶۲۳۴/۱۶۵۔ (۲۳۷۵)، ص ۱۱۵۵، ۱۱۵۶) میں ہے، اسی طرح اس حدیث شریف کو امام احمد نے اپنی "مسند" (۳/۱۲۰، ۱۴۸، ۲۴۸ و ۵/۵۹) میں، امام ابویعلیٰ موصلی نے اپنی "مسند" (برقم: ۳۳۲۵/۵۶۹، ص ۶۴۳ عن ثابت البنانی عن أنس و برقم: ۴۰۶۷/۱۳۱۱، ص ۷۶۲ و برقم: ۴۰۸۵/۱۳۲۹، ص ۷۶۴ عن أنس عن النبی ﷺ) میں، امام عبدالرزاق نے "المصنّف" (کتاب الجنائز، باب السّلام علی النبی ﷺ، برقم: (۱۸۳۳۔ ۶۷۵۶، ۳/۲۸۴) میں، امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" (إحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الأسراء، ذکر خبر أو هم عالماً من النّاس الخ، برقم: ۴۹، و ذکر الموضع الذی فیه رأی المصطفی ﷺ موسی الخ، برقم: ۵۸، ۱/۱۳۱) میں، امام نسائی نے "سُنن المجتبیٰ" (کتاب قیام اللیل و تطوّع النّهار، باب ذکر صلاة نبی الله موسیٰ علیه السّلام، برقم: ۱۶۲۷ تا ۱۶۳۳، ۲/۳/۲۱۲، ۲۱۳) میں اور "السُّنن الکبریٰ" (کتاب قیام اللّیل و تطوّع النّهار، (۵۷۴) ذکر صلاة نبی الله موسیٰ علیه السّلام باللّیل، برقم: ۱۳۳۰ تا ۱۳۳۳، ۲/۱۲۸، ۱۲۹) میں، امام بیہقی نے "حیاة الأنبیاء" (برقم: ۶، ۷، ۸، ص ۷۸، ۷۹، ۸۰) میں، امام عبد بن حُمید نے اپنی "مسند" (مسند أنس بن مالك، برقم: ۱۲۰۵، ص ۳۶۲) میں، امام طبرانی نے "المعجم الکبیر" (۱۱/۹۱) میں، امام سہمی نے "تاریخ جُرجان" (حرف العین، من اسمه عبد الله برقم: ۴۵۲، ص ۱۱۹) میں روایت کیا ہے۔

حضرت مجد دضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حدیث انس ذکر کی اس کے بعد اس حدیث شریف کو لائے تو آپ یہ حدیث شریف لاکر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حدیث شریف "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ" معنوی

اور جب اُسی وقت آسمان پر پہنچے تو حضرت کلیم اللہ علیہ السّلام کو وہاں پایا۔(٦٠)

لحاظ سے بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا قبر میں نماز پڑھنا واقع ہو چکا ہے اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مشاہدہ فرما کر ہمیں اس کی خبر دی، لہٰذا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبر میں نماز پڑھنا ثابت ہے جس میں کسی کو انکار کی کوئی گنجائش نہیں تو دیگر انبیاء علیہم السّلام کے اپنی قبروں میں نماز پڑھنے کو کوئی شئے مانع نہیں جب انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے تو اُن کا زندہ ہونا بطریقِ اَولیٰ ثابت ہوا۔

٦٠۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب نمبر ٤٣۔ مُحشی عفی عنہ کہتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبی ﷺ نے اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں موجود پایا پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو وہاں پایا، علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ یہ (یعنی قبر میں نماز پڑھنا) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ خاص ہے تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ہم نے حدیثِ ابی ہریرہ سے جسے امام مسلم نے مرفوعاً روایت کیا ہے اِس کے شواہد پائے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا "بے شک میں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء علیہم السّلام میں دیکھا پھر دیکھا کہ ایک پتلے دُبلے گھنگریالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلۂ شنوءہ سے ہیں اور اُن میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھا کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اُن کے ساتھ تمہارے صاحب (یعنی حضور ﷺ) بہت زیادہ مشابہ ہیں، پھر نماز کا وقت آگیا میں نے جماعتِ انبیاء کی امامت کی" بیہقی نے کہا کہ سعید بن المسیب کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے آپ اُن کو بیت المقدس میں ملے اور واقعہ معراج میں حضرت ابو ذر اور مالک بن صعصعہ سے مروی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جماعتِ انبیاء علیہم السّلام سے آسمانوں میں ملے، پھر آپ نے اُن سے گفتگو کی اور یہ تمام حدیثیں "صحیح" ہیں بعض بعض کی مخالف نہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا پھر رات ہی میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے اُن کو آسمانوں میں دیکھا جیسا کہ آپ ﷺ نے اِس کی خبر دی، کہا کہ انبیاء علیہم السّلام کا مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر تشریف لے جانا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر (یعنی نبی ﷺ کا فرمان) وارد ہے، اور ان تمام میں انبیاء علیہم السّلام کے زندہ ہونے پر دلالت ہے (القول البدیع، فوائد الباب الرابع، فائدۃ السادسۃ، رسول اللہ ﷺ حیّ علی الدوام، ص ١٧٢، ١٧٣) اور احادیثِ معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا اپنی قبر میں اور مسجد اقصیٰ میں اور آسمانوں پر موجود ہونے کا ذکر ہے حضور ﷺ نے جاتے وقت انہیں اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، مسجد اقصیٰ پہنچے پر انہیں وہاں بھی پایا تو سوال یہ ہے کہ حضور ﷺ تو مسجد اقصیٰ براق پر تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ

السّلام کس پر گئے، نماز کی حالتِ قیام میں تھے، نماز پوری کر کے گئے یا چھوڑ کر، اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام اپنی قبر میں بھی موجود تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمان میں بھی تشریف فرما ہوئے کیونکہ ان مقامات میں آپ کی موجودگی کے بارے میں احادیث وارد ہیں چنانچہ امام بیہقی نے لکھا اور اُن سے امام ابن حجر ہیتمی نے نقل کیا کہ یہ سب صحیح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھے گئے، پھر آپ اور دوسرے انبیاء کو بیت المقدس لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کو سیر کرائی گئی پھر حضرات انبیاء علیہم السّلام کو آسمانوں کی طرف لے جایا گیا جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ تشریف لے گئے، پس آپ ﷺ نے انہیں وہاں دیکھا جیسا کہ آپ نے اس کی خبر دی اور انبیاء علیہم السّلام کا مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر موجود ہونا عقلاً جائز ہے جیسا کہ اس پر سچے کی خبر وارد ہے اور اس تمام میں انبیاء علیہم السّلام کی حیات پر دلالت ہے (حیاۃ الانبیاء للبیہقی، ص ٨٥۔ أیضاً الجوھر المنظم للہیتمی، الفصل الثانی، ص ٨١ دار الحاوی) اور عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں: فوائد معراج سے یہ بھی ہے کہ ایک جسم کا ایک وقت میں دو جگہ حاضر ہونا جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنی ذاتِ مقدسہ کو نبی آدم کے نیک بخت افراد میں دیکھا جب کہ حضور ﷺ پہلے آسمان میں آدم علیہ السّلام کے ساتھ جمع ہوئے، اور اسی طرح آدم و موسیٰ اور اُن کے علاوہ انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اپنی اپنی قبروں میں بھی موجود ہیں اور اُسی وقت آسمانوں میں بھی ساکن، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا، میں نے موسیٰ کو دیکھا، میں نے ابراہیم کو دیکھا (صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم) اور روح کی قید لگا کر یہ نہیں فرمایا کہ میں نے روحِ آدم کو دیکھا اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے روحِ موسیٰ کو دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ آسمانوں میں گفتگو فرمائی، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام بعینہٖ زمین میں اپنی قبر انور کے اندر کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔

پس اے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ ایک جسم دو جگہ نہیں پایا جا سکتا اِس پر تیرا ایمان کیسے ہوگا؟ (الیواقیت و الجواھر، الجزء الثانی، المبحث الرابع و الثلاثون فی بیان صحۃ الإسراء الخ، ص ٢٧٧، و فی النسخۃ الأزھریۃ، ٢/ ٤٠۔ أیضاً مقالات کاظمی، ٢/ ٥٠)

اور ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا یہ نبی کا معجزہ اور ولی کی کرامت ہے چنانچہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت ہے کہ رمضان کے مہینے میں آپ تشریف فرما تھے ایک مرید نے آکر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی اُس سے آنے کا وعدہ فرما لیا کچھ دیر بعد دوسرا آیا اُس نے افطار کی دعوت دی آپ نے قبول فرمائی، تیسرا آیا افطار کی دعوت دی آپ نے وعدہ فرما لیا، ایک شخص آپ کی بارگاہ میں موجود تھا کراماتِ اولیاء کا قائل نہ تھا، تین اشخاص کے ساتھ آپ کے افطار

۱۵۔ فُقرا کی محبت

آپ کا شریف اور لطیف خط صادر ہوا، الحمدللہ کہ اس کے مضمون سے فُقرا کی محبت اور اُن کی طرف توجہ کا حال معلوم ہوا، جو سرمایۂ آخرت ہے کیونکہ یہی لوگ اللہ کے ہمنشین ہیں(۶۱)

کے وعدے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ افطار ایک ہی وقت ہوتا ہے ایک شخص ایک ہی جگہ افطار کرسکتا ہے اور وعدہ خلافی مؤمن کی شان کے بھی لائق نہیں یہ تو اللہ کے ولی کہلاتے ہیں، آج تو یہاں رُکنا چاہئے اور یہ تماشا دیکھنا چاہئے اُس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے شام تک ستر آدمیوں سے افطار کا وعدہ فرمالیا اور جب افطار کا وقت آیا تو کہیں بھی تشریف نہ لے گئے، وہیں روزہ افطار فرمالیا وہ شخص دل ہی دل میں خوش ہونے لگا کہ آج مجھے اِن کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کا موقع مل گیا لوگ آئے، نمازِ مغرب پڑھ کر گھروں کو چلے گئے، عشاء کے لئے آئے تراویح نماز سے فارغ ہوکر بیٹھے تو ایک مرید نے کہا آج اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حضرت ہمارے ہاں افطار پر تشریف لائے، دوسرے نے کہا نہیں نہیں حضرت تو ہمارے ہاں تھے، اس طرح ستر کے ستر کہنے لگے حضرت نے ہمارے ہاں افطار کیا ہے وہ شخص حیرت زدہ پوچھنے لگا کہ تم سچ کہتے ہو سب نے کہا ہاں ہاں ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ حضرت نے ہمارے ہاں ہمارے ساتھ افطار کیا ہے، پھر سب مل کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں گئے، معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ ایک وقت میں ستر جگہ ستر مقامات پر حاضر ہونا چاہیں تو حاضر ہوسکتے ہیں، ع

گئے اِک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوثِ اعظم کا

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس وقت اپنی قبر میں بھی تھے اور مسجد اقصیٰ اور آسمانوں میں بھی تشریف فرما ہوئے، یہ نبی کا معجزہ ہے اور ولی کی کرامت، آسمان و سطور میں ارشاد ہے کہ اس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس باب میں کلام منقول ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک وقت میں چالیس مقامات پر حاضر ہونے اور حاشیہ میں شیخ ابوالفتح جونپوری علیہ الرحمہ سے ایک ہی وقت دس جگہ تشریف لے جانے اور اپنے حجرے میں بھی موجود رہنے کی کرامت بھی نقل کی گئی ہے۔

۶۱۔ یہ جملہ حدیث شریف "وَاَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ" سے ماخوذ ہے کیونکہ فقیر کبھی غافل نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ﴾ (حاشیہ مکتوبات امام ربانی) أخرجه البخاری، تعلیقاً فی باب ﴿وَلَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾، ونقله التبریزی فی "مشکاة المصابیح"، برقم:۲۲۸۵ و نقله المتحاوی فی "المقاصد الحسنة"، برقم:۱۸۶، ص ۱۱۴

اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا، (۶۲) رسول اللہ ﷺ فقرائے مہاجرین کی طفیل اللہ تعالیٰ سے فتح طلب کرتے تھے (۶۳) اور آنحضرت ﷺ نے انہی کے حق میں فرمایا، (۶۴) "بہت سے ایسے پریشان ہیں جو دروازہ سے ہٹائے ہوئے ہیں اگر خُدا کی قسم کھائیں تو البتہ پورا کردے، اس کو اللہ تعالیٰ"۔(۶۵)

۱۶۔ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا

اگر کاملین کی ارواح کو یہ طاقت عطا کی جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے، اور دوسرے بدن کی اُن کو کیا حاجت ہے، (۶۶) اس قسم کی ہیں وہ حکایتیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام اُن سے وقوع میں آتے ہیں، یہاں بھی اُن کے لطائف مختلف جسدوں میں متجسد ہوکر اور مختلف شکلوں میں متشکل ہوجاتے ہیں، اس طرح اِس عزیز (۶۷) کا حال ہے، جو ہندوستان میں رہتا ہے اور کبھی [illegible] باہر نہیں نکلا، بعض حضرات مکہ معظمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اِس [illegible] دیکھا ہے اور ہمارے اور اِس عزیز کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں

۶۲۔ لفظ البخاری "هُمُ الْجُلَسَاءُ"، و لفظ مسلم "هُمُ الْقَوْمُ"

۶۳۔ "مشکاۃ المصابیح" میں حدیث شریف کے ابتدائی کلمات ہیں: کان رسول اللہ ﷺ یستفتح جیسا کہ صحیح مسلم (کتاب البرّ و الصّلة و الآداب، باب فضل الضّعفاء و الخاملین، برقم:۲۶۲۲، ص ۱۲۶۱)۔ اور "مشکاۃ المصابیح"، (کتاب الرّقاق، باب فضل الفقراء و ما کان من عیش النّبیّ ﷺ، الفصل الأول، برقم:۵۳۳۱، ۳۔۲۵۳/۴ میں ہے۔

۶۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۷۴، ص ۶۰، ۶۱

۶۶۔ حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: جب جنوں کو قدرتِ الٰہی سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں متشکل ہوکر عجیب و غریب کام سرانجام دیتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو یہ طاقت عنایت فرمادے تو کونسی تعجب کی بات ہے اور ان کو دوسرے مثالی بدنوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ وہ آنِ واحد میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں اور اُن سے مختلف قسم کے کام وقوع پذیر ہوتے ہیں۔(مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۱۸)

۶۷۔ اس سے حضرت مُجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہ نے اپنا حال بیان فرمایا ہے اور عزیز سے خود کو مراد لیا ہے۔

ہیں، بعض نقل کرتے ہے کہ ہم نے اِس کو رُوم میں دیکھا ہے اور بعض بغداد میں دیکھ کر آتے ہیں، سب اِس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔(۶۸)

۱۷۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے

میرے حضرت قبلہ گاہی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محی الدین جیلانی (غوث الاعظم) قدس سرّہ نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضائے مُبرم میں کسی تبدیلی کی مجال نہیں مگر مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرُّف کروں۔

اس بات سے بہت تعجب کیا کرتے ہیں اور بعید از فہم فرماتے ہیں، یہ نقل مدّت تک اِس فقیر کے ذہن میں رہی، یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اِس دولت سے مشرف فرمایا، ایک دن ایک بلیّہ کے دفع کرنے کے دَرپئے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی، اُس وقت بڑی اِلتجا اور عاجزی اور نیاز سے عرض کی اور معلوم ہوا

۶۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۸، ص ۲۴۰

۲۵۔ میر عبدالواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ الباری لکھتے ہیں:

مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری قدس سرہ کے پاس ماہ ربیع الاوّل میں بتقریب میلاد پاک رسول اللہ ﷺ دس جگہ سے استدعا آئی کہ بعد نماز ظہر تشریف لائیں، آپ نے [illegible] قبول کرلیا، حاضرین نے عرض کیا کہ اے مخدوم آپ نے دسوں جگہ کا بلاوا قبول کرلیا اور دسوں جگہ [illegible] بعد چلنا ہے کیسے ہو گا؟ فرمایا کہ کرشن چندر (ہندوؤں کا آوارہ پیشوا) تو کا فرتھا بیک دم (بطور استدراج) سینکڑوں جگہ پہنچا، اگر ابوالفتح دس جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے، چنانچہ نماز ظہر [illegible] سے ڈولی پہنچی، مخدوم حجرہ سے باہر تشریف لائے پالکی پر سوار ہو گئے اور تشریف لے گئے، اسی طرح دوسری جگہ کی سواری آئی، الغرض دسوں جگہ کی سواری آئی، مخدوم ہر مرتبہ حجرہ سے باہر تشریف لاتے پالکی پر سوار ہوتے اور تشریف لے جاتے اور (لطف یہ کہ) حجرہ میں بھی تشریف فرما رہتے۔

اس واقعہ کے بعد ولی کامل عارف باللہ سیدی عبدالواحد بلگرامی فرماتے ہیں، اے عقل مند! تو اسے تمثیل مت سمجھ لینا یعنی یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وجود اتنے مقامات پر تشریف لے گیا، نہیں خُدا کی قسم خود شیخ کی ذات ہر جگہ تشریف لے گئی بلکہ یہ تو صرف ایک شہر اور ایک مقام کا واقعہ ہے جب کہ بحرِ توحید میں مستغرق رہنے والے تو تمام عالم میں خواہ علویات ہوں یا سفلیات موجود رہتے ہیں۔(سبع سنابل مترجم، ترجمہ: مفتی خلیل خان برکاتی، چھٹا سنبلہ، حقائق وحدت اور آثار محبت و معرفت کے ظہور میں، ص ۳۴۴، ۳۴۵، حامد اینڈ کمپنی، لاہور، الطبع الثانی ۱۹۹۹م)

کہ حق تعالیٰ نے اُس بلیّہ کو دفع فرما دیا۔(۶۹)

میری تقدیر بُری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑورا تیرا

(حدائقِ بخشش)

۱۸۔ کراماتِ اولیاء حق ہے

اولیاء اللہ کی کرامتیں حق ہیں اور اُن سے بکثرت خرقِ عادات کے واقع ہونے کے باعث اُن کی یہ بات عادتِ مُستمرہ ہو گئی ہے اور کرامت کا مُنکر علم عادی اور ضروری کا مُنکر ہے، نبی کا مُعجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور کرامت اِس بات سے خالی ہے بلکہ اُس نبی کی متابعت کے اقرار کرنے کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔(۷۰)

۱۹۔ تصوّرِ شیخ

[illegible] محبت کے نشان والے طالب اِس دولت کی تمنا کرتے ہیں اور ہزاروں میں سے [illegible] والا شخص کامل مناسبت کی استعداد رکھتا ہے، اور شیخ مقتداء کی تھوڑی محبت سے اُس کے تمام کمالات کو جذب کر لیتا ہے، رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہو، رابطہ مسجود الیہ ہے نہ مسجود، تو محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے، اِس قسم کی دولت سعادت مندوں کو میسر آتی ہے تاکہ تمام احوال میں صاحبِ رابطہ کو اپنا وسیلہ جانیں اور تمام اوقات اُسی کی طرف متوجہ رہیں، نہ اُن بد بخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں، اور توجہ کے قبلہ کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں اور اپنے معاملہ کو درہم برہم کر لیتے ہیں۔(۷۱)

۲۰۔ شیخ کا استعمال شُدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے

ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا تبرک کے طور پر تجھے ہاتھ لگے اور اعتقاد و اخلاص کے

۶۹۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۲۱۷، ص ۱۲۴

۷۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۲۹

۷۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۱، ص ۶۸

ساتھ تو اُسے پہن کر زندگی بسر کرنا چاہے تو اِس صورت میں بے شمار فائدوں اور ثمروں کے حاصل ہونے کا قوی احتمال ہے۔(۷۲)

۲۱۔عُرس کی حاضری

حضرت خواجہ قدس سرّہٗ کے عُرس شریف کے دنوں میں دہلی حاضر ہو کر ارادہ تھا کہ آپ کی خدمت عالی میں بھی پہنچے۔ (۷۳)

۲۲۔ایصالِ ثواب

نیز آپ نے پوچھا تھا کہ کلام اللہ ختم کرنا اور نمازِ نفل کا پڑھنا اور تسبیح و تہلیل کرنا اور اُس کا ثواب ماں، باپ یا استاد یا بھائیوں کو بخشنا بہتر ہے یا کسی کو نہ بخشنا بہتر ہے، واضح ہو کہ بخشنا بہتر ہے کیونکہ اِس میں اپنا بھی نفع ہے اور غیر کا بھی اور عجب نہیں کہ اُس عمل کو دوسروں کے طفیل قبول کر لیں اور نہ بخشنے میں صرف اپنا ہی نفع ہے۔(۷۴)

آپ نے پے در پے مصائب کی ماتم پُرسی(۷۵) کی بابت لکھا تھا "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" (۷۶) یاروں اور دوستوں کو فرمائیں کہ ستر ستر ہزار بار کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھ کر خواجہ محمد صادق مرحوم اور اُن کی ہمشیرہ اُمِّ کلثوم مرحومہ کی روح کو بخشیں، یعنی ستر ہزار بار پڑھ کر ایک کی روح کو بخشیں اور ستر ہزار بار دوسرے کی روح کو اور دوستوں سے دعا بھی التجا مسئول و مطلوب ہے۔(۷۷)

۷۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب ۲۶۳، ص ۲۷۷

۷۳۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب ۲۳۳، ص ۲۳

۷۴۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب ۷۷، ص ۷۸

۷۵۔ مکتوب شریف کی عبارت یہ ہے "تعزائے مصائب" اور "غیاث اللغات" میں ہے کہ "تعزا" زبر کے ساتھ ہے جس کے معنی مصیبت پر صبر کرنا، اور صبر کرنا اور اس میں استقامت، اور عُرف میں بمعنی ماتم پُرسی کے ہے۔

۷۶۔ اور یا اللہ عزوجل کے حکم ﴿اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ:۲/۱۵۶) کی بجا آوری ہے۔

۷۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم مکتوب ۶۴، ص ۳۹

۲۳۔اعمالِ مقربہ

اعمالِ مقربہ (یعنی وہ عمل جن سے درگاہِ الٰہی میں قُرب حاصل ہوتا ہے) فرض ہیں یا نفل، فرضوں کے مقابلے میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں، فرضوں میں ایک فرض کا ادا کرنا، ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں، اور خواہ وہ نفل از قسم نماز، روزہ، ذکر و فکر وغیرہ وغیرہ ہوں بلکہ کہتے ہیں کہ فرائض کے ادا کرنے کے وقت سنتوں میں سے کسی سنت اور مستحبات میں سے کسی مستحب کی رعایت کرنا یہی حکم رکھتا ہے۔(۷۸)

۲۴۔بدعتی(۷۹) کی صُحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ ہے (۸۰)

یقینی طور تصوّر فرمائیں کہ بدعتی (یعنی بدعقیدہ) کی صحبت کا فساد

۷۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، مکتوب نمبر ۲۹، ص ۷۵

۷۹۔ بدعتی بدعقیدہ

۸۰۔ [illegible] کافر سے بدتر ہے اس لئے اس کی صحبت کافر کی صحبت سے زیادہ نقصان دہ بھی ہے، آج کا [illegible] مسلمان کہلانے والوں کی بہت بڑی تعداد کی مذہب سمجھتا ہے، یا اخلاق گردانتا ہے وہ بدعقیدہ لوگوں سے نفرت اور اُن کی مخالفت [illegible] سے بُری ہوئی حرکت قرار دیتا ہے حالانکہ کفار کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے جب اُن کی مخالفت خُلقِ عظیم میں داخل ہے تو بدعقیدہ لوگوں کی مخالفت اور مرتدین سے نفرت و بیزاری اور اُن سے عداوت بطریقِ اولیٰ خُلقِ عظیم میں داخل ہوگی، حضرت مُجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو جو خُلقِ عظیم سے متصف ہیں، کفار سے جہاد کرنے اور اُن پر سختی فرمانے کا حکم دیا، اس سے معلوم ہوا کہ کفار پر سختی کرنا خُلقِ عظیم میں داخل ہے۔ پس اسلام کی عزت کرنے سے اُن کی خواہ تعظیم کرنا انہیں اونچی جگہ بٹھانا مراد نہیں بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا اُن کے ساتھ بیٹھنا اُٹھنا اور اُن سے گفتگو کرنا بھی اعزاز میں شامل ہے انہیں کُتوں کی طرح دُور رکھنا چاہئے، اگر کوئی دنیاوی غرض یا کام اِن کے سوا حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بقدر رجانتے ہوئے بقدرِ ضرورت اُن سے معاملہ کرنا چاہئے بلکہ اسلامی کمال تو یہ ہے کہ دنیاوی اغراض کے لئے بھی اُن سے رابطہ قائم نہ کیا جائے، اور کسی طرح اُن سے میل جول نہ رکھا جائے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اپنا اور اپنے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کا دشمن قرار دیا ہے۔ پس اللہ و رسول کے دشمنوں سے میل جول اور محبت و الفت رکھنا بہت بڑی خطاؤں میں شامل ہے، دشمنانِ حق سے اُنس و محبت رکھنے کا کم از کم ضرر یہ ہے کہ احکام شرعیہ جاری کرنے اور نشاناتِ کفر مٹانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے۔ علاقہ و دوستی ایسا کرنے سے مانع ہوتا ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے، خُدا کے دشمنوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے

.....(۸۱) کافر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے، (۸۲) اور تمام بدعتی (بدمذہب و بدعقیدہ) فرقوں میں بدتر اُس گروہ کے لوگ ہیں جو پیغمبرِ خُدا ﷺ کے اصحاب کے ساتھ بُغض رکھتے ہیں (۸۳)

دشمنی رکھنے کی جانب کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے دشمنی رکھنے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان کو یہی گمان رہتا ہے کہ وہ زُمرۂ اہلِ اسلام سے ہے، اللہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اُس کے اِس کرتوت کی چنگاریوں نے اُس کے خرمنِ دین و ایمان کو خاکستر کر دیا۔ (مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۶۳، ص ۴۳، ۴۴)

حضرت مجدد کے اس مکتوب کی روشنی میں حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے وابستگی رکھنے والے وہ لوگ جو بدمذاہب کے ساتھ محبت و دوستی رکھتے ہیں اُن کے ساتھ کھاتے، پیتے، بیٹھتے اُٹھتے ہیں، قادیانی جن کے مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں اُن سے بھی میل جول رکھتے ہیں تو اسے اخلاق حسنہ قرار دیتے ہیں، ایسے لوگ اپنا انجام جان لیں کہ اُن کا دین و ایمان خاکستر ہو چکا ہے اور وہ نام نہاد پیر جو جھوٹی عزت اور دنیاوی جاہ اور رفاقی دولت کے حصول کی خاطر بدمذہب، بدعقیدہ لوگوں کو توبہ کروائے بغیر اپنے حلقہ میں داخل کرتے ہیں اس طرح وہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بدمذاہب کے میل جول کا اہتمام کر کے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمانوں کو خراب کرنے کی [illegible] سعی کرتے ہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شکاریوں کے دام سے اپنے آپ کو بچائیں [illegible] مجدد کے سلسلہ سے وابستہ ہو کر اُن کا فیض چاہتے ہو تو حضرت مجدد کے [illegible] کے حامل اُن کی تعلیمات کے حامل کسی شیخ کی تلاش کریں۔

۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فساد کی تشریح یوں فرمائی کہ [illegible] بدمذہبوں کی ہم نشینی دلوں کو بیمار کر دیتی ہے" (کتاب القدر، باب ماروی فی الأهواء [illegible] القدر، برقم: ۴۱۳، ص ۱۵۱)

۸۲۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان مسلمانوں کے لئے عموماً اور مشائخ نقشبندیہ کے لئے خصوصاً اور پھر اُن کے واسطے سے نقشبندیت سے وابستگان کے لئے اُس ہے کہ وہی شخص آپ کا مرید اور آپ کے سلسلے سے وابستہ ہے جو بدمذہبوں سے اجتناب کرتا ہوگا اور جو بدمذہب لوگوں سے دوستی و موالات رکھتا ہو پھر چاہے اپنے نام کے ساتھ سلسلہائے طریقت میں سے جتنے سلاسل کی نسبت چسپاں کر لے اس کا تعلق کسی سلسلہ کے ساتھ بھی نہیں ہے سلسلہ سے وابستگی تو دُور کی بات ہے اس کا تو ایمان ہی خطرے میں ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

۸۳۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا یہ فرمان اُس وقت کا ہے جب بدمذہبوں میں سے رافضی فتنہ سرزمین ہند میں زوروں پر تھا تو آپ نے اُن کی مذمت فرمائی، رد و ابطال فرمایا، وہابیت کی پیدائش اور اس کی ہند میں

(یعنی رافضی)۔ (۸۴)

۲۵۔ سودی قرض میں سب کا سب روپیہ حرام ہے

آپ اس دن فرماتے تھے کہ ربا قرض سودی میں صرف زیادتی ہی حرام ہے، اور بارہ تنکہ کے عوض دس تنکہ قرض لینے میں صرف یہی دو تنکہ زیادتی حرام ہے، لیکن جب فقہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہو گیا کہ شریعت میں جس عقد میں زیادتی ہے اس میں ربا (سود) بھی ہے، پس ناچار یہ عقد حرام ہوگا اور جو کچھ حرام کے سبب سے حاصل کریں، وہ بھی حرام ہو گا، پس وہ تنکہ بھی ربا (سود) ہوگا اور حرام۔ (۸۵)

۲۶۔ نفسِ اَمّارہ کی مُذمّت اور اس ذاتی مرض کا علاج

[illegible] مخدوم و مکرم! نفسِ اَمّارہ انسانی حُبِ جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے اور اِس کا [illegible] دوسروں پر بلندی کا حاصل کرنا ہے، اور وہ بالذّات اِس بات کا خواہاں ہے کہ [illegible] اُس کا محتاج اور اُس کے اَمر و نہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کسی کا محتاج اور محکوم [illegible] یہ کوئی خدائے بے مثل کے ساتھ اُلوہیت اور شرکت کا ہے بلکہ وہ بے سعادت [illegible] پر کبھی راضی نہیں ہے، چاہتا ہے کہ حاکم صرف آپ ہی ہو اور سب اُس کے محکوم۔

حدیث قدسی میں آیا ہے: "اپنے نفس کو دشمن رکھ کیونکہ وہ میری دشمنی میں

آمد بہت بعد کی ہے اگر وہابیت اس وقت ہوتی تو اس کی بھی پُرزور مذمت فرماتے اس کے باوجود آپ کے معتقدات و اعمال سے وہابیت کا رد ہو جاتا ہے جس پر آپ کے مکتوبات اور دیگر تصانیف شاہد ہیں اسی لئے جب امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی کا زمانہ آیا تو رافضیت کے بعد وہابیت سرزمین ہند پر اپنے پنجے گاڑ رہی تھی، اور اس کے بارے میں عوام تو عوام بہت سے علماء بھی ابھی تردد کا شکار تھے تو آپ نے اسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے اس ضروری اور اہم کام کی جانب توجہ فرمائی اور سب سے زیادہ رد فتنہ وہابیت کا فرمایا اگرچہ آپ نے رافضیت اور قادیانیت وغیرہما کا بھی رد فرمایا ہے۔

۸۴۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۴، ص ۲۷

۸۵۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۰۲، ص ۱۰۳

کھڑا ہے''۔(۸۶)

دیگر حدیثِ قُدسی میں ہے: ''تکبر میری چادر ہے، اور عظمت میرا کپڑا، پس جس نے اِن دونوں میں سے کسی میں میرے ساتھ جھگڑا کیا میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں''۔ (۸۷)

دنیا کمینی جو خُدا تعالیٰ کی ملعونہ اور مبغوضہ ہے اِس باعث سے ہے کہ دنیا کا حاصل ہونا نفس کی کی مراد کے حاصل ہونے میں مدد دیتا ہے پس جو کوئی دشمن کی مدد کرے، وہ لعنت ہی کے لائق ہے، اور فقر فخرِ محمدی ﷺ ہے(۸۸) کیونکہ فقر میں نفس کی نامرادی اور عاجزی ہے،

۸۶۔ "تعاهد نفسك فإنها انتصبت بمعاقدتي" بعض فرماتے ہیں کہ یہ قدسیاتِ داؤد علیہ السلام سے ہے "معرب" (حاشیہ مکتوبات امام ربانی)

۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب تحریم الکبر، برقم: ۶۷۷۳/۱۳۶۔ (۲۶۲۰) ص ۱۲۶۱
أیضاً سُنَن أبي داؤد، کتاب اللباس، باب ما جاء في الکبر، برقم: ۴۰۹۰، ۴/۲۲۶، ۲۲۷
أیضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب الزُّهد، باب البراة من الکبر الخ، برقم: ۴۱۷۴، ۴/۹۹
أیضاً الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البرّ و الإحسان، باب ما جاء في الطاعات الخ، برقم: ۳۲۸، ۱/۲۷۲
أیضاً مسند إسحاق بن راهویه من رجال الکوفیین، برقم: ۳۹۵، ۴/۴۰۔
أیضاً المسند للإمام أحمد: ۲/۲۴۸، ۲/۳۷۵، ۲/۴۱۴۔
أیضاً نقله البرکلي في "الطریقة المحمدیة"، برقم: ۱۲۶، ص ۳۵
أیضاً السخاوي في "المقاصد الحسنة" برقم: ۷۹۴، ص ۳۱۹

۸۸۔ یہ نبی ﷺ کے فرمان "اَلْفَقْرُ فَخْرِی" کی طرف اشارہ ہے جو لوگوں میں معروف ہے علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے لکھا کہ اِس کی کوئی اصل نہیں ہے اور قاضی عیاض نے "شفاء شریف" میں اِسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کیا بعض نسخوں میں مذکور بالا الفاظ کے ساتھ اور بعض نسخوں میں "اَلْعَجْزُ فَخْرِی" کے الفاظ سے ہے، ملا علی قاری نے "شرح شفا" میں فرمایا کہ اس کے موضوع اور باطل ہونے کا حکم اس کے سنت اور حدیث ہونے کے اعتبار سے ہے نہ کہ اس کے معنی کے اعتبار سے، معنی تو کتابُ اللہ کے موافق ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ﴾ کے موافق ہیں (حاشیہ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ دوم، ص ۲۵) امام دیلمی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا الْفَقْرُ، یعنی، مومن کا تحفہ دنیا میں فقر ہے۔ دیلمی کی اس روایت کے بارے میں امام سخاوی لکھتے ہیں: سنده لا

انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے مقصود اور شرعی تکلیفوں میں حکمت یہی ہے کہ نفسِ امّارہ عاجز اور خراب ہو جائے، شرعی احکام نفسانی خواہشوں کے دفع کرنے کے لئے وارد ہوئے ہیں، جس قدر شریعت کے موافق عمل کیا جائے اُس قدر نفسانی خواہشیں کم ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ احکام شرعی میں ایک حکم کا بجالانا نفسانی خواہشوں کے دُور کرنے میں اُن ہزار سالہ ریاضتوں اور مجاہدوں سے جو اپنے پاس سے کئے جائیں، کئی درجہ بہتر ہے بلکہ ایسی ریاضتیں اور مجاہدے جو شریعتِ غرا کے موافق نہ کئے جائیں، نفسانی خواہشوں کو مدد اور قوت دینے والے ہیں۔(۸۹)

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا

۱۷۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں

میرے سعادت مند بھائی! آدمی کو جس طرح حق تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے [illegible] ویسے ہی خَلق کے حقوق کو ادا کرنے اور اُن کے ساتھ غم خواری کرنے سے [illegible]

التَّعْظِيمَ لِأَمْرِ اللّٰهِ وَ الشَّفَقَةَ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ (۹۰)

''اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا'' میں انہی دو حقوق کے ادا کرنے کا بیان فرمایا ہے، اور دونوں طرف کو مدِّ نظر رکھنے کی ہدایت کرتا ہے، پس اِن دونوں میں سے صرف ایک ہی طرف پر اقتصار کرنا سراسر قصور ہے اور کُل کو چھوڑ کر جُزو پر کفایت کرنا کمالیت سے دُور ہے، پس خَلق کے حقوق کو ادا کرنا اور اُن کی ایذاء کو برداشت کرنا ضروری

بأس به اور یہ حدیث عند الدیلمی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے بہت ضعیف سند کے ساتھ بھی مروی ہے (المقاصد الحسنة، حرف الفاء، برقم: ۷۴۵، ص ۳۰۷)

۸۹۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۲، ص ۲۴، ۲۵

۹۰۔ ملا علی قاری نے ''مرقاۃ'' میں فرمایا کہ ''عُبُودیت اللہ تعالیٰ کے اَمر کی تعظیم اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت کرنا ہے'' (حاشیہ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، ص ۵۵)

ہے اور اُن کے ساتھ حُسنِ معاشرت یعنی اچھی طرح رہنا سہنا واجب ہے، بد دماغی اور لاپرواہی اچھی نہیں۔

گرچہ عاشق حُسن میں ہو خود جہان کا نازنین
نازِ محبوبی کے آگے نازگی اچھی نہیں

عاشقوں کا نازنین ہونا سراسر غلط ہے۔(۹۱)

۲۸۔ چند نصیحتیں جو ضروری ہیں

۱۔ اپنے عقائد کو فرقۂ ناجیہ یعنی علماءِ اہلِ سنّت و جماعت جو کہ فرقہ ناجیہ ہیں کے عقائد کے موافق دُرست کریں۔(۹۲)

۹۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۰، ص ۵۴

۹۲۔ اے میرے نقشبندی بھائیو! غور کرو، ہمارے سلسلہ کے رہبر، دوسرے ہزار کے مُجدد ہمیں پہلی نصیحت کیا فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنت و جماعت فرقہ ناجیہ ہیں اور اُن کے مطابق عقائد دُرست کرو"، تو ہمیں چاہئے کہ ہم علماءِ اہلسنت و جماعت کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے عقائد دُرست رکھیں، قادیانیت، رافضیت، خارجیت، وہابیت وغیرہا کے عقائد و نظریات کو اپنے دل میں ہرگز جگہ نہ دیں جگہ دینا تو دُور کی بات ہے اُن کے عقائد و نظریات کو [illegible] زمانہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں [illegible] بدمذاہب کے ہیں ایسے لوگوں کا نقشبندیت سے دُور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، ایسے پیر بھی ملیں گے جو نقشبندی کہلاتے ہوں گے اور عقائد و نظریات کے اعتبار سے وہابی ہوں گے [illegible] پسند کرتے اور اُن کی تعلیمات کو عام کرتے ہوئے نظر آئیں گے کہ جن سے بارگاہِ رسالت ﷺ میں گستاخیاں سرزد ہوئی ہیں اور وہ علماء عرب و عجم کے نزدیک کافر قرار پائے جن کے بارے میں علماء نے لکھا کہ جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو ایسے نام نہاد نقشبندیت کے دعویٰ پیروں سے دُور رہئے، اے نقشبندیو! تمہارے پیر تو وہ ہیں جو حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد و نظریات کے حامل اور اُن کی تعلیمات کے عامل ہوں اور حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کو نُور مانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۴ و ۷ میں گزرا، حضرت مُجدد تو حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر ماننے والوں کو مُنکر گردانتے ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۹ میں گزرا، حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور ﷺ کی جسمانی معراج کے قائل ہیں جیسا کہ ارشاد نمبر ۶ میں گزرا اور حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا جیسا کہ ارشاد نمبر ۵ میں ہے حضرت مُجدد تو

۲۔ عقائد کے دُرست کرنے کے بعد احکام فقہیہ کے مطابق عمل بجا لائیں، کیونکہ جس چیز کا اَمر ہو چکا ہے اُس کا بجا لانا ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اُس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

۳۔ پنج وقتہ نماز کو سُستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔(۹۳)

۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بیہودہ اُمور میں ضائع نہ کریں پھر اُمورِ منہیہ اور محظوراتِ شرعیہ کے بارے میں کیا تاکید کی جائے۔

۶۔ سُرود و نغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں، اور اُس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں، یہ ایک قسم کا زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے اور سمِ قاتل (یعنی قاتل زہر) ہے جو شکر سے

حضور ﷺ کی شفاعت کو مانتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضور ﷺ کی شفاعت [illegible] حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ "انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں" جیسا کہ ارشاد [illegible]، وہ لوگ جو حضور ﷺ کے نور کے مُنکر، حضور ﷺ کو اپنی مثل بشر مانیں، حضور ﷺ کی [illegible] سے انکاری ہوں، حیاۃ انبیاء کا انکار کریں اور جو کہیں کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں، [illegible] ایسے گمراہ ہمارے پیر کیسے بن سکتے ہیں اگر وہ خود اِن اُمور کا انکار نہیں کرتے تو انکار کرنے والوں کو [illegible] نہیں اپنا امام گردانتے ہیں تو یہ بھی اُن میں سے ہوئے اگر آپ کسی ایسے دھوکے باز کے چکر میں آ گئے ہوں تو فوراً اس سے لاتعلق ہو جایئے کہ ایسا شخص خود گمراہ ہے، آپ کو بھی گمراہ کر دے گا، اگر آپ کو معلوم نہیں ہے تو اس کی تقریروں اور تحریروں کو نوٹ کیجئے کہ وہ کہیں کسی بدمذہب کی تعریف تو نہیں کرتا، اس کے اپنے عقائد تو خراب نہیں، نہ سمجھ آئے تو اس کی تحریر و تقریر کو صحیح العقیدہ سنی علماء پر پیش کیجئے اُن کی مدد لیجئے پھر اگر ایسی بات نہ ملے تو شکر کیجئے اور اگر اُس کے عقائد میں کوئی خرابی نظر آئے تو علیحدگی اختیار کرنے میں دیر نہ کیجئے، میرا مقصد صرف آپ لوگوں کو بدمذہبوں سے بچانا اور حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقائد کے حامل آپ کی تعلیمات پر عامل سچے نقشبندی پیروں کی جستجو میں لگانا ہے کیونکہ جو لوگ خود گمراہ ہوں وہ آپ کو کیا راہ دکھائیں گے پھر بدمذہب کی تعظیم حرام اور اُس کی صحبت زہرِ قاتل ہے جیسا کہ اس پر احادیث و آثار و اقوال پہلے گزر چکے ہیں اور اس بارے میں آپ حضرت مُجدد رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد نمبر ۳۷ پر ضرور پڑھ لیجئے۔

۹۳۔ یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم فرمایا ہے۔

آلودہ ہے۔(۹۴)

۷۔ لوگوں کی غیبت اور تُرشی چینی سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت میں اِن دونوں بُری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

۸۔ جہاں تک ہو سکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں بُری عادتیں تمام مذہبوں پر حرام ہیں، اور اِن کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔

۹۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانپا اور اُن کے قصوروں سے درگزر کرنا اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلہ والے لوگوں کا کام ہے۔

۱۰۔ غلاموں اور ماتحتوں پر شفیق و مہربان رہنا چاہئے اور اُن کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے، موقع اور بے موقع اُن نامُرادوں کو مارنا، کوٹنا اور گالی دینا اور اِیذا دینا نامناسب ہے۔

۱۱۔ اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے، جو ہر ساعت حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آ رہی ہیں اور حق تعالیٰ اُن کے مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا اور روزی نہیں روکتا۔

۱۲۔ عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کے بجا لانے کے بعد اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی میں بسر کریں، اور جس طرح ذکر کا طریقہ بتایا ہے اُسی طرح عمل میں لائیں اور جو کچھ اُس کے منافی ہو اُس کو اپنا دشمن جان کر اُس سے اجتناب کریں۔

ہر چہ جز ذکرِ خدائے اَحسن ست گر شکر خوردن بود جان کندن ست

عشقِ حق کے ما سوا جو کچھ کہ ہے ہر چند اَحسن ہے
شکر کھانا بھی گر ہو گا عذاب جان کندن ہے (۹۵)

۹۴۔ حدیث شریف ہے کہ "اَلغِنَاءُ یُنَبِّتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ" (الجامع الصغیر، برقم: ۵۸۱۰، ۱۱۸۵/۳) یعنی، گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

۹۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۳۴، ص ۸۵، ۸۶

۲۹۔ اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے

یعنی اول لازم ہے کہ اپنے عقائد کو اہلِ سنّت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کے موافق دُرست کریں، (۹۶) دوسرے احکامِ شرعیہ فقہیہ کے موافق عمل کریں اور تیسرے صوفیہ کرام قدس سرّہم کے بلند طریقہ پر سلوک کریں جس کو اِن سب کی توفیق حاصل ہو گئی، وہ دونوں جہان میں بڑا کامیاب ہو گیا اور جو اِن سے محروم رہا اُس کو بڑا خسارہ حاصل ہوا۔(۹۷)

حضرت خواجہ احرار قدس سرّہٗ سے منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام احوال و مواجید کو ہمیں دے دیں، اور ہماری حقیقت کو اہلِ سنّت و جماعت کے عقائد کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سنت و جماعت کے عقائد سے نوازش فرمائیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔(۹۸)

۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل

اس کلمہ طیبہ کو رحمت کے اُن ننانوے حصوں کے خزانہ کی کنجی معلوم کرتا ہے، جو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے ہیں، اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو [illegible] کے لئے اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیع اور کوئی کلمہ نہیں، جس شخص نے اِس کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہو، اور ذرہ ایمان حاصل کر لیا ہو اور پھر کفر و شرک کی رسموں میں مبتلا

۹۶۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ "پیغمبرِ خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں اکہتر (۷۱) فرقے بن گئے تھے جن میں ایک کے سوا سب جہنمی تھے، قریب کہ میری اُمت کے تہتر (۷۳) فرقے بن جائیں، جن میں سے ایک جنتی ہو گا اور باقی سب جہنمی"۔ صحابہ نے عرض کی کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہو گا؟ "آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اُسی طریقے پر ہو گا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" اور اسی نجات پانے والے فرقہ کا نام اہلسنّت و جماعت ہے اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کو ضروری قرار دیتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی پیروی کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں اہلسنّت و جماعت کے عقیدے پر قائم رکھنا اور اسی جماعت میں رہتے ہوئے موت آئے اور ان حضرات میں ہمارا حشر و نشر ہو (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۱۵)

۹۷۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۷، ص ۶۴

۹۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۹۳، ص ۸۱

ہو(۹۹) تو اُمید ہے کہ اِس کلمہ کی شفاعت سے اُس کا عذاب دُور ہو جائے گا اور دوزخ کے دائمی عذاب سے نجات پا جائے گا۔

جس طرح کہ اس اُمت کے تمام کبیرہ گناہوں کے عذاب کو دُور کرنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نافع اور فائدہ مند ہے اور یہ جو میں نے کہا ہے کہ اس اُمت کے کبیرہ گناہ تو اس لئے کہا ہے کہ سابقہ اُمتوں میں کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بہت کم ہے، بلکہ کفر و شرک کی رسمیں بھی بہت کم پائی جاتی ہیں، شفاعت کی زیادہ محتاج یہی اُمت ہے، گزشتہ اُمتوں میں بعض لوگ کفر پر اڑے رہتے اور بعض اخلاص کے ساتھ ایمان لاتے اور اَمر بجالاتے تھے۔

اگر کلمہ طیبہ اُن کا شفیع نہ ہوتا اور حضرت خاتم الرُسل ﷺ جیسے شفیع اُن کی شفاعت نہ فرماتے تو یہ اُمت پُر گناہ ہلاک ہو جاتی:

أُمَّةٌ مَذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ

اُمت گنہگار ہے اور ربّ بخشنے والا ہے۔

حق تعالیٰ کی عفو و بخشش جس قدر اِس اُمت کے حق میں کام آئے گی، معلوم نہیں کہ گزشتہ اُمتوں کے حق میں اِس قدر کام آئے، گویا رحمت کے ننانوے حصوں کو اِس اُمت کے لئے ذخیرہ کیا ہوا ہے۔

کہ ہیں گناہ گار لائق

چونکہ حق تعالیٰ عفو و مغفرت کو دوست رکھتا ہے اور عفو و مغفرت کے [illegible] کے برابر کوئی محل نہیں، اس لئے یہ اُمت خیر الاُمم ہو گئی اور کلمہ جو ان کی شفاعت کرنے والا ہے، افضل الذِکر بن گیا اور اِن کی شفاعت فرمانے والے پیغمبر نے سیّد الانبیاء کا خطاب پایا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اور

اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ہاں ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین ایسا ہی ہونا چاہئے۔

۹۹۔ یعنی کفار و مشرکین کی ایسی رسوم میں مبتلا ہو جو اُن کے مذہبی شعار نہیں ہے کیونکہ کفار کی ایسی رسم میں مبتلا ہونا جو اُن کی مذہبی شعار ہو اسے فقہاء کرام نے کفر لکھا ہے جیسا کہ "فتاویٰ تاتارخانیہ" اور "فتاویٰ ہندیہ" وغیرہما میں ہے۔

کریموں پر نہیں ہے کام دشوار (۱۰۰)

۳۱۔ اہلُ اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں

خُدا تعالیٰ کی معرفت اُس شخص پر حرام ہے جس کے باطن میں دنیا کی محبت رائی کے دانہ جتنی بھی ہو، یا اُس کے باطن کو دنیا کے ساتھ اِس قدر تعلق ہو، یا دنیا کی اتنی مقدار اُس کے باطن میں گزرتی ہو،(۱۰۱) باقی رہا ظاہر، اُس کا ظاہر جو باطن سے کئی منزلیں دُور پڑا ہے، اور آخرت سے دنیا میں آیا ہے، اور اُس کو لوگوں کے ساتھ اختلاط پیدا کیا ہے، تا کہ وہ مناسبت حاصل کرے، جو افادہ اور استفادہ میں مشروط ہے، اگر دنیاوی کلام کرے اور دنیاوی اسباب میں مشغول رہے تو گنجائش رکھتا ہے اور کچھ مذموم نہیں بلکہ محمود ہوتا ہے تا کہ بندوں کے حقوق ضائع نہ ہوں اور استفادہ اور افادہ کا طریق بند نہ ہو جائے، ظاہر میں لوگ اُس کو اپنی طرح [illegible] نما خوفروش تصوّر کرتے ہیں اور اُس کے ظاہر کو اس کے باطن سے بہتر جانتے ہیں، [illegible] ہیں کہ بظاہر بے تعلق دکھائی دیتا ہے مگر باطن میں گرفتار ہے یا اللہ! تو ہمارے [illegible] کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر، تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔(۱۰۲)

۳۲۔ صحبتِ صالح، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے

آپ کا صحیفہ شریفہ جو کمالِ محبت و اخلاص سے صادر فرمایا تھا مع ہدیوں اور تحفوں کے پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس گروہ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے، اور قیامت کو انہی کے ساتھ

۱۰۰۔ مکتوباتِ امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۷، ص ۹۶

۱۰۱۔ حضرت مُجدّد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے ظاہر ہے کہ دنیا کے طالب پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہے پھر حضرت مُجدّد کے سلسلہ سے وابستگی کے دعویدار اس نام نہاد پیر کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے مریدین و معتقدین سے اعلانیہ کہے کہ اپنے روپے پیسے مجھے دے دو یا جس کی نظر مریدوں کے مال و دولت پر ہو، یا جو پیر مال کی ایسی ہوس رکھتا ہو کہ سود جو حرام قطعی ہے اس کے لین دین سے بھی گریز نہ کرتا ہو، کیا ایسے شخص سے بیعت اور اس سے وابستگی کسی مسلمان کو روا ہو گی، ہرگز نہیں کیونکہ پیر سے مسلمان اپنا تعلق اس لئے جوڑتا ہے کہ اُسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو تو جس پر اللہ تعالیٰ کی معرفت حرام ہو چکی ہو اس کے ذریعے کسی کو کیا معرفت حاصل ہو گی۔

۱۰۲۔ مکتوباتِ امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب ۳۸، ص ۹۸

اٹھائے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔(۱۰۳) اور ان کا انیس و حبیب محروم نہیں ہوتا۔(۱۰۴)

هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ (۱۰۵)

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم نشین کہ اُن کو دیکھنے سے خُدا یاد آجاتا ہے۔

نَظَرُهُمْ دَوَاءٌ وَ كَلَامُهُمْ شِفَاءٌ وَ صُحْبَتُهُمْ ضِيَاءٌ وَ بَهَاءٌ هُمْ مَنْ

۱۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل مجالس الذکر، برقم:۲۶۸۹، ص ۱۰۳۷ بلفظ "وَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ"

أيضاً المقاصد الحسنة، باب حرف الهاء، برقم:۱۲۸، ص ۴۵۲، و قال: متفق عليه عن أبي هريرة مرفوعاً

أيضاً سُنَن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء "إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ" برقم:۳۶۰۰، ۴/۴۱۷، بلفظ "هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ"

۱۰۴۔ وَ لَا يَحْرَمُ أَنِيسُهُمْ وَ لَا يُخَيَّبُ مَسِيسُهُمْ

۱۰۵۔ "صحیح البخاری" (کتاب الدعوات، باب فضل ذکر الله عزّ و جلّ، برقم:۶۴۰۸، ۴/۱۸۷ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ) إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهِ۔

أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الهاء، برقم:۱۲۸۰، ص ۴۵۲ و قال و في الباب عن ابن عباس في "الطبراني الصغير" و عن أنس في "البزار" بلفظ "هم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم" (یہاں تک کے کلمات کو امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" [illegible] الزهد، باب من لا يؤبه له، برقم:۴۱۱۹، ۴/۴۷۳ میں روایت کیا الفاظ یہ ہیں: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ" [illegible] نے "الأدب المفرد" کے باب (۱۵۰) النمام، برقم:۴۲۶، ص ۱۰۱ میں امام احمد نے "المسند" (۶/۴۵۹، برقم:۲۸۱۵۱، ۲۸۱۸۳) میں اور عبد بن حمید نے اپنی "مسند" (کے من (۱۴۰) حدیث أسماء (برقم:۱۵۸۰، ص ۴۵۷) میں روایت کیا ہے اور ابن المبارک اور حکیم ترمذی نے روایت کیا کہ عن سعید بن جبیر (عن ابن عباس)، قال: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ" (الزهد و الرقاق، لابن المبارك، باب تعظيم ذكر الله عزّ وجلّ، برقم:۲۰۵، ص ۱۷۱، و نوادر الأصول، الأصل الرابع و المئة برقم:۶۲۳، ۳/۱۴۹، و في نسخة أخرى (الأصل الثالث و المئة ۲/۵۶۷)) یعنی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ عزوجل یاد آجائے"۔

رَأَى ظَاهِرَهُمْ خَابَ وَ خَسِرَ وَ مَنْ رَأَى بَاطِنَهُمْ نَجَى وَ أَفْلَحَ

یہ وہ لوگ ہیں جس نے اِن کو پہچانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو پالیا(۱۰۶) اور اُن کی نظر دَوا ہے اور اُن کا کلام شفا اور اُن کی صحبت سراپا نور و ضیاء ہے یہ وہ لوگ ہیں جس نے اُن کے ظاہر کو دیکھ لیا وہ محروم و نا اُمید ہوا اور جس نے اُن کے باطن کو دیکھا بزرگ ہو گیا اور نجات و خلاصی پا گیا۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ اِلٰہی یہ کیا ہے جو تو نے اپنے دوستوں کو عطا کیا ہے، کہ جس نے اُن کو پہچانا اُس نے تجھے پالیا اور جب تک تجھے نہ پایا اُن کو نہ پہچانا یعنی اُن کا پہچاننا اور تیرا پانا ایک دوسرے سے الگ نہیں۔(۱۰۷)

۳۳۔ مومن کی بلند شان اور اُس کو ایذا دینے سے بچنا ضروری ہے

ولی اللہ تعالیٰ کا ہمسایہ ہے جس قدر ولی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب ہے اُس قدر کوئی اور شے قریب نہیں، دل خواہ مومن (نیکوکار) ہو یا گنہگار، اُس کی اِیذاء سے اپنے آپ کو بچانا [illegible] ہمسایہ خواہ عاصی اور نافرمان ہو پھر بھی اُس کی حمایت اور مدد کی جاتی ہے، پس [illegible] رہنا چاہئے کیونکہ کفر کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی ایذاء کا باعث ہے، دل کی [illegible] بڑا گناہ اور [illegible] نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والی چیزوں سے زیادہ اقرب [illegible] ہے، نیز خلق سب کی سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور کسی شخص کے غلام کو مارنا یا اُس کی اہانت کرنا اُس کے مولا و مالک کی اِیذاء کا موجب ہے، تو پھر اُس مولا کا کیا حال ہوگا جو مالک و مختار ہے، اُس کی خلق میں جتنا کہ اُس نے حکم دیا ہے اُس سے بڑھ کر تصرّف نہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ (یعنی اس قدر) اِیذا میں داخل نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے، مثلاً بکر زانی کی حد سو کوڑے ہے اگر کوئی سو کوڑے سے زیادہ مارے تو ظلم ہے اور ایذا میں داخل ہے۔(۱۰۸)

۱۰۶۔ وَ هُمْ مَنْ عَرَفَهُمْ وَجَدَ اللّٰهَ

۱۰۷۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۲، ص ۴۰۳

۱۰۸۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، مکتوب ۴۵، ص ۱۰۵، ۱۰۶

۳۴۔ حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہئے

رنج و خوشی اور عافیت و بلا میں اللہ ربّ العالمین کی حمد ہے، اُس حکیم جل شانہٗ کا کوئی کام حکمت و بہتری سے خالی نہیں ہوتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اُس میں سراسر اِصلاح و بہتری ہوتی ہے۔

﴿وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (۱۰۹)

اور قریب ہے کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (کنز الایمان)

پس آپ اُس کی بلا (آزمائش) پر صبر کریں، اُس کی قضا پر راضی رہیں، اُس کی اطاعت پر ثابت قدم رہیں، اور اُس کی نافرمانی سے بچیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ (۱۱۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (کنز الایمان)

اپنے افعال سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور اُس سے عفو و عافیت طلب کریں۔ (۱۱۱)

۳۵۔ قرآن مجید تمام احکامِ شرعیہ کا جامع ہے

قرآن مجید تمام احکام شرعیہ بلکہ تمام گزشتہ شریعتوں کا جامع ہے اس شریعت کے بعض

۱۰۹۔ سورۃ البقرۃ: ۲/۲۱۶

۱۱۰۔ سورۃ الشوریٰ: ۴۲/۳۰

۱۱۱۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر ۱۹، ص ۴۵

احکام اِس قسم کے ہیں جو نص کی عبارت اور اِشارت اور دلالت اور اقتضا سے مفہوم ہوتے ہیں، اِس قسم کے احکام کے فہم میں تمام خاص و عام اہلِ لغت برابر ہیں۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جو اجتہاد اور استنباط سے مفہوم ہوتے ہیں، یہ فہم آئمہ مجتہدین کے ساتھ مخصوص ہے، جن میں اول آنحضرت ﷺ بقول جمہور، پھر آنحضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر آنحضرت ﷺ کی اُمّت کے تمام مجتہدین ہیں

قرآن مجید کی تیسری قسم کے احکام اِس قسم کے ہیں جن کو سمجھنے سے انسان کی طاقت عاجز ہے، جب تک احکام کے نازل کرنے والے جل شانہٗ کی طرف سے اطلاع نہ ملے اُن احکام کو کچھ سمجھ نہیں سکتے، اس اعلام و اطلاع کا حاصل ہونا پیغمبرِ خُدا ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے، پیغمبر کے سوا کسی اور کو یہ اطلاع نہیں دیتے، یہ احکام اگرچہ کتاب سے ہی ماخوذ ہیں، لیکن چونکہ اِن احکام کے مظہر پیغمبر ﷺ ہیں اِس لئے یہ احکام سنّت کی طرف منسوب ہوئے ہیں، کیونکہ [illegible] سنّت ہے، جس طرح احکام اجتہادیہ کو قیاس کی طرف منسوب کرتے ہیں اسی اعتبار [illegible] ان احکام کا مظہر ہے، پس سنّت و قیاس دونوں احکام کے مظہر ہیں۔ (۱۱۲)

۳۶۔ فضائل امام اعظم رضی اللہ عنہ اور نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[illegible] ہمارے پیغمبر ﷺ کی پچھلی سنّت پہلی سنّت کی ناسخ ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اُن کے بعد اِس شریعت کی متابعت کریں گے، آنحضرت ﷺ کی سنّت کا اتباع بھی کریں گے، کیونکہ اِس شریعت کا نسخ جائز نہیں، عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات سے ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور اُن کو کتاب و سنّت کے مخالف جانیں، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مثال حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سی ہے جنہوں نے ورع و تقویٰ کی برکت اور سنّت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے، اور اُن کے مجتہدات کو دقّت معانی کے باعث کتاب و سنّت کے مخالف جانتے ہیں، اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ اُن کی حقیقت تک

۱۱۲۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۱

نہ پہنچنے اور اُن کے فہم وفراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔(۱۱۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جنہوں نے اُن کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے فرمایا ہے:

اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ (۱۱٤)

۱۱۳۔ امام ربانی مُجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ فقہ کے بانی ہیں تین چوتھائی فقہ ان کے لئے مسلّم ہے جب کہ باقی آئمہ ایک چوتھائی میں سارے شریک ہیں، فقہ میں صاحب خانہ امام ابوحنیفہ ہیں، اور باقی سب اُن کے بال بچے ہیں باوجود اس کے کہ میں مذہب حنفی کا پابند ہوں لیکن مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور انہیں بزرگ جانتا ہوں اس لئے بعض نقلی کاموں میں اُن کی تقلید کر لیتا ہوں، لیکن کیا کروں دوسرے آئمہ مجتہدین کو وافر علم اور کمال تقویٰ کے باوجود امام ابوحنیفہ کے سامنے بچوں کی طرح دیکھتا ہوں (مکتوبات امام ربانی، جلد دوئم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۵، ص ۱۵) اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزرگوں کے بزرگ ترین امام ہیں، وہ امام اجل پیشوائے اکمل ہیں، اُن کی بلندی شان کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہ امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے زیادہ عالم اور متقی ہیں، اُن کا مقام ابن تمام سے بلند تر ہے۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "تمام فقہائے اسلام امام ابوحنیفہ کے سامنے طفل مکتب ہیں" امام شافعی جب امام ابوحنیفہ کی قبر پر فاتحہ کے لئے حاضر ہوتے تو [illegible] کو چھوڑ دیتے تھے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کی بجائے امام ابوحنیفہ کو ترجیح دیتے [illegible] فرمایا کرتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس شخص کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کروں جس کی رائے [illegible] فائق اور کامل ہے، آپ کا یہ معمول تھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مزار کی زیارت کو روانہ [illegible] دوران امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیا کرتے تھے اور فجر کی نماز میں قنوت بھی ترک کر دیا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام اور شان کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی صحیح طور پر جانتے تھے۔(مبدء و معاد، حضرت امام اعظم کی عظمت، ص ۸۲)

۱۱٤۔ تهذيب التهذيب من اسمه: النعمان، برقم:۸۳۹۹ بلفظ "النَّاسُ عِيَالٌ فِي الْفِقْهِ عَلَى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"
أيضاً عقود الجمان، ص ۱۸۷ بلفظ "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَبَحَّرَ فِي الْفِقْهِ فَهُوَ عِيَالٌ عَلَى أَبِيْ حَنِيْفَةَ"۔
أيضاً الانتقاء الجزء الثالث ذكر أبي حنيفة، برقم:۲۲، قول الشافعي فيه ص ۲۱۰۔
أيضاً تاريخ بغداد، باب النون، ذكر من اسمه النعمان، ۱۱/۲٤٦۔
أيضاً الانتصار و الترجيح للمذهب الصحيح، الباب الأول، ص ٤٥٦۔
أيضاً تبييض الصحيفة، ص ۱۰٤ بلفظ "النَّاسُ عِيَالٌ عَلَى أَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ"

یعنی، فقہاء سب امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔(۱۱۵)

اِن کم ہمتوں کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنا قصور دوسروں کے ذمے لگاتے ہیں:

قاصرے گر کند این قافلہ را طعن قصور — حاش لِلّٰہ کہ برارم بزبان ایں گلہ را
ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند — رُو بہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اگر کوئی قاصر لگائے طعن اُن کے حال پر — توبہ توبہ گر زبان پر لاؤں میں اِس کا گلہ
شیر ہیں باندھے ہوئے اِس سلسلہ میں سب کے سب — لومڑی حیلہ سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نے "فصول ستہ" میں لکھا ہے کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے" ممکن ہے کہ اِسی مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے لکھا ہے یعنی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] ہوگا، نہ یہ کہ اُن کے مذہب کی تقلید کریں گے، کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ السلام کی شان اِس سے برتر ہے کہ علمائے اُمت کی تقلید کریں، بلا تکلف و تعصب کہا [illegible] مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور دوسرے تمام مذاہب چشموں اور نہروں کی طرح نظر آتے ہیں۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنّت کی پیروی میں سب سے آگے ہیں تبھی کہ احادیث مُرسَل کو احادیث مُسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے اور اپنی رائے پر مقدم سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر ﷺ کی شرف صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم جانتے ہیں، دوسروں کا ایسا حال نہیں، پھر بھی مخالف اُن کو

۱۱۵۔ احمد بن سرج بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سُنا آپ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک بن انس سے پوچھا کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے اور اُن سے مناظرہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسے شخص کو دیکھا وہ اگر اس پتھر کے ستون کو دیکھے اور کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو دلائل سے ثابت کر دے (الانتصار و الترجیح للمذهب الصحیح، الباب الأول، ص ٤٥٦) اسے نقل کرنے کے بعد سبط ابن الجوزی متوفی ۶۵۴ھ نے لکھا کہ اسے شیخ ابو اسحاق شیرازی نے "طبقات الفقهاء" میں حکایت کیا ہے۔

صاحب رائے کہتے ہیں اور بہت بے ادبی کے لفظ اُن کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ سب لوگ اُن کے کمالِ علم و ورع و تقویٰ کا اقرار کرتے ہیں۔(۱۱۶)

۳۷۔ اپنے پیر کے زندہ اور موجود ہونے کے باوجود دوسرے شخص کے پاس جا کر راہِ حق کی طلب کرے یہ جائز ہے

جاننا چاہئے کہ مقصود حق تعالیٰ ہے اور پیر حق تعالیٰ کی جناب تک پہنچانے کا وسیلہ ہے، اگر طالب رشید اپنے آپ کو کسی اور شیخ کے پاس لے جائے تو اُس کی صُحبت میں اپنے دل کو جمع پائے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں پیر کے اِذن کے بغیر طالب اُس شیخ کے پاس جائے، اور اُس سے رُشد و ہدایت طلب کرے، لیکن چاہئے کہ پیر اول کا انکار نہ کرے، اور نیکی کے ساتھ اُس کو یاد رکھے،(۱۱۷) خاص کر پیری مریدی اِس وقت رسم اور عادت رہ گئی ہے(۱۱۸) اکثر اِس وقت کے پیروں کو اپنی خبر نہیں، اور کفر و ایمان کا پتہ نہیں، تو پھر خُدا تعالیٰ کی کیا خبر بتلائیں گے، اور مریدوں کو کونسا راستہ دکھلائیں گے۔

آگہ از خویشتنی چونیست جنین کے خبر دارد از چُنان و چنیں

۱۱۶۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم،، حصہ ہفتم، [illegible] نمبر ۵۶، ص ۱۳، ۱۴

۱۱۷۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ ایک سوال کہ ایک شخص مذہب [illegible] سے بیعت کر سکتا ہے مشہور تو یہ ہے کہ ایک کے سوا دوسرے سے بیعت کرنے میں رجعت ہو جاتی ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟ کہ جواب میں لکھتے ہیں کہ ایک شخص کئی اشخاص سے بیعت تبرک و فیض [illegible] ہے بشرطیکہ شیخ اول کی تحقیر و توہین نہ کرے ورنہ رجعت ہوگی (فتاویٰ مہریہ، حصہ سوال کے جوابات، سوال نمبر ۲۱، ص ۴۹، ۵۰)

۱۱۸۔ پیری مریدی اس زمانے میں رسم اور عادت کے ساتھ ساتھ میراث بھی بن گئی ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا چاہے وہ جاہل مطلق ہو اور ساتھ بدعمل اور فاسق ہو، حرام و حلال میں تمیز، جائز و ناجائز میں فرق نہ کرتا ہو، مال و دولت کے حصول میں اتنا حریص کہ اپنا ہو یا پرایا، حلال ذریعے سے آیا ہو یا حرام سے، اس کی پرواہ نہ کرے پھر اگر کوئی کہہ دے کہ یہ شخص اہل نہیں تو جاہل مرید اس کے طرفدار بن جاتے ہیں اور خود صاحبزادہ صاحب کا مطالبہ یہ ہوتا ہے میرے باپ کی مسند ہے اس لئے میں ہی اس کا حقدار ہوں، ایسے شخص نے جو کیا سو کیا مگر افسوس اُن مریدوں پر جو ایسے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے دوسری کی طرف رجوع نہ کریں، خُدا کا راستہ تلاش نہ کریں جیسا کہ حضرت مُجدد کے فرمان سے ظاہر ہے۔

جنہیں کو جب کہ خبر اپنی کچھ نہیں کیا بتائے گا پھر وہ چُنان و چنیں

ایسے مرید پر ہزار افسوس ہے کہ اِس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے، اور دوسرے کی طرف رُجوع نہ کرے،(۱۱۹) اور خُدا تعالیٰ کا راستہ تلاش نہ کرے، یہ شیطانی خطرات ہیں جو پیر ناقص کی زندگی کے باعث طالب کو حق تعالیٰ سے ہٹا کر رکھتے ہیں، جہاں دل کی جمعیت اور ہدایت ہو بے توقف اُدھر رُجوع کرنا چاہئے اور شیطانی وسوسہ سے پناہ مانگنی چاہئے۔(۱۲۰)

۳۸۔ توبہ، وانابت، وورع، وتقویٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَتُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (۱۲۱)

اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اِس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (کنز الایمان)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (۱۲۲)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا ربّ تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے، اور تمہیں

۱۱۹۔ اس سے بڑھ کر ہزار ہا بلکہ بے شمار بار افسوس اس مرید پر کہ جس کا پیر بد مذہب ہو یا بد مذہبوں سے محبت و دوستی رکھتا ہو اُن کی تعریف و توصیف کرتا ہو اور وہ اس طرح کے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھ جائے بلکہ اپنا متاعِ ایمان لُٹا کر بیٹھ جائے پھر کسی ناصح کی نصیحت، خیر خواہ کی خیر خواہی قبول کرنے کو تیار نہ ہو۔

۱۲۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۶۳، ص ۳۵، ۳۶

۱۲۱۔ سورۃ النور: ۳۱/۲۴

۱۲۲۔ سورۃ التحریم: ۸/۶۶

باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔(کنزالایمان)

اور فرمایا:

﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ﴾ (۱۲۳)

اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ۔(کنزالایمان)

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے فرض عین ہے، کوئی بشر اِس سے مُستغنی نہیں ہوسکتا جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام توبہ سے مستغنی نہیں ہوئے تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔(۱۲۴)

حضرت سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

وَ إِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ، وَ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (۱۲۵)

یعنی، میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اِس لئے رات دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔(۱۲۶)

۱۲۳۔ سورة الأنعام:۶/ ۱۲۰

۱۲۴۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں توبہ واستغفار سے مقصود گناہوں کی بخشش ہی نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی بارگاہ میں آہ وزاری کرنے والے پسند ہیں، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوتا ہے جو اس کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے انبیاء علیہم السلام بھی مستغنی نہیں ہیں۔

۱۲۵۔ أخرجه مسلم في "صحيحه" في كتاب الذكر و الدعاء الخ، (باب استحباب الاستغفار الخ، برقم: ۶۹۵۷/ ۴۱۔ (۲۷۰۲)، ص ۱۲۹۴، ۱۲۹۵) و أبو داود في "سننه" في الصلاة (باب في الاستغفار، برقم: ۱۵۱۴، ۲/ ۱۲۰) و أحمد في "مسنده" (۴/ ۲۱۱) و عبد بن حميد في "مسنده" (برقم: ۳۶۴، ص ۱۴۲) و النسائي في "عمل اليوم و الليلة" (كم يستغفر في اليوم و الليلة برقم: ۴۴۷، ص ۱۴۴) و الطبراني في "الكبير" (برقم: ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۱/ ۲۰۳) و البيهقي في "الشعب" (برقم: ۶۳۱، ۲/ ۱۴۷) بلفظ "مأة مرّة"

۱۲۶۔ استغفار کے بے شمار فوائد ہیں اُن میں سے غم سے نجات، تنگی سے چھٹکارا اور رزقِ حلال کی فراوانی ہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے استغفار کو لازم کرلیا (ہمیشہ استغفار کیا یا کثرت سے استغفار کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے

پس اگر گناہ اِس قسم کے ہیں کہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے اور بندوں کے مظالم اور حقوق کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے جیسے کہ زنا اور شراب کا پینا اور سرود و ملاہی کا سُننا اور غیر مَحرم کی طرف بنظرِ شہوت دیکھنا اور بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، اور بدعت پر اعتقاد رکھنا وغیرہ وغیرہ، تو اُن کی توبہ ندامت اور استغفار اور حسرت وافسوس اور بارگاہِ الٰہی میں عُذر خواہی کرنے سے ہے۔(۱۲۷)

اگر فرائض میں سے کوئی فرض ترک ہوگیا تو توبہ میں اُس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور

نکلنے کی راہ اور ہر غم سے نجات عطا فرمائے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو"۔ (سُنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، برقم: ۱۵۱۸، ۲/ ۱۲۱۔ أيضاً سُنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب الاستغفار، برقم: ۳۸۱۹، ۴/ ۲۹۴۔ أيضاً السُّنن الكبرىٰ للنسائي، برقم: ۱۰۲۹۰۔ أيضاً كتاب عمل اليوم و الليلة، ثواب ... برقم: ۱۰۲۱۷، ۹/ ۱۷۱۔ أيضاً المسند للإمام أحمد، ۱/ ۲۴۸۔ أيضاً المعجم الكبير للطبراني، ۱۰/ ۲۸۱۔ أيضاً نوادر الأصول، برقم: ۸۷۴، ۴/ ۱۰۱)

۱۲۷۔ مطلب یہ ہے کہ گناہ ہوجانے کے بعد سچے دل سے رُجوع إلی اللہ لازمی ہے جب رُجوع إلی اللہ پایا جائے گا تو گناہوں کے تقاضے پورے ہوجائیں گے تو گناہوں کے بخشے جانے کی قوی اُمید ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "جس نے گناہ کیا، پس اُس نے جانا کہ اُس کا ربّ ہے چاہے تو اُسے معاف فرمادے، چاہے تو عذاب دے تو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے"۔ (الجامع الصغير، حرف الميم، برقم: ۸۳۸۰، ۴/ ۱۶۷۹) یہاں بھی رجوع إلی اللہ پایا گیا، اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "جس نے گناہ کیا، پھر اُس نے جانا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اِس گناہ پر مطلع ہے تو اس کی بخشش ہوگئی اگرچہ اس نے بخشش طلب نہ کی"۔ (الجامع الصغير، برقم: ۸۳۸۱، ۴/ ۱۶۷۹) یہاں بھی رجوع إلی اللہ پایا گیا اور جب کسی طرح بھی رُجوع نہ پایا جائے تو گناہ کرنے والا اپنے گناہ کے سبب عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "جس نے گناہ کیا حالانکہ وہ خُش رہا ہو تو وہ روتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا" (الجامع الصغير، حرف الميم، برقم: ۸۳۸۲، ۴/ ۱۶۷۹) یہاں دوزخ میں جانے کا سبب اس کا گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رُجوع نہ کرنا ہے کیونکہ جو شخص گناہ کر کے ہنسے تو یقیناً وہ اپنے گناہ پر پشیمان نہ ہوا اور جو گناہ کر کے پشیمان نہ ہوا تو اس سے رُجوع إلی اللہ نہ پایا گیا آج بہت سے لوگ جن میں عوام وخواص دونوں شامل ہیں اس میں مبتلا نظر آتے ہیں، گناہ یقیناً بُرا ہے لیکن اس سے زیادہ بُرا یہ ہے کہ گناہ کر کے اس پر پشیمانی نہ ہو۔

اگر گناہ اِس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں تو اُن سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کئے جائیں اور اُن سے معافی مانگیں اور اُن پر احسان کریں اور اُن کے حق میں دعا کریں اور اگر مال و اسباب والا شخص مر گیا ہو تو اُس کے لئے استغفار کریں اور اُس کا مال اُس کے وارثوں اور اولاد کو دے دیں اور اگر اُس کا وارث معلوم نہ ہو تو مال جنایت کے برابر صاحبِ مال اور اُس شخص کی نیت کر کے جس کو ناحق ایذا دی ہو، فقرا و مساکین میں صدقہ و خیرات کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے جو صادق ہیں سُنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کا گناہ بخش دیتا ہے۔(۱۲۸)

۱۲۸۔ سُنَن أبی داؤد، کتاب الصّلاۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۲۱، ۲/۱۲۲
أیضاً سُنَن الترمذی، أبواب الصّلاۃ، باما جاء فی الصّلاۃ عند التّوبۃ برقم: ۴۰۶، ۱/۲
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، ما یفعل من بَلی بذنبٍ و ما یقول، برقم: ۴۲۹، ص ۱۳۸، ۱۳۹
أیضاً کتاب عمل الیوم و اللّیلۃ لابن السُّنی، باب ما یقول اذا أذنب ذنبا برقم: ۳۶۰، ۱/۴۱۳، ۴۱۴، ۱۵
أیضاً سُنَن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصّلاۃ، باب ما جاء فی [illegible] برقم: ۱۳۹۵، ۲/۱۷۸، ۱۷۹
أیضاً کتاب الدّعا للطّبرانی، باب (۲۷۱) فضل الاستغفار فی أدبار الصّلوات، برقم: ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ص ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
أیضاً المسند للإمام أحمد، ۲/۱
أیضاً موارد الظّمآن، کتاب التّوبۃ، باب فیمن أذنب ثم صلّی الخ، برقم: ۲۴۵۴، ص ۶۰۸
أیضاً عُدّۃ الحِصن الحصین، الباب الرّابع، صلاۃ التّوبۃ ص ۶۵
أیضاً تحفۃ المخلصین، الجزء الثّالث، الباب الرّابع، صلاۃ التّوبۃ برقم: ۲۴۶، ۲/۳/۸۳۶
أیضاً مختصر کتاب الموافقۃ بین أھل البیت و الصّحابۃ باب ما روی علی عن أبی بکر الخ ص ۵۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ (۱۲۹)

جو شخص بُرائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم پائے گا۔

ایک حدیث میں ہے، جو شخص گناہ کر کے نادم ہوا تو یہ ندامت اُس کے گناہ کا کفارہ ہے۔(۱۳۰)

ایک اور حدیث میں ہے، ''آج کل کرنے والے ہلاک ہو گئے''۔(۱۳۱)

حدیث قدسی ہے: ''میرے بندے جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے، ادا کر، تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائے گا اور جن باتوں سے منع کیا ہے ہٹ جا، تو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو جائے گا، اور جو کچھ میں نے تجھے رزق دیا ہے اُس پر قناعت کر تو سب سے غنی ہو

[illegible] (۱۳۲)

[illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (۱۳۳) کہ قیامت کو پرہیز گار اور زاہد

۱۳۰۔ سورۃ النساء ۴/۱۱۰

۱۳۱۔ أخرجہ أحمد فی "مُسندہ" (۱/۲۸۹) و الطبرانی فی "المعجم الکبیر"، (۱۲/۱۳۴) و البیھقی فی "الشّعب"، (برقم: ۶۶۳۸، ۹/۲۶۶) عن ابن مرفوعاً بلفظ "کَفّارَۃُ الذَّنْبِ النَّدَامَۃ، و قال العسقلانی فی "تشدید القوس" فی نسخۃ سمعان بن مھدی عن أنس "مَنْ أَذْنَبَ ذَنْباً ثُمَّ نَدِمَ عَلَیْهِ فَهُوَ التَّوْبَۃُ" "تشیید المبانی" (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص ۳۸)

۱۳۱۔ "هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یَقُوْلُوْنَ سَوْفَ نَتُوْبُ" مُسَوِّفُوْنَ بمعنی سَوْفَ أَفْعَلُ" ہے رواہ الدّیلمی فی "مسند الفردوس" و الخطیب و البخاری فی "التاریخ" و لکن بألفاظ آخر، تشیید المبانی (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص ۳۸)

۱۳۲۔ رواہ صاحب الکنز الخفی، تشیید المبانی (حاشیہ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ھفتم، ص ۳۸)

۱۳۳۔ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی غَدًا أَھْلُ الوَرَعِ وَ الزُّھْدِ فِی الدُّنْیَا (الجامع الصّغیر، برقم: ۳۵۹۷، ۲/۷۴۶۔ أیضاً کنز العمّال، کتاب الجھاد، قسم الأقوال، حرف الواو: الورع، برقم: ۷۲۷۶، ۲/۳/۱۷۲)

اللہ تعالیٰ کے ہمنشین ہوں گے۔(۱۳٤)

۳۹۔ کلماتِ اَذان کے معانی

حمد وصلوٰۃ کے بعد جاننا چاہئے کہ اذان نماز کے کلمات سات ہیں، "اَللّٰہُ اَکْبَر، اَللّٰہُ اَکْبَر" یعنی، اُس کو کسی عابد کی عبادت کی ضرورت نہیں ہے، اپنی مُہتم بالشان معنی کے لئے یہ کلمہ چار بار دو ہرایا گیا۔ "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ حق تعالیٰ اپنی کبریائی اور مستغنی از عبادت ہونے کے باوجود عبادت کا مستحق بھی وہی حق سبحانہ تعالیٰ ہے، اُس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ" یعنی، میں شہادت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اُس کی طرف سے طریق عبادت پہچانے والے ہیں اور حق تعالیٰ کی بارگاہ کے لائق بھی وہی عبادت ہے جو آنحضرت ﷺ تبلیغ کی جہت سے حاصل ہوئی ہے۔ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" یہ دو کلمے وہ ہیں جن کے ذریعہ نمازی کو فرض نماز ادا کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے، جس کا ادا کرنا فلاح و نجات کا باعث ہے۔ "اَللّٰہُ اَکْبَر" یعنی، کسی کی عبادت اُس کی پاک جناب کے لائق نہیں ہے، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" یعنی، وہی حق تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے، اگر چہ کسی سے اُس کی جناب پاک کے لائق عبادت ہو نہیں سکتی، شانِ نماز کی بزرگی [illegible] کی بزرگی سے جو نماز کے اظہار کے لئے موضوع ہیں سمجھنی چاہئے۔(۱۳۵)

۴۰۔ محبتِ اہلِ بیت

ابن عبدالبر نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جس نے علی کو دوست رکھا، اُس نے مجھ کو دوست رکھا، اور جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے علی کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی"۔(۱۳٦)

۱۳٤۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم مکتوب نمبر ٦٦، ص۳۸، ۳۹

۱۳۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ پنجم مکتوب نمبر ۳۰۴، ص۱٤۹

۱۳٦۔ المسند للإمام أحمد:۳/٤۸۳۔
أیضاً المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب من أطاع علیاً الخ، برقم:٤٦۷۷، ٤/۸۹۔
أیضاً نقله الهیثمی فی "المجمع" برقم:۱٤۷۳٦، ۹/۱۲۲

طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے"۔(۱۳۷)

ترمذی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ امام حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی مبارک ران پر ہیں اور آپ فرما رہے ہیں "یہ دونوں میرے بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں، یا اللہ! میں اِن کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اِن کو دوست رکھ، اور جو لوگ اِن سے محبت رکھیں اُن کو بھی دوست رکھ"۔(۱۳۸)

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اہلِ بیت میں سے کون کون سے آپ کو زیادہ عزیز ہیں، تو آپ نے فرمایا: "حسن اور حسین" (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔(۱۳۹)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "فاطمہ میرے جگر کا گوشہ ہے، جس نے اُس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا"۔(۱٤۰)

[illegible] المعجم الکبیر للطبرانی، برقم:۱۰۰۰٦، ۱/۷٦، ۷۷
[illegible] المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، النَّظَرُ إلی علیّ عِبَادَة، برقم:٤۷۲٦ عن عمران بن حصین رضی الله عنه و برقم:۳۷۳۷، ۳۷۳۸ عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، ۳/۱۱۸، ۱۱۹
أیضاً نقله الهیثمی فی "مجمع الزوائد" برقم:۱٤٦۹٤، ۱٤٦۹۵، ۹/۱۰۹

۱۳۸۔ سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما، برقم:۳۷٦۹، ٤/٤۹٦
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت رضی الله عنهم، الفصل الثانی، برقم:٦۱٦۵، ۳۔٤/٤٤۰

۱۳۹۔ سُنَن الترمذی، کتاب المناقب باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما برقم:۳۷۷۲، ٤/٤۹۷
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب باب مناقب أهل بیت رضی الله عنهم، الفصل الثانی، برقم:٦۱٦۷، ۳۔٤/٤٤

۱٤۰۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، برقم:۳۷۱٤، ۲/۲٦۹، ٤۷۰
أیضاً نقله الدیلمی فی "فردوس الأخبار"، برقم:٤۲۸۲، ۲/۱۱۱
أیضاً نقله التبریزی فی "مشکاته"، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت رضی الله عنهم، برقم:٦۱۳۹، ۳۔٤/٤۳٦

اور ایک روایت میں ہے کہ ”جو چیز اس کو متردّد کرے وہ مجھے بھی متردّد کرے اور جس چیز سے اس کو ایذا پہنچے مجھے بھی پہنچتی ہے“۔(۱۴۱)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، ”فاطمہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے، اور تو میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہے“۔(۱۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن تحائف و ہدایا لے آتے تھے اور اِس سبب سے رسول اللہ ﷺ کی رضامندی طلب کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج دو گروہ تھیں، ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حفصہ، سودہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں حضرت اُمِّ سلمہ اور باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تو حضرت اُمِّ سلمہ والے گروہ نے حضرت اُمِّ سلمہ سے کہا کہ آپ ﷺ سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ جہاں میں ہوا کروں وہیں تحائف لایا کریں پس حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اُمِّ سلمہ اِس بارے میں مجھے ایذا نہ دے کیونکہ عائشہ کے کپڑے کے سوا کسی اور عورت کے کپڑے میں میرے پاس وحی نہیں آتی“۔

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات سُن کر عرض کی یا رسول اللہ! میں اس بات سے توبہ کرتی ہوں، پھر حضرت اُمِّ سلمہ کے گروہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

۱۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی الله تعهم، باب فضائل فاطمة رضی الله عنها الخ، برقم: ۹۳/۶۳۸۸ ـ(۲۴۴۹)، ص ۱۱۸۸

أیضاً سُنَن أبی داود، کتاب النکاح، باب ما یکره أن یجمع بینهن من النساء برقم:۲۰۷۱، ۳۸۵/۲

أیضاً سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، برقم:۳۸۶۷، ۵۳۷/۴

أیضاً سُنَن ابن ماجة، کتاب النکاح، باب الغیرة، برقم:۱۹۹۸، ۴۹۲/۲

أیضاً نقله التبریزی فی "مشکاته"، برقم:۶۱۴۹، ۳ـ۴۳۶/۴

۱۴۲۔ إنَّ النَّبیَّ ﷺ قال لِعَلِیٍّ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ مِنْكَ وَ أَنْتَ أَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا

بلایا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، تا کہ وہ یہی بات رسول اللہ ﷺ سے کہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اے میری بیٹی! کیا تو اِس چیز کو دوست نہیں رکھتی جس کو میں دوست رکھتا ہوں“، عرض کیا کہ کیوں نہیں، پھر فرمایا کہ ”اِس کو یعنی عائشہ کو دوست رکھو“۔(۱۴۳)

حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی کہ جتنی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ اکثر اُن کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دیا کرتے تھے، اور جب کبھی میں کہتی کہ کیا خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی عورت دنیا میں نہیں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ ”وہ تھی جیسی کہ تھی اور اُس سے میری اولاد تھی“۔(۱۴۴)

۱۴۳۔ صحیح البخاری، کتاب الهبة، باب من أهدی إلی صاحبه و تحرّی بعض نسائه دون بعض، برقم:۲۵۸۱، ۱۵۰/۲، ۱۵۱

صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب فی فضائل عائشة رضی الله عنها، برقم:۲۴۴۲، ص ۹۵۰، ۹۵۱

أیضاً سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل عائشة رضی الله عنها، برقم:۳۸۷۹، ۵۴۱/۴، ۵۴۲

أیضاً نقله التبریزی فی "مشکاته" برقم:۶۱۸۹، ۳ـ۴۴۴/۴

۱۴۴۔ صحیح البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب تزویج النبیّ ﷺ خدیجة الخ، برقم:۳۸۱۸، ۴۹۲/۴

أیضاً صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب فضائل خدیجة أمّ المؤمنین رضی الله عنها، برقم:۶۳۵۹/ ۷۵ـ (۲۴۳۵)، ص ۱۱۸۲

أیضاً سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل خدیجة رضی الله عنها، برقم:۳۸۷۵، ۵۴۰/۴

أیضاً سُنَن ابن ماجة کتاب النکاح، باب الغیرة، برقم:۱۹۹۷، ۴۹۱/۲

أیضاً المسند للإمام أحمد ۲۰۲/۶

أیضاً مشکاة المصابیح کتاب المناقب، باب مناقب أزواج النبیّ ﷺ و رضی الله عنهنّ، برقم:۶۱۸۶، ۳ـ۴۴۴/۴

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَبَّاسُ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْهُ (۱۴۵)

"عباس میرا ہے اور میں عباس کا ہوں"۔

دیلمی نے ابوسعید سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب فرماتا ہے جس نے مجھے میری اولاد کے حق میں ایذا دی"۔(۱۴۶)

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جو میرے بعد میرے اہلبیت کے ساتھ بھلائی کرے"۔(۱۴۷)

۱۴۵۔ سُنَن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب العبّاس بن عبد المطلب رضی الله عنه، برقم:۳۷۵۹، ۴۹۲/۴
أیضاً مشکاة المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بیت النّبیّ ﷺ و رضی الله عنهم، الفصل الثّانی، برقم:۶۱۵۷، ۳۔۴۳۹/۴
أیضاً فردوس الأخبار، برقم:۴۰۶۵، ۸۶/۲

۱۴۶۔ امام حاکم نے اپنی "مستدرک" (برقم:۴۷۱۷) میں روایت کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی ہم اہلِ بیت سے بُغض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا"۔ اور ابن حبان نے اپنی "صحیح" (الإحسان، برقم:۶۹۷۸) میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں بُغض رکھے گا ہمارے اہلبیت سے کوئی شخص مگر اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم میں داخل فرمادے گا"۔ (استعلاب ارتقاء الغرف، باب التحذیر من بغضهم و عداوتهم الخ، ص ۱۶۴، ۱۶۵) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری عترت میں مجھے ایذا دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے"
(استعلاب ارتقاء الغرف، باب التحذیر من بعضهم الخ، ص ۱۶۷)

۱۴۷۔ المستدرك للحاکم، کتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب (۲۱۶۷) تزکیة المال بإضافة الضّیف و إطعام المسکین غیره، برقم:۵۴۱۰، ۳۶۹/۴، و افقه الذهبی فی التّلخیص علی شرط مسلم (کتاب تلخیص المستدرك، تابع کتاب معرفة الصّحابة، ذکر مناقب عبد الرحمن بن عوف الزّهری رضی الله عنه برقم:۵۴۳۷، ۲۶/۴۔
أیضاً فردوس الأخبار، برقم:۲۶۷۴، ۳۶۱/۱۔
أیضاً السُّنّة لابن أبی عاصم، باب فی فضل عبد الرحمن بن عوف، برقم:۱۴۵۱، ص ۳۲۲
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس، الفصل الأول، برقم:۳۴۱۴۱، ۴۴/۱۲/۶
أیضاً الصّواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث الرّابع، ص ۱۸۶

ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جس نے میرے اہلِ بیت کے ساتھ احسان کیا میں قیامت کے دن اُسے اِس کا بدلہ دوں گا"۔(۱۴۸)

ابن عدی اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "تم میں سے صراط پر وہ شخص زیادہ ثابت قدم ہوگا جس کو میرے اہلِ بیت اور اصحاب کے ساتھ زیادہ محبت ہوگی"۔ (۱۴۹)

اِلٰہی بحقِ نبی فاطمہ	کہ بر قولِ ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم ردّ کنی ور قبول	من و دست و دامانِ آلِ رسول
خُدایا بحقِ نبی فاطمہ	کہ ایمان پر ہو مرا خاتمہ
دُعا کو مری ردّ کر یا قبول	مجھے بس ہے دامانِ آلِ رسول

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ وَ عَلٰی جَمْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی سَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَجْمَعِیْنَ (۱۵۰)

اس میں [illegible] اِس تحریر کو حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور آپ کے محلیہ مبارک [illegible] تحریر میں ختم کرتا ہوں۔

حضور ﷺ تمام اُوصاف کے جامع تھے۔

اس ذاتِ اقدس ﷺ کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہوسکتا ہے جس میں یہ تمام کے تمام محاسن و خصائل علی وجہ الکمال اِس طرح مجتمع ہوں کہ جن کی کوئی انتہا نہ ہو اور نہ وہ احاطۂ بیان میں لائے جاسکتے ہوں، اور نہ کسب و حیلہ کی گنجائش، صرف اللہ عزّ وجلّ ہی کسی کو یہ خاص

۱۴۸۔ تاریخ مدینة دمشق، ترجمة: عمر بن علی بن أبی طالب، برقم:۵۲۵۴، ۳۰۳/۴۵
أیضاً کنز العمّال، کتاب الفضائل، الباب الخامس فی فضل أهل البیت، الفصل الأول فی فضلهم مجملاً، برقم:۳۴۱۴۸، ۴۵/۱۲/۶
أیضاً الصّواعق المحرقة الباب الحادی عشر، الفصل الثّانی، الحدیث التّاسع، ص ۱۸۷
أیضاً استیعلابُ ارتقاء الغُرف للسّخاوی، باب "الحثُّ علی حُبّهم الخ"، ص ۱۰۲

۱۴۹۔ الکامل لابن عدی، ترجمة: (برقم: ۱۲۹۱/۱۷۰) محمد بن محمد بن الأشعث أبو الحسن الکوفی، ۵۶۶/۷

۱۵۰۔ مکتوبات امام ربّانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۴، ص ۹۱ تا ۹۵

طور پر مرحمت فرمادے۔

فضیلتِ نبوّت، رسالت، خُلّت (محبوبیت) محبت، برگزیدگی، اسریٰ (سیرِ ملکوت) رؤیت وقُرب ربّ تبارک وتعالیٰ، وحی، شفاعت، وسیلہ، بزرگی، بلند درجہ، مقامِ محمود، براق، معراج، (عرب وعجم) سرخ وسیاہ کی طرف بعثت، انبیاء کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت فرمانا، اُمَمِ سابقہ اور انبیاء کرام علیہم السّلام پر گواہی دینا، اولادِ آدم کی سرداری، لواءُ الحمد، خوشخبری دینا، ڈر سُنانا، اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں تمکّن وطاعت، امانت، ہدایت، رحمۃ للعالمین، مقام رضا کا پانا، سوال کا قبول ہونا، کوثر، سماعِ قول، اِتمامِ نعمت، عفوگزشتہ وآئندہ، وضعِ وزر (بوجھ کا اٹھانا)، ذکر کی بلندی، مدد سے سرفراز فرمانا، نزولِ سکینہ، ملائکہ سے تائید، کتاب وحکمت، سبع مثانی اور قرآن عظیم دینا، تزکیۂ اُمّت، اللہ عزّ وجلّ کی طرف بلانا، اللہ عزّ وجلّ اور فرشتوں کی جانب سے دُرود بھیجنا، لوگوں کو اس کا حکم دینا جس کا اللہ عزّ وجلّ نے مشاہدہ کرایا، ان سے تکلیف اور سخت وشدید عبادت کو دُور کرنا، آپ کے نام کی قسم بیان فرمانا، آپ ﷺ کی دعاؤں کا قبول فرمانا، پتھروں اور کونگوں کا کلام کرنا، مُردوں کا زندہ کرنا، بہروں کو سُنانا، آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، کم کو زیادہ کرنا، کھارے پانی کو میٹھا کرنا، چاند کو دو ٹکڑے کرنا، سورج کو واپس لوٹانا، اشیاء کو منقلب کرنا، رعب وہیبت سے مدد دیا جانا، غیب پر اطلاع دینا، بادلوں کا سایہ کرنا، کنکروں کا کلمہ پڑھنا، تکلیفوں سے نجات دینا، لوگوں کے شر سے بچانا، (آپ کے خون وبول کا پاک ہونا اور باعثِ شفا ہونا)

یہاں تک کہ کوئی عقل ان کو نہیں گھیر سکتی اور آپ ﷺ کو ایسا علم عطا فرمایا کہ اس کو سوائے اس علم کے عطا کرنے والے، فضیلت دینے والے (خُدا) کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا، کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہی ہے جس نے آپ ﷺ کے لئے آخرت میں بڑے بڑے مراتب اور مقدس درجات، سعادتِ حسنیٰ کے مرتبے میں وہ زیادتی مرحمت فرمائی کہ عقلیں اُن کے نیچے ہی ٹھہر جاتی ہیں، اور اُن کے ادراک سے وہم وخیال تک متحیر ہوجاتے ہیں۔(۱۵۱)

۱۵۱۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل الله تعالیٰ له المحاسن خَلقًا و خُلقًا الخ، فصل: قال القاضی الخ، ص ٤٦، ٤٧

آپ ﷺ کا حُلیہ مبارک

آپ ﷺ کی صورت اور اس صورت کا جمال اور آپ ﷺ کے اعضاء وقُویٰ کے متناسب ہونے میں تو بہت سی احادیث صحیحہ ومشہورہ منقول ہیں، منجملہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت براء بن عازب، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن ابی ہالہ، حضرت ابن ابی جُحیفہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت اُمِ معبد، حضرت ابن عباس، حضرت مُعرِض بن مُعَیقیب، حضرت ابی طفیل، حضرت عدّاء بن خالد، حضرت خُریم بن فاتک، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ کا کورا رنگ، سیاہ وکشادہ آنکھیں، سُرخ ڈورے والی لمبی پلکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اُونچی بینی (ناک)، چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینہ کو گھائب لے، شکم وسینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے، بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو، [illegible] تھیلیاں فراخ، قدم چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے، بدن مبارک خوب چمکتا، سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ قصیر، باوجود اس کے سب سے زیادہ لمبا شخص ہوتا اگر آپ کے برابر کھڑا ہوتا تو اس سے بلند معلوم ہوتے۔

آپ کے مبارک بال نہ بالکل سیدھے نہ بلدار، جب آپ ﷺ تبسم فرماتے تو دندان مبارک [illegible] کی چمکتے، بارش کے اولے کی طرح سفید وشفاف، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی جھڑیاں آپ ﷺ کے دندان مبارک سے جھڑ رہی ہیں، گردن نہایت خوبصورت نہ آپ ﷺ کا چہرہ، بہت بھرا ہوا تھا نہ بہت لاغر بلکہ بدن کے متناسب ہلکا گوشت تھا۔(۱۵۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو کہ اس کے بال کندھوں تک لٹکتے ہوں، سرخ لباس میں حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو

۱۵۲۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی: فی تکمیل الله تعالیٰ له المحاسن الخ، فصل: إن قلت الخ، ص ٤٧، ٤٨، ٤٩

خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اُس کی چمک پڑتی تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا، آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند وسورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا۔

حضرت اُمِّ مَعبد رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں کہا کہ آپ ﷺ دُور سے بہت خوبصورت اور قریب سے نہایت شریں اور حسین معلوم ہوتے تھے۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں یہ آخری الفاظ بیان فرمائے کہ جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ خوفزدہ ہو جاتا اور جو آپ ﷺ سے ملاقات کرتا وہ حضور ﷺ سے محبت کرتا۔(۱۵۳)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ — ان سا انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں — ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(حدائق بخشش)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے رؤف ورحیم، قائد رحمۃ للعالمین حبیب ﷺ کے صدقے اِن چند الفاظ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اسے [illegible] قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنا، اس میں جو بھی کمی یا غلطی ہوئی اُسے معاف فرما، اور خاتمہ بالخیر فرما کر شہادت کی موت مدینہ منورہ میں عطا فرما اور بقیع میں مدفن مقدر فرما دے۔

خداوندا دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

۱۵۳۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی، القسم الأول، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن، فصل إن قلت الخ، ص ۴۹

تو غنی از دو ہر عالم من فقیر — روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو بینی کہ حسابم نہ گریز — از نگاہے مصطفیٰ پنہاں بگیر

و آخرُ دَعوانا اَنِ الحمدُ لِلّٰہ ربِّ العالمین (۱۵۴)

خادم محمد اشرف نقشبندی مُجددی

۱۵۴۔ اس مفید تالیف کے مؤلف پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مُجددی دامت برکاتہم العالیہ نے اس تحریر کے ذریعے اور کارکنانِ جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) نے اس کی تحقیق وتخریج وتعلیق اور اس کی اشاعت کے ذریعے ترویج شریعت کی کوشش کی ہے جو موجودہ حالات میں یقیناً بہت بڑا سعادت کا کام ہے کیونکہ مسائل شرعیہ کو رواج دینا، مخلوقِ خُدا کے عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا انبیاء علیہم السلام کی پیروی کرنا ہے، چنانچہ حضرت مُجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "سب سے اعلیٰ نیکی یہ ہے کہ ترویج شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنے کی حاضر ہونا ایسے وقت میں جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عزوجل کی راہ میں کروڑوں روپے خیرات کرنے سے بڑھ کر ہے کیونکہ مسائل شرعیہ کو رواج دینا انبیائے کرام کی پیروی کرنا ہے اور یہ اعتبارات ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں۔ یہ بات مُسلّمہ ہے کہ اعلیٰ نیکیوں کی توفیق انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو نصیب ہوتی ہے جب کہ دشمن دولت خرچ کرنے کی سعادت تو غیر انبیاء کو بھی میسر آجاتی ہے" (مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۴۸، ص ۲۱)

اور راقم حضرت مؤلف مدظلہ کا کہ جن سے احقر کا روحانی تعلق ہے اور احسان مند ہے کہ دین متین کی اس خدمت کا موقع مہیا فرمایا اور اراکین جمعیت خصوصاً بانی ادارہ حضرت علامہ محمد عرفان صاحب ضیائی مدظلہ اور مہتمم جامعۃ النور حضرت علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ کا جن سے ترویج واشاعت دین کے سلسلے میں طویل عرصے کا ساتھ ہے، احسان مند ہے کہ ترویج واشاعت دین میں معاون ہوئے، دعا ہے کہ اس تعلق کو اور ساتھ سلامت رکھے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

مآخذ ومراجع

١۔ آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ۔ للعلامة محمد عباس الرّضوی، مکتبة المدینة المنوّرة، حافظ آباد، الطّبعة الثّانیة ٢٠٠٤م

٢۔ الإبَانَة عن شریعة الفِرقة النّاجیّة ومحانبة الفِرَق المَذمُومة۔ لابن بطّة، الإمام أبی عبداللّٰه عبید اللّٰه بن محمد الحنبلی (ت ٣٨٧ھ)، تحقیق أحمد فرید المزیدی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

٣۔ إتحاف الأنام بأوّل مولدٍ فی الإسلام۔ للشّیخ عیسی بن عبداللہ بن مانع الحُمَیری (مترجم بنام اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلا میلاد، علامہ ذاکر اللہ النقشبندی)، جمعیّة إشاعة أهل السّنّة (پاکستان)، کراتشی ٢٠٠٥م

٤۔ إتحاف الخیرة المَهَرة بزوائد المسانید العشرة۔ للبوصیری الإمام أحمد بن أبی بکر ابن إسماعیل (ت ٨٤٠ھ)، تحقیق أبی عبدالرّحمٰن وغیرہ، مکتبة الرّشد الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔١٩٩٨م

٥۔ إتحاف الزّائر وأطراف المقیم للسّائر فی زیارة النّبی ﷺ۔ لابن عساکر الحافظ أبی الیمن عبدالصّمد بن عبدالوهّاب (ت ٦٨٦ھ)، تحقیق [illegible] محمد علی شکری، مرکز أهل السُّنّة برکات رضا [illegible]، الهند ١٤٢٤ھ۔٢٠٠٣م

٦۔ إتقان ما یحسن مِنَ الأخبار الواردة عَلَی الألسُن۔ للغزّی، نجم الدّین محمد بن محمد بن محمد (١٠٦١ھ)، علّق علیه الدّکتور یحییٰ مراد، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٥ھ۔٢٠٠٤م

☆ أحادیث لَوْلاك کاثبوت= تنویر الأفلاك بحلال أحادیث لَوْلاك

☆ الأحادیث المختارة= المختارة

٧۔ الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، رتّبه الأمیر علاؤالدین علی بن بلبان الفاسی (ت ٧٣٩ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٤م

٨۔ إحیاء عُلوم الدّین۔ للغزالی، حجّة الإسلام أبی حامد محمد بن محمد الطّوسی (ت ٥٠٥ھ)، دارالخیر، بیروت، دمشق، الطّبعة الثّانیة ١٤١٣ھ۔ ١٩٩٣م

٩۔ أخلاق النّبی ﷺ وآدابه۔ لأبی الشّیخ، الحافظ أبی محمد بن جعفر الأصبهانی (ت ٣٦٩ھ)، تحقیق الدّکتور السّید الجمیلی، دارالکتاب العربی، بیروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٣ھ۔٢٠٠٢م

١٠۔ الأدب المُفرَد۔ للبخاری، الإمام أبی عبداللّٰه محمد بن إسماعیل الجُعفی (ت ٢٥٦ھ)، دارالمعرفة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

١١۔ أرمغان إمام ربّانی۔ للصّوفی غلام سرور النّقشبندی المجدّدی، شیر ربّانی ببلی کیشنز، لاهور ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٧م

١٢۔ [illegible] عن خلافة الخُلَفاء للدّهلوی، الإمام المحدّث قطب الدّین أحمد بن عبدالرّحیم الشّهیر بشاه ولی اللّٰه الحنفی (ت ١١٧٦ھ)، نور محمد [illegible] کراتشی

١٣۔ أسباب نزول القرآن۔ للواحدی، الإمام أبی الحسن علی بن أحمد (ت ٤٦٩ھ)، تحقیق کمال بسیونی زغلول، دارالکتب العلمیة، بیروت ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

١٤۔ استجلاب إرتقاء الغُرف بحُبّ أقرباء الرّسول ﷺ وذوی القُربیٰ۔ للسّخاوی، شمس الدّین محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت ٩٠٢ھ)، تحقیق حسین محمد بن علی شکری، مکتبة الملك فهد الوطنیّة بالرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔٢٠٠١م

١٥۔ الاستیعاب فی مَعرِفَة الأصحاب۔ لابن عبد البرّ، الحافظ أبی عمر یوسف بن عبداللّٰه بن محمد القرطبی الأندلسی المالکی (ت ٤٦٣ھ)، تحقیق الشّیخ علی محمد معوّض والشّیخ عادل أحمد عبدالموجود، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الثّانیة ١٤٢٢ھ۔٢٠٠٢م

١٦۔ **أُسْدُ الغَابَة** فی مَعْرِفَة الصَّحَابَة۔ لابن الأثیر الجزری، عز الدین أبی الحسن علی بن محمد الشَّیْبانی (ت ٦٣٠ھ)، دارالفکر بیروت ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

١٧۔ **الإشارة فی أصول الفقه** ۔ للباجی، القاضی أبی الولید سلیمان بن خلف الأندلسی ، القرطبی، الذّهبی (ت ٤٥٠ھ)، تحقیق عادل أحمد عبدالموجود و علی محمد عوض، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثّانیة ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

١٨۔ **أشِعَّةُ اللَّمَعَات** (شرح مشکاة المصابیح)۔ للدّهلوی، الشّیخ عبدالحق بن سیف الدّین المحدّث الحنفی (ت١٠٥٢ ھ)، المکتبة النّوریة الرّضویة، سکهر، پاکستان ١٩٧٦م

١٩۔ **أقوالُ الثّابِتِین** فی مسائل التّوحید والإیمان، جمعه و حقّقه عبدالعزیز بن عبدالله المبدل، دارالتّوحید والنّشر، الرّیاض، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٠۔ **الإکتفا**۔ بما تضمّنه من مغازی رسول الله ﷺ والثّلاثة الخلفاء۔ للکلاعی، أبی الرّبیع سلیمان بن موسیٰ الحمیری الأندلسی (ت ٦٣٤ ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر عطار، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

٢١۔ **الإکلیل** فی استنباط التّنزیل۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت٩١١ھ)، مکتبة إسلامیة، کوئٹة

٢٢۔ **إلقام الحجر** لمن زکّی سابّ أبی بکر و عمر۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، تحقیق وتعلیق مرزوق علی إبراهیم دار اللواء للطّباعة و النّشر و التّوزیع، القاهره، الطّبعة الأولی ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

٢٣۔ **إنباء الأنباء** فی حیاة الأنبیاء۔ لأبی الحسن الصّغیر، العلّامة غلام حسین ابن المخدوم محمد صادق السّندی الحنفی، تحقیق أبی سعید غلام مصطفی السّندی، آکادمیة الشّاه ولی الله، حیدر آباد ١٣٩٨ھ

٢٤۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت٩١١ھ)، تحقیق و تعلیق و تخریج المفتی محمد عطاء الله التّعیمی، و

العلامة محمد قرحان القادری، جمعیّة إشاعة اهل السّنّة، میتادر، کراتشی، الطّبعة الأولی ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٢٥۔ **إنباء الأذکیاء** بحیاة الأنبیاء فی ضمن الحاوی للفتاویٰ۔ للسّیوطی، الحافظ جلال الدّین أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ ھ)، تصحیح عبداللطیف حسن عبد الرحمٰن، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٢٦۔ **الانتصار والتّرجیح** للمذهب الصّحیح (فی ضمن الفقه و أصول الفقه من أعمال الإمام محمد زاهد الکوثری، رتّبه أحمد الخیری (ت١٣٨٧ھ))۔ لسبط ابن الجوزی، المحدّث الفقیه المؤرّخ أبی المظفر جمال الدّین یوسف بن مزمل الحنفی (ت ٦٥٤ ھ)، تحقیق العلامة زاهد الکوثری (ت ١٣٧١ ھ) دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٧۔ **الانتقاء** فی فضائل الأئمّة الثّلاثة الفُقَهاء۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبی عمر یوسف بن عبدالله بن محمد القرطبی الأندلسی المالکی(ت ٤٦٣ ھ)، اعتنی به الشّیخ عبدالفتاح أبوغدة، المکتبة الغفوریّة العاصمیّة، کراتشی

٢٨۔ **الأنوار** فی شمائل المختار۔ للبغوی، محیّ السّنّة الحسین بن مسعود (ت ٥١٦ ھ)، تحقیق العلامة إبراهیم الیعقوبی، دار المکتبی، دمشق، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٦ھ۔١٩٩٥م

٢٩۔ **الأنوار اللّمعة** فی الجمع بین مفردات الصّحاح السّبعة۔ لابن الصّلاح، الحافظ أبی عمرو عثمان بن عبد الرّحمن الکردی الموصلی الشّافعی (ت٦٤٣ ھ)، تحقیق سید کسروی حسن، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٣٠۔ **الأنوار المحمّدیّة** من المواهب اللّدنیّة۔ للنّبهانی، الشّیخ یوسف بن إسماعیل الشّافعی (ت ١٣٥٠ ھ)، تصحیح الشّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٣١۔ **أحوال القبور** وأحوال أهلها۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن أحمد الحنبلي(ت ٧٩٥ ھ)، تعليق خالد عبداللطيف السّبع العلمي، دارالكتاب العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٣٢۔ **أحوال القبور** وأحوال أهلها إلى النُّشور۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدّين عبدالرّحمٰن بن أحمد الحنبلي (ت ٧٩٥ ھ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة المؤيّد، الرّياض، و مكتبة دارالبيان، دمشق، وبيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٤ھ۔١٩٩٤م

٣٣۔ **الباعث** على إنكار البدع والحوادث۔ لأبي شامة، العلامة عبدالرّحمٰن بن إسماعيل الشّافعي (ت ٦٦٠ ھ)، تحقيق عادل عبدالمنعم أبي العباس، مكتبة السّاعي، الرّياض

٣٤۔ **البحر الزّخار**۔ للبزّار، للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو العتكي (ت ٢٩٢ھ)، تحقيق عادل بن سعد، مكتبة العلوم و الحكم المدينة المنورة، الطّبعة الأولى ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٣٥۔ **البحر العميق** في مناسك المُعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق۔ لابن الضياء، الإمام أبي البقاء محمد بن أحمد المكي الحنفي (ت ھ)، تحقيق عبدالله نذير أحمد عبدالرّحمٰن مزي، مؤسّسة الرّيان، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧ھ ۔٢٠٠٦م

٣٦۔ **البداية والنّهاية**۔ لابن كثير، الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر (ت ٧٧٤ھ)، تحقيق يوسف الشّيخ محمد البقاعي، دارالفكر بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٣٧۔ **بغية الملتمس** في سُباعيات حديث الإمام مالك بن أنس۔ للعلائي، الحافظ صلاح الدّين أبي سعيد خليل بن الأمير سيف الدّين الدّمشقي الشّافعي (ت ٧٦١ھ)، تحقيق و تعليق حمدي عبدالمجيد السّلفي، عالم الكتب، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٥ھ۔١٩٨٥م

٣٨۔ **بُغية النّاسك** في أحكام المناسك۔ للبهوتي، الشّيخ محمد بن أحمد بن علي الحنبلي (ت ١٠٨٨ ھ)، تحقيق و تعليق الدّكتور عبدالله بن محمد بن أحمد الطّريقي، الرّياض ١٤٢٥ھ

٣٩۔ **بلوغ الأماني** من أسرار الفتح الرّبّاني شرح ترتيب مُسند الإمام أحمد بن حنبل الشّيباني۔ للسّاعاتي، الشّيخ أحمد عبدالرّحمٰن البنّا (ت١٣٧٨ ھ)، أُعتني به حسّان عبدالمنّان، بيت الأفكار الدّولية، الأردن

٤٠۔ **بوستان سعدی**۔ الإمام شرف الدّين بن عبدالله (٦٩١ ھ)، انتشارات عالمگيری از نسخه محمد علی قروغی (ذكاء الملك) المطبع الإيران

٤١۔ **بوستان**۔ للسّعدي، شرف الدّين بن عبدالله (٦٩١ ھ)، ميرمحمد كتب خانه، كراتشي

٤٢۔ **بهارِ شريعت**۔ للأعظمي، العلامة أمجد علي، صدر الشّريعة الحنفي (ت ١٣٦٧ ھ)، مكتبة إسلامية، لاهور۔

٤٣۔ **تاج العروس** من جواهر القاموس۔ للزّبيدي، السيّد محمد مرتضىٰ بن محمد الحسيني الحنفي (ت ١٢٠٥ ھ)، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

٤٤۔ **تاريخ أصبهان**۔ للأصبهاني، الإمام أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠ھ)، تحقيق سيد كسروي حسن، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٠ھ۔ ١٩٩٩م

٤٥۔ **تاريخ الإسلام** ووفيات المشاهير والأعلام۔ للذّهبي، المُورّخ شمس محمد بن أحمد (ت٧٤٨ ھ)، تحقيق الدّكتور عبدالسّلام، دارالكتب العربي، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٤٦۔ **تاريخ بغداد** (مدينة الإسلام)۔ للبغدادي، الإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب (ت ٤٦٣ ھ)، تحقيق صدقي جميل العطّار، دارالفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٧٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٤٧۔ **تاريخ جُرجان**۔ للسّهمي، الحافظ حمزة بن يوسف السّهيمي (ت ٤٢٧ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٤٨۔ **تاريخ خليفة بن خياط**۔ أبي عمرو العصفري البصري (ت ٢٤٠ھ) برواية مفتي بن خالد تحقيق الأستاذ الدّكتور سهيل زكّار، دار الفكر، بيروت ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **التّاريخ الكبير للبخاري** = كتاب التّاريخ الكبير

٤٩۔ **تَارِيخُ مَدِينَةِ دِمَشق**۔ لابن عساكر، الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبدالله الشّافعي (ت ٥٧١ھ)، تحقيق علي شيري، دار الفكر، بيروت ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٠۔ **تَارِيخُ مَكّةَ المُشَرَّفَة** والمسجد الحرام والمدينة الشّريفة والقبر الشّريف۔ لابن الضّياء، الإمام أبي البقاء محمد بن أحمد بن محمد المكّي الحنفي (ت ٨٥٤ھ)، تحقيق العلامة إبراهيم الأزهري وأيمن نصر الأزهري، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

٥١۔ **تأويل مُختلف الحديث**۔ لابن قُتيبة، الإمام أبي محمد عبدالله بن مسلم الدّينَوري (ت ٢٧٦ھ)، تحقيق محمد عبدالرحيم، دار الفكر، بيروت ١٤١٥ھ۔ ١٩٩٥م

٥٢۔ **تَبْيِيضُ الصَّحِيفَة** مناقب أبي حَنِيفة۔ للسّيوطي، الحافظ جلال الدّين عبدالرّحمن الشّافعي (ت ٩١١ھ)، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراتشي، الطّبعة الثّانية ١٤١٨ھ

٥٣۔ **التَّحْرِيرُ وَالتَّنْوِيرُ**۔ لابن عاشور، الشّيخ محمد الطّاهر، مؤسّسة التّاريخ، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٤۔ **تُحْفَةُ دُرود شريف**۔ للخيري، العلامة حبيبُ البشر الرّنگوني، دار القرآن بلشرز، بمبئي

٥٥۔ **تُحْفَةُ الأَشْرَاف** بمعرفة الأطراف۔ للمزّي، الحافظ جمال الدّين أبي الحجّاج يوسف بن عبد الرّحمن (ت ٧٤٢ھ)۔ تعليق عبدالصّمد شرف الدّين، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٥٦۔ **تحفة المُخلصين** بشرح عُدّة الحِصْن الحَصِين من كلام سيّد المرسلين۔ للفاسي، المحدّث أبي عبدالله محمد بن عبدالقادر (ت ١١١٦ھ)، تحقيق و تعليق الدّكتور محمد بن عزّوز، دار ابن حزم، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٨م

٥٧۔ **تحقيق روح المعاني**۔ للمحقّق محمد أحمد الأمد، وعمر عبدالسّلام السّلامي، دار إحياء التّراث العربي، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٨۔ **تحقيق محمود** محمد نصّار على السُّنَن التّرمذي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٥٩۔ **تدريب الرّاوي** في شرح تقريب النّووي، للسّيوطي، الحافظ جلال الدّين عبدالرحمن بن أبي بكر الشّافعي (ت ٩١١ھ)، تحقيق وتعليق الدّكتور أحمد عمر هاشم، دار الكتاب العربي، بيروت ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٩م

٦٠۔ **التّذكرة** في أحوال الموتى وأُمورِ الآخرة۔ للقرطبي، الإمام شمس الدّين أبي عبدالله محمد بن أحمد الأنصاري (ت ٦٧١ھ)، دار المنار، القاهرة، المكتبة التّجارية مكّة المكرّمة

٦١۔ **ترجمة قرآن فارسي**۔ للدّهلوي، المحدّث قطب الدّين أحمد بن عبد الرّحيم الشّهير بشاه ولي الله الحنفي (ت ١١٧٦ھ)، تاج كمبني، كراتشي

٦٢۔ **تَسْهِيلُ الوُصُوْل** إلى مَعرِفةِ أسبابِ النُّزُوْل (الجامع بين الرّوايات الطّبري والنّيسابوري، وابن الجَوْزي، والقُرطبي، وابن كثير، والسّيوطي)، للشّيخ خالد عبدالرحمن العك، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

٦٣۔ **التّشويق** إلى البيت العتيق، للطّبري، العلامة جمال الدّين محمد بن محب الدّين أحمد المكي الشّافعي (ت ٦٩٠ھ)، تحقيق أبي عبدالله محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٦٤۔ **تطهير الجنان و اللسان**۔ للهيثمي، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علي بن

حجر المكى الشّافعى (ت ٩٧٤ھ)، علّق عليه عبد الوهاب عبد اللطيف، مكتبة القاهرة، مصر

٦٥۔ تعليق سُنَن أبي داؤد۔ لعزّت عبيد الدّعاس و عادل السّيد، دار ابن حزم، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٦٦۔ تفسير ابن أبي حاتم۔ للرّازى، الإمام الحافظ عبد الرحمٰن بن أبى حاتم محمد التّميمى الحنظلى (ت٣٢٧ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

☆ تفسيرُ ابن جَرِيْر= تفسير الطّبرى

☆ تفسير ابن عاشور= التّحرير والتّنوير

٦٧۔ تفسيرُ ابن كَثِيْر، للعلامة عماد الدّين أبى الفداء إسماعيل بن كثير الدّمشقى (ت ٧٧٤ھ)، دار الأرقم، بيروت

☆ تفسيرُ البَغَوِى= مَعَالم التّنزيل

٦٨۔ تفسير الجيلانى۔ للسّيّد الشّريف، محى الدّين أبى محمد عبد القادر الجيلانى الحسنى الحسينى (ت ٥٦١ھ)، تحقيق السّيّد الشّريف الدّكتور محمد فاضل، مركز الجيلانى، استنبول، الطّبعة الأولى ١٤٣٠ھ۔ ٢٠٠٩م

٦٩۔ تفسيرُ الحَسَنَات۔ لأبى الحسنات، السّيّد محمد أحمد القادرى الحنفى مصباحى، القرآن پبلیکیشنز، لاهور

☆ تفسيرُ الخَازِن= لُباب التّأويل فى معانى التّنزيل

☆ تفسير روح المعانى= روح المعانى فى تفسير القران العظيم والسّبع المثانى

٧٠۔ تفسيرُ الطّبَرِى۔ لابن جرير، الإمام أبى جعفر محمد بن جرير (ت ٣١٠ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٧١۔ تفسيرُ عَرَائِس البَيَان فى حَقَائِق القُرآن۔ للبَقْلى، أبى محمد صدر الدّين رُوزبهان بن أبى النّصر (ت ٦٠٦ھ)، تحقيق الشّيخ أحمد فريد المزيدى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٧٢۔ تفسيرُ عَزِيْزِى۔ للدّهلوى، الشّاه المحدّث عبد العزيز بن الشّاه ولىّ اللّٰه الحنفى (ت ١٢٣٩ھ)، كتب خانه رحيميه، ديوبند، يوپى، ١٣٨٨ھ

٧٣۔ تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان۔ للنّيسابُورى، العلامة نظام الدّين الحسين بن محمد بن حسين القمى (على هامش جامع البيان)، المطبعة الكبرىٰ الأميرية ببولاق، مصر، الطّبعة الأولىٰ ١٣٢٩ھ

☆ تفسيرُ فَتْحُ العَزِيْز= تفسير عزيزى۔

☆ تفسيرُ القُرْطُبِى= الجامع لأحكام القران۔

٧٤۔ التّفسيرُ الكَبِيْر۔ للرّازى، الإمام فخر الدّين محمد بن عمر الشّافعى (ت ٦٠٦ھ)، دار إحياء التّراث العربى، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٧٥۔ تفسيرُ الكَشّاف عن حَقَائِق غَوَامِض التّنزيل وعُيون الأقاويل فى وُجُوه التّأويل۔ للزمخشرى، جار اللّٰه محمد بن عمر (ت ٥٣٨ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٧٦۔ تفسيرُ المَظْهَرِى۔ للقاضى محمد ثناء اللّٰه العثمانى الحنفى النّقشبندى (ت ١٢٢٥ھ)، تحقيق محمد عزّو عناية، دار إحياء التّراث العربى، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٧٧۔ تفسير المنار۔ للعلامة محمد رشيد رضا، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

٧٨۔ تَفْسِيْرُ النَّسَفِى۔ للإمام حافظ الدّين أبى البركات أحمد بن محمود الحنفى (ت ٧١٠ھ)، دار الفكر، بيروت

☆ تفسير النّيسابورى = تفسير غرائب ورغائب الفرقان

٧٩۔ تفسيرُ نُوْرِ العِرْفَان۔ للنّعيمى، المفتى أحمد يار خان البدايونى الحنفى (ت ١٣٩١ھ)، إدارة كُتُب إسلامية، غجرات، پاكستان

٨٠۔ تفسير هاشمى، (منظوم)۔ للتّتوى، العلامة المخدوم محمد هاشم بن عبد الغفور الحارثى السّندى الحنفى (ت ١١٧٤ھ)، سندى أدبى بورد،

جامشورو، حیدرآباد، طبع أول ١٤٠٧ھ۔ ١٩٨٧م

٨١۔ **تقريبُ البُغيَة** بترتيبِ أحاديثِ الحِلْيَة۔ للإمام نورالدين على الهيثمى (ت٨٠٧ھ)، وأتمّه الحافظ أبوالفضل أحمد بن على ابن حجر العسقلانى الشّافعى (ت٨٥٢ھ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٨٢۔ **تقريبُ التّهذيب** ۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدّين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت٨٥٢ھ)، مؤسّسة الرّسالة بيروت، ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٨٣۔ **تقييد العلم**۔ للبغدادى، الإمام أبى بكر أحمد بن على الخطيب (ت٤٦٣ھ)، اعتنى به الدّانى منير آل زهوى، الكتبة العصريّة، بيروت ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٨٤۔ **تَلْخِيْصُ الحَبِيْر** فى تخريج أحاديثِ الرّافعى الكبير۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب، أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ٨٥٢ھ)، مؤسّسة قرطبة، والمكتبه المكّيّة، مكّة المكرمة، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٦م

٨٥۔ **التّنبيه والرّدّ** على أهل الأهواء والبدع للعلامة أبى الحسين محمد بن أحمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعى (٣٧٧ھ)، تحقيق يمان بن سعد الدين، رمادى للنشر، دمام

٨٦۔ **تنوير الأفلاك** بحلال أحاديثِ لُؤلُؤك۔ للعلامة أبى حفص محمد نعمان شيراز الحنفى، المكتبة الشّيرازية، كراتشى

٨٧۔ **التّوسّل بالنّبىّ ﷺ** وأفكار جهلة الوهّابيين وتكفيرهم لعامة المسلمين والتّوسّل به ﷺ۔ للعلّامة أبى حامد بن مرزوق، مركز أهل السّنّة بركات رضا غجرات، الهند، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٨٨۔ **تهذيبُ التّهذيب**۔ للعسقلانى، الحافظ شهاب الدين أبى الفضل أحمد بن على ابن حجر الشّافعى (ت ٨٥٢ھ)، تحقيق الشّيخ خليل مامون شيحا وغيره، دارالمعرفة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

٨٩۔ **تهذيب سيرة ابن هشام**۔ لعبد السّلام هارون، دارالبحوث العلمية، بيروت، الطّبعة الخامسة ١٣٩٧ھ۔ ١٩٧٧م

٩٠۔ **التّيسير** بشرح الجامع الصّغير، للمناوى، الحافظ زين الدّين محمد عبدالرّؤوف (ت١٠٣١ھ)، مكتبة الإمام الشّافعى، الرّياض، الطّبعة الثّالثة ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م

☆ **جَامِعُ البَيَان** وتأويل القرآن= تفسيرُ الطّبرى

٩١۔ **جامع بيان العلم وفضله** وماينبغى فى روايته وحمله۔ لابن عبدالبرّ، الحافظ أبى يوسف بن عبدالله النّمرى القرطبى المالكى(ت٤٦٣ھ)، تحقيق أبى عبدالرحمٰن فواز أحمد زمرلى، دارابن حزم مؤسّسة الرّيان، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م۔

٩٢۔ **الجَامِعُ الصَّحِيْح** هو سُنَن التّرمذى۔ للإمام أبى عيسى محمد بن عيسى التّرمذى (ت٢٧٩ھ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٩٣۔ **الجَامِعُ الصَّغِيْر** من حديثِ البَشِيْرِ النّذِير۔ للسّيوطى، جلال الدّين أبى الفضل عبدالرحمٰن بن أبى بكر الشّافعى (ت٩١١ھ)، تحقيق حمدى الدّمرداش، مكتبة نزار مصطفىٰ الباز، مكة المكرمة، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٠ھ۔ ١٢٠٠م

الجامع لأحكام القرآن ۔ للقرطبى، الإمام أبى عبدالله محمد بن أحمد الأنصارى الخالكى (٦٦٨ھ)، دار إحياء التّراث العربى، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٦ھ۔ ١٩٩٥م

الجَامِعُ لِشُعَبِ الإيمان۔ للبيهقى، الإمام أبى بكر أحمد بن الحسين (ت٤٥٨ھ)، تحقيق الدّكتور عبدالعلى عبدالحميد حامد، مكتبة الرّشد، الرّياض، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

٩٦۔ **جِلاءُ الأفهام** فى الصّلاة والسّلام على خير الأنام۔ لابن القيّم، العلامة شمس الدّين محمد بن أبى بكر (ت٧٠١ھ)، تصحيح وتعليق طه يوسف شاهين، المكتبة الرّضويّة، لائلفور، پاكستان۔

٩٧۔ **الجوهر المنظّم** فى زيارة القبر المكرّم۔ للهيتمى، المحدّث أحمد بن محمد بن على بن حجر المكّى (ت٩٧٤ھ)، عُنِىَ به قصّى محمد نورس الحلّاق، دار

الحاوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ-٢٠٠٧م

٩٨- **الجَوْهَرُ المُنَظَّم** فی زیارة القبر الشّریف النّبویّ المکرّم المعظّم- للهیتمی، المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی (ت ٩٧٤ھ)، المکتبة القادریة بالجامعة النّظامیّة الرّضویّة لاهور

٩٩- **حاشیة السّندی** علی السُّنَنِ لابن ماجة- لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدّین محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٧ھ- ١٩٩٦م

١٠٠- **حاشیة السّندی** علی السُّنَن للنّسائی- لأبی الحسن الکبیر، الإمام نورالدّین محمد بن عبدالهادی الحنفی (ت ١١٣٨ھ)، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ- ٢٠٠٣م

١٠١- **حاشیة العلّامة** ابن حجر الهیتمی (علی شرح الإیضاح فی مناسك الحج)، للعلامة أحمد بن محمد بن علی المکی الشّافعی (ت ٩٧٤ھ)، تحقیق عبدالمنعم إبراهیم، مکتبة نزار مصطفی الباز، مکة المکرمة، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٧ھ-٢٠٠٦م

١٠٢- **حَاشِیَةُ العَلّامة الصّاوی** (علی التّفسیر الجلالین) لأحمد بن محمد المصری المالکی (ت ١٢٤١ھ)، دار إحیاء التّراث العربی بیروت، الطّبعة الأولی ١٤١٩ھ- ١٩٩٩م

١٠٣- حاشیه مکتوباتِ إمام ربّانی، للعلامة نور أحمد البیروی، مکتبه أحمدیه محمّدیّه، کوئٹه

١٠٤- **حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی العَالَمِیْن** فی مُعجزاتِ سیّدِ المُرسَلین صلی اللّٰه علیه وسلم- للنّبهانی، الشّیخ یوسف بن إسماعیل الشّافعی (ت ١٣٥٠ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالوارث محمد علی، دارالکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ- ١٩٩٦م

١٠٥- **حِلْیَةُ الأَوْلِیاء وطَبَقَاتُ الأصفیاء**- للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤٣٠ھ)، دارالکتب العربی، الطّبعة الخامسة ١٤٠٧ھ- ١٩٨٧م

١٠٦- **حَیَاةُ الأَنْبِیاء** صَلَوَاتُ اللّٰه علیهم بعد وفاتهم- للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین (ت ٤٥٨ھ)، تحقیق الدّکتور أحمد بن عطیة الغامدی، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنوّرة الطّبعة الثّانیّة ١٤٢٢ھ- ٢٠٠١م

١٠٧- **حیات القلوب** فی زیارة المحبوب- للثّنوی، الإمام المخدوم محمد هاشم بن عبدالغفور الحارثی السّندی الحنفی (ت ١١٧٤ھ)، إدارة المعارف، کراتشی ١٣٩١ھ

١٠٨- **خَزَائِنُ العِرفَان**- لصدر الأفاضل، السّیّد محمد نعیم الدّین الحنفی (ت ١٣٦٧ھ)، المکتبة الرّضویة، کراتشی

١٠٩- **خصائص الأمّة المحمّدیة**- للعلامة السیّد محمد بن علوی المالکی، الکمتبة العصریّة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ- ٢٠٠٦م

١١٠- **الخَصَائِصُ الکُبریٰ**- للسّیوطی، جلال الدّین أبی الفضل عبدالرّحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت ٩١١ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت

١١١- **خلاصۃ محمدی**، للدّکتور محمد مسعود أحمد، إداره مسعودیة، کراتشی ١٤٢٦ھ- ٢٠٠٥م

١١٢- **دُرُّ الثّمین** فی مُبشّرات النّبیّ الکریم- للدّهلوی، المحدّث قُطب الدّین أحمد بن عبدالرّحیم، الشّهیر بشاه ولی اللّٰه (ت ١١٧٦ھ)، مع الحواشی للشّاه محمد إسحاق الدّهلوی، سُنّی دار الإشاعة علویّة رضویّة، فیصل آباد

١١٣- **درِ حبیب ﷺ کی حاضری** جنت کی ضمانت ہے، از اقاضات المفتی محمد أشفاق القادری الرّضوی، تحریك إتحاد أهسلنّت (باکستان) کراتشی ٢٠٠٢م

١١٤- **الدُّرَرُ السَّنِیَّة** فی الرّدّ علی الوهّابیّة، للعلامة أحمد بن زینی دحلان المکی (ت ١٣٠٤ھ)، المکتبة الحقیقة، استانبول، ترکیة ١٤٠٣ھ- ١٩٨٢م

١١٥- **الدُّرُّ المُختار** شرح تَنْوِیْر الأبْصَار- للحصکفی، العلامة محمد بن علی الحنفی (ت ١٠٨٨ھ)، تحقیق عبدالمُنعم خلیل إبراهیم، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٣ھ- ٢٠٠٢م

١١٦۔ **الدُّرَر المنتثرة** فی الأحادیث المشتهرة۔ (علی هامش الفتاوی الحدیثیة) للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرّحمٰن الشافعی (ت ٩١١ ھ)، مطبعة مصطفی البابی الحلبی و أولاده، بمصر، الطّبعة الأولی ١٣٥٦ھ۔ ١٩٣٧م

١١٧۔ **الدُّرُّ المنثور** فی التّفسیر بالمأثور، للسّیوطی، الإمام جلال الدّین عبد الرحمٰن بن أبی بکر الشّافعی (ت٩١١ ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

١١٨۔ **الدُّرُّ المنضود** فی الصّلاة والسّلام علی صاحب المقام المحمود۔ للهیتمی، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکّی الشّافعی (ت ٩٧٤ھ)، عنی به یوجمعة عبدالقادر مکری و محمد شادی مصطفیٰ عریش، دار المنهاج، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

١١٩۔ **دفاع عن معاویة** رضی اللہ عنه۔ لزید بن عبد العزیز الفیاض (ت ١٤١٦ ھ)، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

١٢٠۔ **دلائل الخیرات** فی ذکر الصّلاة علی النّبی المختار صلی اللّٰه علیه وسلم للإمام أبی عبداللّٰه محمد بن سلیمان الجزولی السّملالی الحسنی (ت ٨٧٠ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

١٢١۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّة** لابن کثیر، أبی الفداء عماد الدّین إسماعیل بن عمر (ت٧٧٤ ھ) معرکہ أهل السُّنّة برکات رضا، فوربندر غجرات، الهند، الطّبعة الأولی ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٣م

١٢٢۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّة** للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد اللّٰه بن أحمد (ت ٤٣٠ ھ)، تحقیق الدّکتور محمد روّاس قلعه جی و عبد البرّ عبّاس، دار النّفائس

١٢٣۔ **دَلَائِلُ النُّبُوَّة** و معرفة أحوال صاحب الشّریعة۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشّافعی (ت ٤٥٨ ھ)، تعلیق الدّکتور عبد المعطی قلعجی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولی ١٤٢٣ھ۔ ٢٠٠٢م

١٢٤۔ **دلیلُ النّاسک** ۔ للعلامة عبدالغنی بن یاسین اللّبدیّ الحنبلی (ت ١٣١٩ ھ)، عُنی به راشد بن عامر، دار الزّمان، المدینة المنوّرة، ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

١٢٥۔ **دِیْوَان حَسَّان بن ثابت** الأنصاری مع شرحه۔ ضبطه وصحّحه عبدالرحمٰن البرقوقی، دار الکتاب، بیروت ١٤١٠ھ۔ ١٩٩٩م

١٢٦۔ **الذَّخَائِرُ القُدسیّة** فی زیارة خیر البریة ﷺ۔ للعلامة عبدالحمید بن محمد علی بن عبدالقادر قُدس المکی الشّافعی (ت ١٣٣٥ ھ) عُنیَ به قصیّ محمد نورس الحلّاق، دار الحاوی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

١٢٧۔ **الذِّکر المحمود** فی بیان المولد المسعُود۔ للعلّامة محمد إمام الدّین الحنفی القادری الرّضوی، کِردّهر سسٹم پریس، لاهور۔

١٢٨۔ **ذوقِ نعت**۔ للعلامة حسن رضا بن نقی علی خان البریلوی القادری الحنفی، نوریّه رضویّه پبلی کیشنز، فیصل آباد، ١٩٩٦م

١٢٩۔ **الرَّحیقُ المختوم** شرح قلائد المنظوم (لابن عبدالرّزاق الحنفی فی ضمن رسائل ابن عابدین)۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت ١٢٥٢ ھ)، المکتبة الهاشمیة فی دمشق ١٣٢١ھ

١٣٠۔ **رد المحتار** علی الدّرّ المختار۔ لابن عابدین، العلامة السیّد محمد أمین الآفندی الشّامی الحنفی (ت ١٢٥٢ ھ)، دار المعرفة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

١٣١۔ **رسائل ابن عابدین**= مجموعة رسائل ابن عابدین

١٣١۔ **رسالة فی إثبات کرامات الأولیا** ۔ للسّخاوی، العلامة شهاب الدّین أحمد بن محمد المصری الأزهری الشّافعی (ت١١٩٧ ھ)، المکتبة الحقیقة استانبول، ترکیة، ١٤٠٣ھ۔ ١٩٨٣م

١٣٢۔ **رفعت شان** وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ، للنّوری، العلامة محب اللّٰه، فقیه اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور، لوکاره ١٤٣١ھ۔ ٢٠١٠م

١٣٣۔ **رُوْحُ البَیان**۔ للحقّی، الشّیخ إسماعیل البروسی الحنفی (ت ١١٣٧ ھ)، تعلیق الشّیخ أحمد عزّو عنایه، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٤م

١٣٤۔ **الرّوح** فی الکلام علی أرواح الأموات والأحیاء۔ لابن القیّم، شمس الدّین أبی

عبد اللّٰه محمد بن أبي بكر الزُّرعيّ الدّمشقي (ت ٧٠١ ھ)، تحقيق يوسف علي بديوي، دار ابن كثير، دمشق، بيروت، الطّبعة السّادسة ١٤٢٥ ھ ـ ٢٠٠٥م

١٣٥ـ **الرّوح** في الكلام على أرواح الأموات والأحياء ـ لابن القيّم، شمس الدّين أبي عبد اللّٰه محمد بن أبي بكر الزُّرعيّ الدّمشقي (ت ٧٠١ ھ)، تعليق محمد خالد العطّار، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ ھ ـ ٢٠٠٣م

١٣٦ـ **الرُّوح** في الكلام على أرواح الأموات والأحياء ـ لابن القيّم، شمس الدّين أبي عبد اللّٰه محمد بن أبي بكر الزُّرعيّ الدّمشقي (ت ٧٠١ ھ)، دار القلم بيروت، الطّبعة الثانيّه ١٤٠٣ ھ ـ ١٩٨٣م ـ

١٣٧ـ **رُوحُ المَعَانِيْ** في تفسير القرآن وسبع المثاني ـ للآلوسي، العلامة أبي الفضل شهاب الدين السيّد محمود البغدادي الحنفي (ت١٢٧٩ ھ)، صحّحه محمد أحمد الأمد، وعمر عبد السّلام السّلامي، دار إحياء التُّراث العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٠ ھ ـ ١٩٩٩م

١٣٨ـ **الرَّوضُ الأُنُف** في تفسير السّيرة النّبويّة لابن هشام ـ للسّهيلي، الفقيه أبي القاسم عبد الرحمٰن بن أبي الحسن الخثعمي (ت٥٨١ ھ)، دار الفكر، بيروت ١٤٠٩ ھ ـ ١٩٨٩م

١٣٩ـ **الرِّيَاضُ النَّضرة** في مناقب العشرة ـ للإمام أبي العبّاس أحمد بن عبد الله الشهير بالمُحبّ الطّبري (٦٩٤ ھ)، دار المنار، القاهرة، الطّبعة الأولى ١٤١٥ ھ ـ ١٩٩٥م

١٤٠ـ **زَادُ المَسِير** في علم التّفسير ـ لابن الجوزي، جمال الدّين عبد الرّحمن بن علي (ت ٥٩٧ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٢ ھ ـ ٢٠٠٢م

١٤١ـ **زَادُ المَعَادِ** في هدى خَيْرِ العباد ـ لابن القيّم، شمس الدّين أبي عبد اللّٰه محمد أبي بكر الزُّرعيّ الدّمشقي (ت ٧٥١ ھ)، دار إحياء التُّراث العربي، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢١ ھ ـ ٢٠٠١م

☆ **الزُّبدة المُحْمِلة** في شرح البُردة = شرح قصيدة البردة

١٤٢ـ **زبدة المقامات** ـ للبدخشاني، العارف محمد هاشم الكشمي (ت١٠٥٨ ھ)،

منشي نول كشور، كانپور ١٣٠٧ ھ، و مكتبة الحقيقة، استانبول ١٤٠٨ ھ ـ ١٩٨٨م

١٤٣ـ **الزُّهد والرّقائق** ـ لابن المبارك، الإمام شيخ الإسلام عبد اللّٰه بن المبارك المروزي (ت ١٨١ ھ)، تحقيق وتعليق أحمد فريد، دار العقيدة، القاهرة، الطّبعة الاولىٰ ١٤٢٥ ھ ـ ٢٠٠٤م

١٤٤ـ **سبع سنابل** ـ للعارف عبد الواحد يلگرامي، (مترجم)، حامد اينڈ كمپني، لاهور، الطّبعة الثّانية ١٩٩٩م

١٤٥ـ **سُبُلُ الهُدىٰ والرَّشاد** في سيرةِ خيرِ العباد ـ للصّالحي الشّامي، الإمام محمد بن يوسف الدّمشقي الشّافعي (ت٩٤٢ ھ)، تحقيق وتعليق الشّيخ عادل أحمد عبد الموجود والشّيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤١٤ ھ ـ ١٩٩٣م

١٤٦ـ **السِّرَاجُ المُنِير** شرح الجامع الصّغير ـ للعزيزي، العلّامة علي بن أحمد (ت ١٠٠٠ ھ)، مكتبة الإيمان، المدينة المنوّرة

١٤٧ـ **[illegible] کی غلامی پر اللہ تعالیٰ کا انعام** ـ للتُّرابي، محمد شهزاد القادري، زاويه پبلشرز، لاهور، ٢٠٠٦م

١٤٨ـ **سَعَادَةُ الدَّارَيْن** في الصّلاة على سيّد الكونين ﷺ ـ للنّبهاني، يوسف بن إسماعيل القاضي الشّافعي (ت ١٣٥٠ ھ)، تخريج وتصحيح عبد الوارث محمد علي، مركز أهلِ السُّنّة بركات رضا، پور بندر غجرات، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ ھ ـ ٢٠٠٤م

١٤٩ـ **السُّنّة** ـ لابن أبي عاصم الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو (ت ٢٨٧ ھ)، دار ابن حزم، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٦٤ ھ ـ ٢٠٠٤م

١٥٠ـ **السُّنّة** ـ للإمام عبد اللّٰه بن أحمد ابن حنبل (ت ٢٩٠ ھ)، تحقيق أبي هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٤ ھ ـ ٢٠٠٣م

١٥١۔ سُنّت کی آئینی حیثیت، للعلامة بدر القادری، جمعیّة إشاعة أهل السُّنّة (باکستان) کراتشی، ١٤٣٠ھ۔ ٢٠٠٩م

١٥٢۔ سُنَن ابن ماجة۔ للإمام أبی عبد اللّٰه محمد بن یزید القَزْوِینی (ت ٢٧٣ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

١٥٣۔ سُنَن أبی داؤد۔ للإمام سلیمان بن أشعث السِّجستانی (ت ٢٧٥ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

☆ سُنَن الترمذی = الجامع الصّحیح

١٥٤۔ سُنَن الدّارقطنی۔ للإمام علی بن عمر البغدادی (ت ٣٨٠ھ)، تعلیق محدی بن منصور، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

١٥٥۔ سُنَن الدّارمیّ۔ للإمام أبی محمد عبد اللّٰه بن عبد الرّحمٰن (ت ٢٥٥ھ)، تخریج الشّیخ محمد عبد العزیز الخالدی، دار الکتب العلمیة بیروت

١٥٦۔ السُّنَن الکُبریٰ۔ للبیهقی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسین الشّافعی (ت ٤٥٨ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

١٥٧۔ السُّنَن الکُبریٰ۔ للنّسائی، الإمام أبی عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب الخُراسانی (ت ٣٠٣ھ)، تحقیق حسن عبد المُنعِم شلبی، مؤسّسة الرّسالة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

☆ سُنَن الصُّغریٰ = سُنَن النّسائی

١٥٨۔ سُنَن النّسائی۔ للإمام أبی عبد الرّحمٰن أحمد بن شعیب الخُراسانی (ت ٣٠٣ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

١٥٩۔ سِیَر أعلام النُّبلاء۔ للذّهبی، الإمام شمس الدین محمد بن أحمد (ت ٧٤٨ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

١٦٠۔ السِّیرة الحلبیّة۔ للحلبی، العلامة علی بن برهان الدّین الشّافعی (ت ١٠٤٤ھ)، ضبطهٗ و صحّحه عبد اللّٰه محمد الخصیلی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

١٦١۔ السِّیرة النّبویّة لابن هشام، أبی محمد عبد الملك المعافری (ت ٢١٣ھ) (مع الرّوض الأُنف)، تعلیق طه عبد الرّؤف سعد، دار الفکر، بیروت ١٤٠٩ھ۔ ١٩٨٩م

١٦٢۔ شانِ حبیب الرّحمٰن۔ للنّعیمی، المفتی أحمد یار خان البدایونی الحنفی (ت ١٣٩١ھ)، مکتبة إسلامیة، لاهور۔

١٦٣۔ شانِ مصطفیٰ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ، للعلامة المفتی غلام حسن القادری، مشتاق بك کارنر، لاهور

١٦٤۔ الشّذرة فی الأحادیث المشتهرة۔ لابن طُولُون، أبی عبد اللّٰه محمد بن علی بن محمد الصّالحی (ت ٩٥٣ھ)، تحقیق کمال بن یسیوتی زغول، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٣ھ۔ ١٩٩٣م

☆ شرح الخریوتی علی البُردة = عصیدة الشّهدة

١٦٥۔ شرح أُصول إعتقاد أهل السُّنّة والجماعة۔ للطّبری اللالکائی، الحافظ أبی القاسم هبة اللّٰه ابن الحسن الشّافعی (ت ٤١٨ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

١٦٦۔ شرح السُّنّة۔ للبغوی، الإمام أبی محمد الحسین بن مسعود (ت ٥١٦ھ)، تحقیق الشّیخ علی محمد معوّض والشّیخ عادل أحمد عبد الموجود، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الثّانیة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

١٦٧۔ شرح الشّفا۔ للقاری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی المعروف بالملا علی القاری (ت ١٠١٤ھ)، صحّحه عبد اللّٰه محمد الخلیلی، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

١٦٨۔ شرح صحیح مسلم۔ للنّووی، الإمام أبی زکریا یحی بن شرف الشّافعی (ت ٦٧٦ھ)، تحقیق محمد فواد عبد الباقی، دار الکتب العلمیة، بیروت ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

١٦٩۔ شرح الطّیبی (علی مشکاة المصابیح)۔ للإمام شرف الدّین الحسین بن محمد

(ت ٧٤٣ھ)، تعليق أبي عبدالله محمد علي سمك، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ھ ـ ٢٠٠١م

١٧٠ـ شرح العقائد النسفية ـ للتفتازاني، الإمام سعد الدين مسعود بن عمر (ت ٧٩١ھ)، قديمي كتب خانه كراتشي

١٧١ـ شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية ـ للعلامة محمد بن عبد الباقي الزرقاني، المالكي (ت ١١٢٢ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧ھ ـ ١٩٩٦م

١٧٢ـ شرح قصيدة البردة ـ للقاري، الإمام علي بن سلطان محمد الحنفي (ت ١٠١٤ھ) مخطوط مصوّر مخزون في دار الكتب للمفتي محمد أحمد النعيمي الواقع في غريب آباد ملير كراتشي، وفي دار الكتب لجمعية إشاعة أهل السنّة الواقع بحوالر نور مسجد مينها در، كراتشي

١٧٣ـ شرح قصيدة البردة ـ للعلامة محيّ الدين محمد بن مصطفىٰ بشيخ زاده (على هامش عصيدة الشهدة)، نور محمد أصح المطابع، كراتشي ـ

١٧٤ـ شرح معاني الآثار ـ للطحاوي، الإمام أبي جعفر أحمد بن محمد المصري الحنفي (ت ٣٢١ھ)، تحقيق محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٤ھ ـ ١٩٩٤م

١٧٥ـ شرف المصطفىٰ ﷺ ـ للنيسابوري، الإمام الحافظ أبي سعد عبدالملك بن أبي عثمان محمد (ت ٤٠٦ھ)، تحقيق أبي عاصم، دار البشائر الإسلامية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ ـ ٢٠٠٣م

١٧٦ـ الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ ـ للقاضي أبي الفضل عياض بن موسى بن عياض اليحصبي المالكي (ت ٥٤٤ھ)، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٤ھ ـ ٢٠٠٣م

١٧٧ـ شفاء السقام في زيارة خير الأنام ـ للسبكي، الإمام المحدّث تقي الدين علي الشافعي (ت ٧٥٦ھ)، نوريه رضوية بيلي كيشنز، لاهور ـ

١٧٨ـ الشمائل المحمدية ـ للترمذي، الإمام أبي عيسىٰ محمد بن عيسىٰ (ت ٢٧٩ھ)، تحقيق عبده علي كوشك، اليمامة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت الطبعة الأولىٰ ١٤٢٣ھ ـ ٢٠٠٢م

١٧٩ـ شواهد النبوّة لتقوية يقين أهل الفتوة ـ للجامي، نور الدين عبد الرحمن الحنفي (ت ٨٩٨ھ)، حاجي محمد رفيق وحاجي نعمت الله تاجران كتب، قندهار، أفغانستان

١٨٠ـ شهد سے شيرين محمد ﷺ ـ للأويسي، العلامة أبي صالح محمد فيض أحمد الحنفي القادري، مكتبة أويسية، بهاولفور ١٤٠٥ھ ـ ١٩٨٥م

١٨١ـ صلاتے قوى شرح مثنوى مولوى ومعنوى ـ للأويسي، العلامة أبي صالح محمد فيض أحمد، مكتبة أويسية، بهاولفور، ١٩٨١م

١٨٢ـ صحيح ابن خزيمة ـ للإمام أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة النيسابوري (ت ٣١١ھ)، تحقيق وتعليق الدكتور محمد مصطفىٰ الأعظمي، المكتب الإسلامي، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٤ھ ـ ٢٠٠٣م

١٨٣ـ صحيح البخاري ـ للإمام أبي عبدالله محمد بن إسماعيل الجعفي (ت ٢٥٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ ـ ١٩٩١م

١٨٤ـ صحيح مسلم ـ للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري (ت ٢٦١ھ)، دار الأرقم، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ ـ ٢٠٠١م

١٨٥ـ الصواعق المحرقة في الردّ على أهل البدع والزندقة ـ للهيثمي، الإمام المحدّث أحمد بن محمد بن علي ابن حجر المكي الشافعي، (ت ٩٧٤ھ)، علّق عليه عبدالوهاب عبداللطيف، مكتبة القاهرة، مصر

١٨٦ـ الضعفاء الكبير ـ للعقيلي، الحافظ أبي جعفر محمد بن عمر المكي (ت ٣٢٢ھ)، تحقيق الدكتور عبدالمعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٠٤ھ ـ ١٩٨٤م

١٨٧ـ ضياء القرآن ـ للأزهري، پير كرم شاه، ضياء القرآن پبلى كيشنز، لاهور

☆ طَبَقَاتُ ابن سعد= الطّبقات الكُبرى

١٨٨۔ **الطّبقاتُ الكبيرى**۔ لابن سعد، محمد (ت ٢٣٠ ھ)، تعليق سهيل كيّالي، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٤ ھ۔ ١٩٩٤م

١٨٩۔ **الطّريقةُ المُحمّديّة** والسّيرة الأحمديّة۔ للبركلي، الإمام محمد بن بير علي بن إسكندر الرّومي التّركي (ت ٩٨١ ھ)، تحقيق الدّكتور محمد حسيني مصطفىٰ، دار العلم العربي، حلب، سورية، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٣ ھ۔ ٢٠٠٢م

١٩٠۔ **العُجاب** في بيان الأسباب۔ للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي ابن حجر الشّافعي (ت ٨٠٢ ھ)، تحقيق عبدالكريم محمد إنيس، دار ابن الجوزي، الطّبعة الثّانية ١٤٢٦ ھ

١٩١۔ **عُدّة الحِصن الحصين** من كلام سيّد المرسلين۔ للجزري، الإمام شمس الدين محمد بن محمد (ت ٨٨٣ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت

١٩٢۔ **عَقِيدَةُ الشُّهدة** شرح قصيدة البُردة، للخربوتي، العلامة عمر بن أحمد، نور محمد أصح المطابع كراتشي

١٩٣۔ **العَطايا النّبويّة** في الفتاوى الرّضويّة = الفتاوىٰ الرّضوية

١٩٤۔ **عُقُود الجمان** في مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان الفلاحي الشّامي۔ الإمام محمد بن يوسف الدّمشقي الشّافعي (ت ٩٣٢ ھ)، مكتبة الإيمان السّمانية، المدينة المنوّرة

١٩٥۔ **علمی مرکزیاں** عہد رسالت اور عہد صحابہ میں (التّراتب الإدارية، القسم العاشر)۔ للكتاني، العلامة محمد عبدالحيّ بن عبدالكبير الحسني، (ت ١٣٨٢ ھ)، مترجم العلامة الحافظ محمد إبراهيم الفيضي، مكتبة فيض القران، كراتشي ١٤٢٨ ھ۔ ٢٠٠٧م

١٩٦۔ **عُمدة الرّعاية** في حلّ شرح الوقاية۔ للكنوي، العلامة أبي الحسنات عبدالحيّ الحنفي (ت ١٣٠٤ ھ)، دار الكتب العلمية بيروت ٢٠٠٩م و مكتبة إمداديه ملتان

١٩٧۔ **عُمدة القاري** شرح صحيح البخاري۔ للعيني، الإمام بدرالدين أبي محمد محمود بن أحمد الحنفي (ت ٨٥٥ ھ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٨ ھ۔ ١٩٩٨م

١٩٨۔ **عمل اليوم و اللّيلة** (مع عُجالة الرّاغب)۔ لابن السُّنّي، الحافظ أبي بكر أحمد بن محمد الدّينوري (ت ٣٦٤ ھ)، دار ابن حزم، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٢ ھ۔ ٢٠٠١م

١٩٩۔ **عَمَلُ اليوم واللّيلة**۔ للنّسائي، الإمام أبي عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب الخُراساني (ت ٣٠٣ ھ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٨ ھ۔ ١٩٨٨م

٢٠٠۔ **عيد ميلاد النّبيّ** كا بنيادى مقدمہ۔ للعلامة أبي الفتح نصر الله خان، كراتشي

٢٠١۔ **الغَمز** على اللُّماز في الموضوعات المشهورات۔ للسّمهودي، الإمام نورالدين أبي الحسن الشّافعي (ت ٩١١ ھ)، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولىٰ ١٤٠٦ ھ۔ ١٩٨٦م

٢٠٢۔ **غيث العباد** ببيان الرّشاد۔ للشّيخ مصطفى أبي يوسف الحمامي من علماء الأزهر، دار إحياء الكتب العربيّة، مصر ١٣٥٠ ھ

٢٠٣۔ **فتاوىٰ ابن صلاح**۔ للإمام تقي الدّين أبي عمرو عثمان بن صلاح الشّافعي (ت ٦٤٣ ھ)، دار المعرفة، بيروت

٢٠٤۔ **فتاوىٰ أحمدية**۔ للأعظمي، العلّامة أمجد علي، صدر الشّريعة الحنفي (ت ١٣٦٧ ھ)، رتّبه عبد المنّان الكليمي، و علّق عليه المفتي محمد شريف الحق الأمجدي، المكتبة الرّضوية، كراتشي، الطّبعة الأولى ١٤١٧ ھ۔ ١٩٩٧م

٢٠٥۔ **الفتاوىٰ البزازية**۔ (على هامش الفتاوىٰ الهندية) للكردري، حافظ الدّين محمد بن محمد الحنفي (ت ٨٢٧ ھ)، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٣١٢ ھ۔ ١٩٧٣م

٢٠٦۔ **الفَتاوىٰ الرّضَوِيّة**۔ مع التّخريج، لإمام أهل السّنّة، الإمام أحمد رضا بن تقي علي خان الحنفي (ت ١٣٤٠ ھ)، رضا فاؤنديشن، لاهور

٢٠٧۔ **فتاوىٰ الرّملي**۔ في فروع الفقه الشّافعي، للإمام شهاب الدّين أحمد بن حمزة

الرّملی (ت۹۰۷ ھ)، وجمع شمس الدّین محمد بن أحمد الرّملی (ت ۱۰۰٤ ھ)، تحقیق محمد عبدالسّلام شاهین، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲٤ھ۔ ۲۰۰٤م

۲۰۸۔ **فتاویٰ مهریة**۔ للعلامة السیّد پیر مهر علی شاه الگیلانی، رتّبه العلامة فیض أحمد فیض، طبع فی باکستان انترنیشنال برنترز، لاهور ۱٤۱۷ھ۔ ۱۹۹۸م

۲۰۹۔ **فتح الباری** شرح صحیح البخاری۔ للعسقلانی، الحافظ أحمد بن علی بن حجر الشّافعی (ت۸۵۲ ھ)، تحقیق الشّیخ عبدالعزیز بن عبدالله، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّالثة ۱٤۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۱۰۔ **الفتح الکبیر** فی ضمّ الزّیادة إلی الجامع الصّغیر۔ للسّیوطی، جمعه و رتّبه الشّیخ یوسف بن إسماعیل النّبهانی الشّافعی (ت ۱۳۵۰ ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولی ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۱۱۔ **فتح المتعال** فی مدح التّعال (وصف نعال النّبیّ ﷺ)، للنّلمسانی، الإمام أبی العباس شهاب الدّین أحمد بن محمد بن أحمد المقری المالکی (ت ۱۰٤۱ ھ)، ضبطه أحمد فرید المزیدی دارالکتب العلمیة بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۷ھ۔ ۲۰۰٦م

۲۱۲۔ **فتوی فی کرامات اولیاء** (ملحق الدّرر السّنیة)۔ فتاویٰ العلامة شمس الدین محمد أحمد الشّافعی (ت ۱۰٦۹ ھ)، المکتبة الحبیبیة، ترکیة

۲۱۳۔ **قرّة العیون** بمأثور الخطاب المخرّج علی کتاب الشّهاب۔ للدّیلمی، الحافظ شیرویه بن شهردار بن شیرویه (ت ۵۰۹ ھ)، دار الفکر، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م

۲۱٤۔ **قصل الخطاب** بوصل الأحباب۔ للعارف الإمام المحدّث، المفسّر محمد بن محمد بن محمد البخاری الشهیر بخواجه محمد پارسا، دار الإشاعة العربیة، کوئٹة

۲۱۵۔ **فضل الصّلاة** علی النّبیّ ﷺ، للجهضمی، الحافظ القاضی إسماعیل بن

إسحاق الأزدی البصری (ت۲۸۲ ھ)، تحقیق أسعد بن تیم، دارالعلوم عمان، الأردن، الطّبعة الأولیٰ ۱٤۲۳ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۱٦۔ **فضل الصّلاة** علی النّبیّ صلی الله علیه وسلم۔ للحسینی، السیّد عبدالله سراج الدّین، مکتبة دارالفلاح

۲۱۷۔ **قواعد العراقیین**۔ للحافظ أبی سعید النّقاش، الحنبلی (ت ۱٤۱٤ ھ)، تحقیق و تعلیق محمدی السیّد إبراهیم، مکتبة القرآن، القاهرة

۲۱۸۔ **فیض القدیر** (شرح الجامع الصّغیر من أحادیث البشیر النّذیر)۔ للمناوی، العلامة زین الدّین محمد عبدالرّؤف (ت۱۰۳۱ ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت ۱٤۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م

۲۱۹۔ **قیوض الحرمین**۔ للدّهلوی، المحدّث شاه قطب الدّین أحمد بن عبدالرّحیم الحنفی، الشّهیر بشاه ولیّ الله (ت۱۱۷٦ ھ)، مطبع أحمدی، دهلی

۲۲۰۔ **القاموس المحیط**۔ للفیروز آبادی، مجد الدین محمد یعقوب (ت۸۱۷ ھ)، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّانیة ۱٤۲۰ھ۔ ۲۰۰۰م

۲۲۱۔ **القول البدیع** فی الصّلاة علی الحبیب الشّفیع، لشمس الدّین أبی الخیر محمد بن عبدالرّحمن بن محمد بن أبی بکر بن عثمان بن عبدالله بن عبدالملک بن بشکوال (ت ۵۷۸ ھ)، تحقیق سیّد محمد سیّد و خلاف محمود عبدالسمیع، دارالکتب العلمیة، بیروت الطّبعة الأولیٰ ۱۹۹۹م

۲۲۲۔ **قرّة العینین** فی تفضیل الشّیخین رضی الله تعالیٰ۔ للدّهلوی، المحدّث أحمد بن عبدالرّحیم الحنفی، الشّهیر بشاه ولیّ الله (۱۱۷٦ ھ)، المکتبة السّلفیة، لاهور، تصویر المطبوع مطبع مجتبائی دهلی ۱۳۱۰ھ

۲۲۳۔ **القِری** لقاصد أمّ القُری۔ للطّبری، الحافظ أبی العباس أحمد بن عبدالله الشّهیر بمحب الدّین الطبری (ت ٦۹٤ ھ)، تحقیق مصطفی السّقاء المکتبة العلمیة، بیروت

۲۲٤۔ **قطب الإرشاد**۔ للعلوی، العلامة فقیرالله بن عبدالرحمٰن النّقشبندی الحنفی (ت ۱۱۹۵ ھ)، مکتبة إسلامیة، کوئٹة

٢٢٥۔ **قَصِيْدَةُ الْبُرْدَة**۔ للبوصيرى، الإمام شرف الدّين أبى عبدالله محمد بن سعيد بن حمّاد الصّنهاجى المصرى (ت٦٩٦ھ)، جمعيّة إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، الواقع بحوار نور مسجد ميناور، كراتشى

٢٢٦۔ **القَوْلُ البَدِيْع** فى الصّلاةِ على الحَبِيْبِ الشَّفِيْع۔ للسّخاوى، الحافظ شمس الدّين محمد بن عبدالرحمٰن الشّافعى (ت٩٠٢ھ)، دارالكتاب العربى، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٥ھ۔ ١٩٨٥م

٢٢٧۔ **الكامل** فى ضُعَفَاء الرّجال۔ لابن عدى، الحافظ أبى أحمد عبدالله الجرجانى (ت ٣٦٠ھ)، تحقيق الشّيخ عادل أحمد والشّيخ على محمد معوّض، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٨ ٤ھ۔ ١٩٩٧م

٢٢٨۔ **كتاب الأذكار**۔ للنّووى، الإمام أبى زكريا يحىٰ بن شرف الشّافعى (ت٦٧٦ھ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة دارالبيان، دمشق، الطّبعة الثّالثة ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٢٩۔ **كتابُ الإعتِصَام**۔ للشّاطبى، الإمام أبى إسحاق إبراهيم بن موسى اللّخمى الغرناطى (ت٧٩٠ھ)، دارالفكر، بيروت ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٣٠۔ **كتاب الإيضاح** فى مناسك الحجّ والعمرة، للنّووى، الإمام أبى زكريا يحىٰ بن شرف الشّافعى (ت٦٧٦ھ)، دارالبشائر الإسلامية، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

٢٣١۔ **كتابُ البِدع والنّهى عنها**۔ لابن وضّاح، العلامة أبى عبدالله محمد بن وضّاح القُرطبى (ت٢٨٧ھ)، تخريج أبى عمير معدى بن محمد المصرى، مكتبة عبدالمصور بن محمد، القاهرة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٦ھ

٢٣٢۔ **كتابُ التّاريخ الكبير**۔ للبُخارى، الإمام محمد بن إسماعيل الجُعفى (ت٢٥٦ھ)، تحقيق مصطفى عبدالقادر أحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٣٣۔ **كِتَابُ التَّعرِيْفَات**۔ للشّريف الجرجانى، الإمام على بن محمد بن على الحسينى

الحنفى (ت٨١٦ھ)، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

٢٣٤۔ **كتاب تلخيص المستدرك**۔ للذّهبى، الإمام شمس الدّين أبى عبدالله (ت٧٤٨ھ)، تحقيق، الدّكتور محمود مطرجى، دارالفكر، بيروت ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٢م

٢٣٥۔ **كتاب التّهجد**۔ للأشبيلى، الحافظ أبى محمد عبد الحق عبد الرحمٰن (ت٥٨١ھ)، تحقيق و تعليق مسعد عبد الحميد السّعدانى وغيره، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٥ھ۔ ١٩٩٤م

٢٣٦۔ **كتاب الدّعاء**، للطّبرانى، الإمام أبى القاسم سليمان بن أحمد (ت٣٦٠ھ)، تحقيق مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

٢٣٧۔ **كتاب الشّريعة**۔ للآجرى، الإمام أبى بكر محمد بن الحسين (ت٣٦٠ھ) تحقيق الدّكتور عبدالله بن عمر بن سليمان الدّميجى، دارالوطن، الرّياض، الطّبعة الثّانية ١٤٢٠ھ۔١٩٩٩م

٢٣٨۔ **كتاب الصّمت** (فى ضمن موسوعة ابن أبى الدّنيا)۔ لابن أبى الدّنيا، الإمام الحافظ أبى بكر عبدالله بن محمد القرشى (ت٢٨١ھ)، المكتبة العصريّة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٦ھ۔٢٠٠٦م

٢٣٩۔ **كتاب الفتوح** للعلامة أبى محمّد أحمد بن أعثم الكوفى (ت ٣١٤ھ)، تحقيق على شيرى، دارالأضواء، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

٢٤٠۔ **كتابُ القَدر**۔ للفريابى، الحافظ أبى بكر جعفر بن محمد (ت ٣٠١ھ)، تحقيق سعد عبدالغفّار على، دار أضواء السّلف المصريّة، القاهرة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٢٤١۔ **كِتَابُ المَغَازِىْ**۔ للواقدى، أبى عبدالله محمد بن عمر (ت ٢٠٧ھ)، تحقيق محمد عبدالقادر أحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٤م

☆ **كتابُ المُنتقى**= المُنتقى

☆ **الكرماني شرح صحيح البخاري**= كواكب الدّراري

٢٤٢۔ **كشف الأستار** عن زوائد البزّار على الكُتُب السّتّة۔ للهيثمي، الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر (ت ٨٠٧ ھ)، تحقيق حبيب الرّحمٰن الأعظمي، مؤسّسة الرّسالة، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٤ھ۔ ١٩٨٤م

٢٤٣۔ **كشفُ الخفاء** ومُزيل الألباس عمّا اشتهر من الأحاديث على الألسنةِ النّاس۔ للعجلوني، الشّيخ إسماعيل بن محمد الجراحي الشّافعي (ت ١١٦٢ ھ)، ضبطه وصحّحه الشّيخ محمد عبدالعزيز الخالدي، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔١٩٩٧م

٢٤٤۔ **كَشفُ الغُمّة** عن جميع الأمّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهاب بن أحمد بن علي المصري (ت ٩٧٣ھ)، دارالفكر، بيروت، ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م

٢٤٥۔ **الكَلامُ الأوضح** في تفسير سورة "الم نشرح" للعلامة نقي علي خان الحنفي (ت ١٢٩٧ھ)، ضياء الدّين بيلي كيشتر، كراتشي

٢٤٦۔ **كنزالإيمان** في ترجمة القران، لإمام أهل السنّة، الإمام أحمد الرضا بن نقي علي خان القادري الحنفي (ت ١٣٤٠ھ)، مكتبة رضويه، كراتشي

٢٤٧۔ **كنزُ العُمّال** في سُنَن الأقوال والأفعال۔ للهندي، العلامة علاؤالدين علي المتقي بن حسام الدين (ت ٩٧٥ھ)، تحقيق محمود عمر الدمياطي، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الثّانيّة ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٤٨۔ **كواكبُ الدّراري** (شرح صحيح البخاري)۔ للكرماني، الإمام شمس الدّين محمد بن يوسف بن علي الشّافعي (ت ٧٩٦ھ)، دار إحياء التّراث العربي، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤٠٥ھ۔ ١٩٨٥م

٢٤٩۔ **كوثرُ النّبيّ** وزلال حوضه الرّوي۔ للفرهاروي، العلامة عبدالعزيز بن أحمد مخطوط مصوّر مخزون في دارُالكُتُب للمفتي محمد أحمد النّعيمي الواقع في ملير كراتشي، ودارالكتب لجمعيّة إشاعة أهل السُّنّة والجماعة (باكستان)

الواقع بحوار نور مسجد، ميتادر كراتشي

٢٥٠۔ **گلدستہ درود شریف**، للعلامة السّيّد سعادت علي القادري (ت ١٤٣٠ ھ)، جمعية إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، كراتشي ٢٠٠٤م

٢٥١۔ **لُبابُ التّأويل** في معاني التّنزيل، للعلامة علاء الدين علي بن محمد البغدادي (ت ٧٢٥ھ)، مطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطّبعة الثّالثة ١٣٧٥ھ۔ ١٩٥٥م

٢٥٢۔ **لُبابُ النّقول** في أسباب النّزول، للسّيوطي، الإمام جلال الدّين عبد الرّحمن بن الكمال أبي بكر الشّافعي (ت ٩١١ھ)، تحقيق محمد الفاضل، مركز أهل السُّنّة بركات رضا الهند الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٥٣۔ **لِسانُ العَرَب**۔ لابن منظور، أبي الفضل جمال الدّين محمد بن كرم المصري (ت ٧١١ھ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٤م

٢٥٤۔ **لسان الميزان**۔ للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي ابن حجر الشّافعي (ت ٨٥٢ھ) تحقيق الشّيخ عادل أحمد عبد الموجود، و الشّيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٦ھ۔ ١٩٩٦م

٢٥٥۔ **لوائح الأنوار القُدسيّة** في العُهود المحمّديّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهاب بن أحمد بن علي المصري (ت ٩٧٣ھ)، تحقيق نوّاف الجرّاح، دارالقرأ، دمشق، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٢٥٦۔ **لَمعاتُ التّنقيح** شرح مشكاة المصابيح۔ للدّهلوي، الشّيخ عبدالحق بن سيف الدّين، المحدّث (ت ١٠٥٢ھ)، تحقيق محمد عبدالله المفتي، و تخريج عبد الرحمن الجوهري، مكتبة المعارف العلمية، لاهور، الطّبعة الثّانيّة ١٣٩٢ھ۔ ١٩٧٢م

٢٥٧۔ **مبدء و معاد** ۔ للمجدّد الألف الثّاني، الشّيخ أحمد بن عبدالأحد الفاروقي، السّرهندي الحنفي (ت ١٠٣٤ھ)، ترتيب و ترجمة للعلامة إقبال أحمد

الفاروقی، مکتبة نبویة لاهور

٢٥٨۔ **المَحَالِسَة وجواهرُ العِلم** للدِّينوري، الإمام أبي بكر أحمد بن مروان المالكي (ت٣٣٣ھ)، تحقيق السيّد يوسف أحمد، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

٢٥٩۔ **مَجْمَعُ البَحْرَين** في زوائد المُعجمَين (المُعجم الأوسط، المُعجم الصّغير للطّبراني)۔ للهيثمي، الحافظ نورالدين أبي الحسن علي بن أبي بكر (ت٨٠٧ھ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل الشّافعي، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

٢٦٠۔ **مَجْمَعُ الزَّوائِد** ومنبع الفوائد۔ للهيثمي، نورالدين علي بن أبي بكر المصري (ت٨٠٧ھ)، تحقيق عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٦١۔ **مجموعة رسائل** ابن عابدين۔ للشّامي، العلامة السيّد محمد أمين الآفندي الحنفي (ت١٢٥٢ھ)، المكتبة الهاشميّة، في دمشق ١٣٢١ھ

٢٦٢۔ **المُحدِّث الفاصل** بين الرّاوي و الواعي۔ للرّامهرمزي، القاضي الحسن بن عبد الرّحمن (ت٣٦٠ھ)، تحقيق الدّكتور محمد عجاج الخطيب، دار الفكر، بيروت، الطّبعة الأولى ١٣٩١ھ۔ ١٩٩٧م

٢٦٣۔ **محقّ التّحوّل** في مسئلة التّوسّل (في ضمن مقالاتِ الكوثري)۔ للكوثري، العلامة محمد زاهد بن حسن الحنفي (ت١٣٧١ھ)، أبي أيم سعيد كمبجي، كراتشي، الطّبعة الأولىٰ ١٣٧٢ھ

٢٦٤۔ **المختارة**۔ للضّياء المقدسي، الإمام ضياء الدين أبي عبدالله محمد بن عبدالواحد الحنبلي (ت٦٤٣ھ)، تحقيق معالي أ۔د۔ عبدالملك بن عبدالله دهيش، مكتبة الأسدي، مكة المكرمة، الطّبعة الخامسة ١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٨م

٢٦٥۔ **مُخْتَصر زَوَائِد مُسْنَد البَزَّار** على الكُتُب السِّتّة ومُسند أحمد۔ للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي ابن حجر (ت٨٥٢ھ)، تحقيق

صبري بن عبدالخالق أبي ذر، مؤسّسة الكتب الثّقافة۔ بيروت، الطّبعة الثّالثة ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

٢٦٦۔ **مختصر كتاب الموافقة** بين أهل البيت و الصّحابة۔ للحافظ إسماعيل بن علي ابن زنجوية الرّازي السّمان (ت٤٤٥ھ) و اختصره جار الله أبو القاسم محمود بن عمر الزّمخشري (ت٥٣٨ھ) تحقيق: السّيد يوسف أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٢٦٧۔ **مدارِجُ النُّبوّة** ودرجات الفتوة۔ للدّهلوي، الشّيخ عبدالحق بن سيف الدّين، المُحدّث (ت١٢٥٢ھ۔ ١٦٤٢م)، المكتبة النُّوريّة الرّضويّة، سكهر، الطّبعة الأولىٰ ١٣٩٧ھ۔ ١٩٧٧م

☆ **مَدَارِك التَّنزِيل** وحَقَائِق التَّأوِيل= تَفْسِيرُ النَّسَفي

٢٦٨۔ **مراقي الفلاح** شرح نور الإيضاح كلاهما۔ للشرنبلالي، الإمام أبي الإخلاص حسن بن عمّار الحنفي (ت١٠٦٩ھ)، تحقيق و تعليق بشار بكري عرابي، مكتبة رزوق، دمشق

٢٦٩۔ **مرقاة المفاتيح** (شرح مشكلة المصابيح)۔ للقاري، الإمام علي بن سلطان محمد الحنفي المعروف بالمُلاعلي القاري (ت ١٠١٤ھ)، تحقيق الشّيخ جمال عيتاني، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٢ھ۔ ٢٠٠١م

٢٧٠۔ **مُزيل الخفا** عن ألفاظ الشّفاء (على هامش الشّفا) للشّمُنّي، العلامة أحمد بن محمد الحنفي (ت٨٧٢ھ)، دار احياء التّراث العربي، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

٢٧١۔ **مَسَالِكُ الحُنَفَاء** إلى مشارع الصّلاة على المصطفى ﷺ۔ للقسطلاني، الحافظ أبي العباس أحمد بن محمد (ت٩٢٣ھ)، تحقيق حسين محمد علي شكري، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

٢٧٢۔ **المسامرة** (شرح المسايرة في العقائد المنجية في الآخرة الجامعة لاصطلاحات السّلف و الماتريدية و الأشاعرة)۔ لابن أبي شريف، الإمام كمال الدّين محمد

بن محمد الشّافعي المقدّسي (ت ٩٠٦ هـ) تحقيق كمال الدّين قاري و عزّ الدين معميش، المكتبة العصريّة، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤م

٢٧٣- المسايرة في العقيدة المنجية في الآخرة، لابن الهمام، الإمام كمال الدّين محمد بن عبد الواحد الحنفي (ت ٨٦١ هـ)، تحقيق كمال الدّين قاري و عزّ الدّين معميش، المكتبة العصرية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤م

☆ المستخرج من الأحاديث المختارة ممّا لم يُخرجه البخاري ومسلم في صحيح هما= المختارة

٢٧٤- المستدرك على الصّحيحين- للحاكم الإمام أبي عبدالله محمد بن عبدالله النّيسابوري (ت ٤٠٥ هـ)، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الثّانية ١٤٢٧ هـ ٢٠٠٦م

٢٧٥- المسند للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١ هـ)، المكتب الإسلامي، بيروت

٢٧٦- مُسْنَد ابن الجَعْد للحافظ الثّبت أبي الحسن علي الجوهري (ت ٢٣٠ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤١٧ هـ - ١٩٩٦م

٢٧٧- مُسْنَد أبي يعلى- للإمام أبي يعلى أحمد بن علي الموصلي (ت ٣٠٧ هـ)، تحقيق الشّيخ خليل مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥م

٢٧٨- مُسْنَد إسحاق بن رَاهَوَيه- للإمام إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي (ت ٢٣٨ هـ)، تحقيق قهد مختار ضرار المفتي، دار الكتب العربي، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٢م

☆ مُسند البَزّار= البحر الزّخّار

٢٧٩- مُسْنَد الحُمَيْدي، للإمام الحافظ عبدالله بن الزّبير (ت ٢١٩ هـ)، تحقيق الشّيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٠٩ هـ - ١٩٨٨م

٢٨٠- مسند الرُّوياني، للإمام أبي بكر محمد بن هارون الرّازي، الطّبري (ت ٣٠٧ هـ)،

دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولى ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧م

٢٨١- مُسْنَد عبد بن حُميد (المنتخب)، للإمام الحافظ أبي محمد عبد بن حُميد (ت ٢٤٩ هـ)، تحقيق السيّد صبيحي البدري السّامرائي ومحمود محمد خليل الصّعيدي، عالم الكتب، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨م

٢٨٢- المسند المستخرج على الصحيح الإمام مسلم- للأصبهاني، الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠ هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشّافعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤١٧ هـ - ١٩٩٦م

٢٨٣- مِشْكَاةُ المَصَابِيح- للتّبريزي، الشّيخ وليّ الدّين أبي عبدالله محمد بن عبدالله الخطيب (ت ٧٤١ هـ)، تحقيق الشّيخ جمال عيتاني، دار الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣م

٢٨٤- مصباح الظّلام في المستغيثين بخير الأنام وعليه الصّلاة والسّلام في اليقظة والمنام- للمراكشي، الإمام أبي عبدالله محمد بن موسى (ت ٦٨٣ هـ)، اعتنى به وحققه محمد علي شكري، دار الكتب العلمية، بيروت

٢٨٥- المصنف- لابن أبي شيبة، الإمام أبي بكر عبدالله بن محمد العبسي الكوفي (ت ٢٣٥ هـ)، تحقيق محمد عوّامة، المحطس العلمي، دار قرطبة، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦م

٢٨٦- المَطَالِبُ العَالِية بزوائد المسانيد الثّمانية- للعسقلاني، الحافظ شهاب الدّين أبي الفضل أحمد بن علي بن محمد ابن حجر الشّافعي (ت ٨٠٢ هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولى ١٤١٤ هـ - ٢٠٠٣م

٢٨٧- مَطَالِعُ المَسَرّات بخلاءِ دلائل الخيرات- للفاسي، الإمام محمد المهدي بن أحمد بن علي بن يوسف، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي وأولاده مصر، الطّبعة الثّانية ١٣٧٧ هـ - ١٩٥٨م

۲۸۸۔ **مَعَارِجُ النُّبوّة** فی مدارج الفتوة۔ للکاشفی، العلامة معین الهروی (من علماء قرن التّاسع)، نورانی کتب خانه، پشاور

۲۸۹۔ **مَعَارِجُ النُّبوّة** فی مدارج الفتوة، للکاشفی المذکور مترجم از بیرزاده العلامة اقبال أحمد الفاروقی، مکتبة نبویّة، لاهور ۱۹۷۸م

۲۹۰۔ **مَعَالِمُ التَّنزِیل** (علی هامش تفسیر الخازن)۔ للبغوی، أبی الحسین بن محمود بن الفراء (ت ۵۱۶ ھ)، شرکه مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی وأولاده بمصر، الطّبعة الثّانیة ۱۳۷۵ ھ۔ ۱۹۵۵م

۲۹۱۔ **معَالِمُ السُّنَن**۔ للخطابی، الإمام محمد بن إبراهیم (ت ۳۸۸ ھ)، تعلیق عزّت عبید الدّعاس وعادل السیّد، دار الحدیث، حمص، سوریة، الطّبعة الأولیٰ ۱۳۹۳ ھ۔ ۱۹۷۳م

۲۹۲۔ **المُعتَقَد المُنتَقَد**۔ للبدایونی، العلامة فضل الرّسول القادری الحنفی (ت ۱۲۸۹ ھ)، برکاتی پبلشرز، کراتشی، پاکستان ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۲۹۳۔ **المُعجَمُ الأوسَط**۔ للطّبرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت [illegible])، تحقیق محمد حسن محمد حسن الشّافعی، دار الفکر، ودار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۰ ھ۔ ۱۹۹۹م

۲۹۴۔ **المُعجَمُ الصّغیر**۔ للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۶۰ ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۳ ھ۔ ۱۹۸۳م

۲۹۵۔ **المُعجَمُ الکَبِیر**۔ للطّبرانی، الإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۶۰ ھ)، تحقیق حمدی عبد المجید السّلفی، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الثّانیة ۱۴۲۲ ھ۔ ۲۰۰۲م

۲۹۶۔ **مَعرِفَةُ الصّحابة**۔ للأصبهانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ۴۳۰ ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن إسماعیل وسعد عبد الحمید السّعدنی، دار الکتب العلمیة الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۲ ھ

۲۹۷۔ **مُفرَدَاتُ أَلفَاظِ القُرآن**۔ للأصبهانی، العلامة الرّاغب الحسین بن محمد

(ت ۴۲۵ ھ)، تحقیق صفوان عدنان داوودی، دار القلم، دمشق، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۲۴ ھ۔ ۲۰۰۳م

۲۹۸۔ **مَکتُوبَاتِ إمَامِ رَبَّانِی**۔ للمجدّد الألف الثّانی، الشّیخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقی السّرهندی الحنفی (ت ۱۰۳۴ ھ)، مکتبة أحمدیة مجدّدیة، کوئٹة

۲۹۹۔ **مکتوبات معصومیة**۔ لعروة الوثقیٰ محمد معصوم بن المجدّد الألف الثّانی الشّیخ أحمد الفاروقی السّرهندی الحنفی (ت ۱۰۷۹ ھ)، إدارة مجددیة ناظم آباد، کراتشی ۱۴۰۶ ھ۔ ۱۹۸۶م

۳۰۰۔ **المقاصد الحسنة** فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة۔ للسّخاوی، شمس الدّین محمد بن عبدالرّحمٰن الشّافعی (ت ۹۰۲ ھ)، صحّحه وعلّق حواشیه عبدالله محمد الصدّیق، دار الکتب العلمیة بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۰۷ ھ۔ ۱۹۸۷م

۳۰۱۔ **مقالات کاظمی**۔ للعلامة السّیّد أحمد سعید الحنفی (ت ۱۴۰۶ ھ)، المکتبة الضیائیة راولپندی ۲۰۰۱م

۳۰۲۔ **مقالات کوثری**، للعلامة محمد زاهد بن حسن الحنفی (ت ۱۳۷۱ ھ)، ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی الطبعة الأولیٰ ۱۳۷۲ ھ

۳۰۳۔ **مَلفُوظ ومکتوب**۔ للفیضی، العلامة أبی المحسن محمد منظور أحمد الحنفی (ت ۱۴۲۷ ھ) سیزولری پبلشرز، کراتشی، الطّبعة السّادسة ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

۳۰۴۔ **المُنتَقَی**۔ لابن الجارود، أبی محمد عبدالله بن علی النّیسابوری (ت ۳۰۷ ھ)، تحقیق سعد بن عبدالحمید بن محمد السّعدنی، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۷ ھ۔ ۱۹۹۶م

۳۰۵۔ **المُوَطّأ**۔ للإمام مالك بن أنس (ت ۱۷۹ ھ) برواية یحیی بن یحیی المصمودی، دار إحیاء التّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ ھ۔ ۱۹۹۷م

۳۰۶۔ **مُوَطّأ الإمام مَالِك** روایة محمد بن حسن الشّیبانی (ت ۱۸۹ ھ)، تحقیق

وتعليق عبدالوهّاب عبداللطيف، المكتبة العلمية

٣٠٧۔ **موارد الظّمآن** إلىٰ زوائد ابن حبّان۔ للهيثمي، الحافظ نورالدين علي بن أبي بكر، (٨٠٧ھ)، تحقيق محمد عبدالرّزاق حمزه، دارالكتب العلمية، بيروت

٣٠٨۔ **مواعظ نعيمية** للنّعيمي، المفتي أحمد يارخان البدايوني الحنفي (ت١٣٩١ھ)، ضياء القرآن پبلي كيشنز، لاهور

٣٠٩۔ **المَوَاهِب اللّدنية** بالمِنَح المحمّديّة، للقسطلاني، العلامة أحمد بن محمد (ت٩٢٣ھ)، تعليق مأمون بن محيّ الدين الجنّان، دارالكتب العلميّة بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٦ھ۔ ١٩٩٦م

٣١٠۔ **موسوعة السِّيَر**۔ للصّلّابي، الدّكتور علي بن محمد، دارابن كثير، دمشق، الطّبعة الثّانية١٤٢٩ھ۔ ٢٠٠٩م

٣١١۔ **ميزان الإعتدال** في نقد الرّجال۔ للذّهبي، الإمام شمس الدين محمدبن أحمد(ت٧٤٨ھ) دارالفكر، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

٣١٢۔ **الميزان الكبرىٰ** الشّعرانيّة المدخلة لجميع أقوال الأئمّة المجتهدين والمقلدين في الشّريعة المحمّديّة۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهّاب بن أحمدبن علي المصري (ت٩٧٣ھ)، ضبطه وصحّحه العلّامة عبدالرحمٰن محمد علي، دارالكتب العلمية، بيروت الطّبعة الأولىٰ ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٨م

٣١٣۔ **نُزهَة المَجالِس** ومنتخب النّفائس۔ للصّفوري، عبدالرحمٰن بن عبدالسّلام الشّافعي (من علماء القرن التّاسع الهجري)، تحقيق صبري موسى فتح الله دار الفجر التّراث، القاهرة، الطّبعة الثّانية ١٤٢٥ھ۔ ٢٠٠٤م

٣١٤۔ **نثر الدُّرر**۔ مسمّىٰ به مجموعه مغازي الرّسول وفتوح العجم والعراق وفتوح الشّام والمصر (فارسي) مترجم العلامة عبدالله الهراتي، توراني كتب خانه، پشاور

٣١٥۔ **نسيم الرّياض** في شرح شِفَاءِ القاضي عياض۔ للخفاجي، العلّامة شهاب الدّين أحمدبن محمد المصري (ت١٠٦٩ھ)، علّق عليه محمد عبدالقادر عطا، دار

الكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

٣١٦۔ **نماز میں تعظیم مصطفیٰ ﷺ**۔ للسّيالوي، المفتي شوكت علي الحنفي، مكتبة أهل السُّنّة، فيصل آباد ٢٠٠٨م

٣١٧۔ **نوادر الأصول** في معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذي، أبي عبدالله محمدبن علي (ت٢٨٥ھ)، تحقيق أحمد عبدالرحيم السّايح و السّيّد الجميلي، دار الرّيان للتّراث، القاهرة، الطّبعة الأولى ١٤٠٨ھ۔ ١٩٨٨م

٣١٨۔ **نوادر الأصول** في معرفة أحاديث الرّسول ﷺ، للحكيم التّرمذي، أبي عبدالله محمدبن علي (ت٢٨٥ھ)، تحقيق توفيق محمود تكله، دار النّور، دمشق، الطّبعة الأولى ١٤٣١ھ۔ ٢٠١٠م

☆ **نُور العرفان** = تفسير نُور العِرفان

٣١٩۔ **نُورُ الإيمان** بزيارةِ آثارِ حبيب الرّحمٰن۔ للعلّامة عبدالحليم الفرنگي المحلّي (ت١٢٨٥ھ)، مترجم: (المولانا إفتخار أحمد المصباحي)، مكتبة بركات المدينة كراتشي، الطّبعة الرّابعة ١٤٢٨ھ۔ ٢٠٠٧م

٣٢٠۔ **نور الإسلام** بالنّبيّ عليه الصّلاة والسّلام۔ للقسطلاني، أبي العباس أحمدبن الخطيب (ت٨١٠ھ)، تعليق سليمان المحامي، دارالغرب الإسلامي، الطّبعة الأولىٰ ١٤٠٤ھ۔ ١٩٨٤م

٣٢١۔ **وفاء الوفاء** بأخبار دارالمصطفىٰ۔ للسّمهودي، العلامة نورالدّين علي بن أحمد (ت٩١١ھ)، اعتنى به خالد عبدالغني محفوظ، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤٢٧ھ۔ ٢٠٠٦م

٣٢٢۔ **الهِدَاية** شرح بداية المُبتدئ۔ للمرغيناني، برهان الدّين أبي الحسن علي بن أبي بكر الحنفي (ت٥٩٣ھ)، تعليق محمد عدنان درويش، دارالأرقم، بيروت

٣٢٣۔ **هِدَايَة السّالك** إلى المذاهب الأربعة في المناسك۔ لابن جماعة، الإمام عزالدّين بن جماعة الكناني (ت٧٦٧ھ)، تحقيق الدّكتور نورالدّين، دارالبشائرالإسلاميه بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٤ھ۔ ١٩٩٣م

٣٢٤۔ **یادیں مٹائی نہ جائیں**، للعلّامة مشتاق أحمد النّظامي، جمعيّة إشاعة أهل السُّنّة (باكستان)، الواقع بحولر نور مسجد، ميتادر، كراتشي

٣٢٥۔ **اليواقيت والجواهر** في بيان عقائد الأكابر۔ للشّعراني، للإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علي بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، مطبع الأزهرية المصريّة ١٣٠٥ھ

٣٢٦۔ **اليواقيت والجواهر** في بيان عقائد الأكابر۔ للشّعراني، الإمام عبدالوهّاب بن أحمد بن علي بن أحمد (ت ٩٧٣ھ)، ضبطه وصحّحه الشّيخ عبدالوارث محمد علي، دارالكتب العلمية، بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٩ھ۔ ١٩٩١م

اہم اعلان

جمعیت اشاعت اہلسنّت کے زیر اہتمام

پیر طریقت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مدظلہ العالی

کی

مایہ ناز تصنیف

”خُدا چاہتا ہے رضائے محمد“

کے تمام حصوں کو یکجا کر کے مجلد شائع کیا جا رہا ہے

جو کہ ہدیۃً دستیاب ہوگی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ہدیۃً شائع شُدہ کُتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت، عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟ میلاد ابن کثیر،

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل مسائل خزائن العرفان، عورت اور آزادی،

الروائح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی** مدظلہ

کی تالیفات میں سے

نماز کے احکام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم، فتاویٰ حج وعمرہ،

نسب بدلنے کا شرعی حکم، تخلیقِ پاکستان میں علماءِ اہلسنّت کا کردار،

دعاء بعد نمازِ جنازہ، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم،

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان **کتب خانوں پر دستیاب ہیں**

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہولسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

رابطے کے لئے: 021-32439799، 0321-3885445